گرین سیریز-----------از------------ابنِ طالب

مافیا
www.qaricafe.com
ابنِ طالب
2
گرین سیریز

گرین سیریز

ناول#2 2فروری2019

مافیا

ناول کے تمام کردار، مقامات، واقعات فرضی ہیں اور مصنف کی اپنی تخلیق ہیں۔ جن میں کسی بھی قسم کی کلی یا جزوی مطابقت محض اتفاقیہ امر ہو گا جس کا مصنف ذمہ دار نہیں۔

ناول کے کسی بھی حصے کو کاپی کرنا، نقل کرنا یا چوری کرنا قانونی اور اخلاقی جرم ہے ۔جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں۔

یہ ناول نئے افق میں "خطرناک مجرم کے نام سے چھپ چکا ہے۔

ہماری بات

راناساجد۔۔الائیڈ بینک۔منڈی بہاؤالدین۔۔"ناسور" بہت عمدہ کاوش ہے۔ دو طرفہ اندازِ بیاں سے مظہر کلیم مرحوم کی یاد تازہ ہوئی۔ ساحر کا مزاح میں بات کرنا اور موقع کی نزاکت کو بھانپنا کمال کا تھا۔ آپکی منظر نگاری بہت اچھی تھی۔ ایک اچھے ناول نگار کی تمام خصوصیات کی جھلک نظر آئی۔ تھوڑی سے مزید کوشش سے وہ مقام حاصل کیا جاسکتا ہے کہ قارئین کو آپ کے ناولوں کا بے چینی سے انتظار رہے گا۔ اللہ آپ کو اس کاوش میں کامیاب فرمائے۔ (آمین)۔

اسد عبدالعزیز۔۔مونگ۔۔اس ناول کو میں ایک اچھی کاوش بالکل نہیں کہوں گا کیونکہ یہ کاوش کا نتیجہ نہیں ایک بہترین انسان کی بہترین سوچ کا آئینہ ہے جسکو انسانیت کی آنکھ سے پڑھا اور محسوس کرنے پر ایک شاہکار نظر آیا۔۔۔ علاوہ ازیں ایزاے ناول یہ مزاح، منظر نگاریٔ اور ایکشنز کا مکمل پیکج تھا اس ناول کو صرف پڑھا نہیں اس کی ایک ایک سطر فلم کی طرح آنکھوں کے سامنے حسین سینز بنائی گئی ہے۔ ان گنت لوگ جلد آپکو اس پر داد دیں گے اور اک دن مورخ بھی دنیا کے عظیم لکھاریوں میں آپ کا نام سربلند کرے گا خدا آپ کا حامی وناصر ہو۔

وسیم منیر اعوان ۔۔۔ پنڈیگھیب ۔۔۔ ناسور کی تمام اقساط پڑھیں بہت ہی اعلی اقساط تھیں۔ ساحر اور اس کے دوستوں کا کردار خوب تھا امید ہے اگلی کاوش اس سے بھی بہتر ہو گی۔

اس کے علاوہ جن قارئین کی طرف سے مختصر پیغامات کی صورت میں حوصلہ افزائی اور تجاویز دی گئیں، ان کا بھی اور مذکورہ بالا حضرات کا بھی ۔۔۔ بہت بہت شکریہ۔

www.alrehman.com

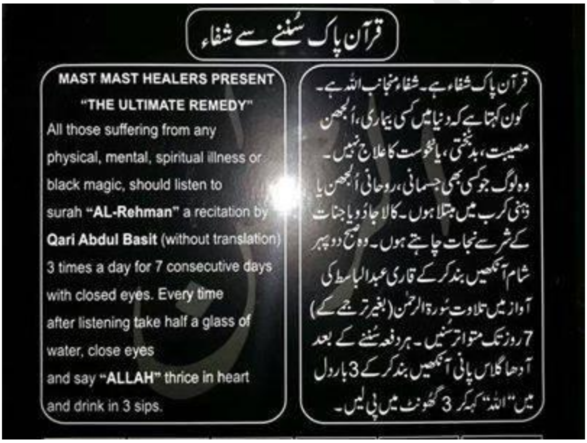

قرآن پاک سُننے سے شفاء

قرآن پاک شفاء ہے۔ شفاء منجانب اللہ ہے۔
کون کہتا ہے کہ دنیا میں کسی بیماری، اُلجھن
مصیبت، بدبختی، یا نحوست کا علاج نہیں۔
وہ لوگ جو کسی بھی جسمانی، روحانی اُلجھن یا
ذہنی کرب میں مبتلا ہوں۔ کالا جادو یا جنات
کے شر سے نجات چاہتے ہوں۔ وہ صبح دوپہر
شام آنکھیں بند کر کے قاری عبدالباسط کی
آواز میں تلاوت سُورۃ الرحمٰن (بغیر ترجمے کے
7 روز تک متواتر سُنیں۔ ہر دفعہ سُننے کے بعد
آدھا گلاس پانی آنکھیں بند کر کے 3 بار دل
میں "اللہ" کہہ کر 3 گھونٹ میں پی لیں۔

MAST MAST HEALERS PRESENT
"THE ULTIMATE REMEDY"
All those suffering from any
physical, mental, spiritual illness or
black magic, should listen to
surah **"AL-Rehman"** a recitation by
Qari Abdul Basit (without translation)
3 times a day for 7 consecutive days
with closed eyes. Every time
after listening take half a glass of
water, close eyes
and say **"ALLAH"** thrice in heart
and drink in 3 sips.

والسلام

ابنِ طالب

www.facebook.com/groups/GreenSeries

سورج دیہاڑی لگا کر کب کا تھک کر گھر جا چکا تھا۔ اس کی غیر موجودگی میں چاند کو موقع مل گیا کہ وہ بھی رخ سے پردہ ہٹا سکے مگر اندھیرے کی شدت میں چھوٹا سا چاند ٹمٹماتے ہوئے دیے جیسا ہی نظر آ رہا تھا۔ یہ متوسط درجے کے گھروں کا ایک جدید قصبہ تھا، مرکزی سڑک کی چوڑائی اتنی تھی کہ ایک بڑا ہوائی جہاز آرام سے اتر سکتا تھا سڑک کی دونوں اطراف ترتیب سے سرو کے درخت لگے تھے جو یوں ساکت تھے جیسے سکول کی اسمبلی میں ہاتھ باندھے کھڑے ہوں۔ درختوں سے پرے قطار در قطار لکڑی کے سہ منزلہ گھر تھے جن کے سامنے چھوٹے چھوٹے باغیچے تھے۔ گھروں کے گرد دیواروں کے بجائے چار چار فٹ کا لکڑی کا جنگلا تھا۔

رات کے اُس پہر قصبے کی ساری سڑکیں ویرانی کا شکار تھیں۔ اس ویرانی کے سمندر میں کبھی کبھار کوئی تیز رفتار گاڑی، گہرے سمندر میں کنکر کی طرح ہلکی سی ہلچل پیدا کرتے ہوئے دور جاتے اندھیرے کا حصہ بنتی جاتی۔ ہر گھر کے مکینوں کی تعداد واجبی ہی تھی اس علاقے کے لوگوں کی مصروفیت اس درجے کی تھی کہ کوئی بھی شخص اپنے ہمسائے تک کو ٹھیک طرح سے نہیں جانتا تھا اور نہ ہی ایک دوسرے سے گپ شپ کا 'زمانہ' تھا۔

اس گہرے اندھیرے میں ایک گھر میں، دیکھنے کو تو اندھیرا اور نیند بھری خاموشی تھی مگر در حقیقت، ایک جوڑا، ڈر کے مارے بیڈ کے نیچے گھسا ہوا تھا۔ اس خاموش رات میں، جب کہ باہر سڑک پہ یا اس گھر میں ان دونوں کے سوا کوئی شخص بھی موجود نہیں تھا اس کے باوجود وہ دونوں بیڈ کے نیچے گھسے ڈر کے مارے کانپ رہے تھے۔ موبائل کی ہلکی سی روشنی میں ان کی آنکھوں میں شدید خوف کے اثرات دیکھے جا سکتے تھے۔

"اب کیا ہو گا؟"۔۔۔ لڑکی نے خوف کے مارے تھوک نگلتے ہوئے گھٹی گھٹی آواز میں کہا۔

"مجھے کیا پتہ۔۔۔ پولیس کو کال کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔۔ اوہ گاڈ۔ میں کیا کروں۔۔۔ "لڑکے نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"تمہیں کیا ضرورت تھی خواہ مخواہ اس کے منہ لگنے کی؟"لڑکی نے غصے اور پچھتاوے سے بھرپور لہجے میں اسے ڈانٹا۔

"تو اور کیا کرتا؟ وہ تم سے بدتمیزی کر رہا تھا اور میں دیکھتا رہتا؟"لڑکے نے اسے گھورتے ہوئے جواب دیا۔

"خیر جو ہو گیا اسے تو بدلا نہیں جا سکتا۔۔ "لڑکی نے کہا۔ دونوں کے جسم لرز رہے تھے اور سوچیں منتشر تھیں۔

اسی وقت گھر کے سامنے سے گزرنے والی سڑک پہ گاڑیوں کا شور بلند ہوا تو وہ دونوں مزید سہم گئے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے تمام گاڑیوں کے سائلنسر نکال دیئے گئے ہوں، بغیر سائلنسر کے گاڑیوں کی حالت یہ

تھی کہ شور کا طوفان امڈ آیا۔ اگر کسی گھر میں لائٹ جل بھی رہی تھی تو یہ شور سن کر وہ بجھا دی گئی یہ ظاہر کرتا تھا کہ وہ سب اس شور کو بخوبی پہچانتے ہیں، شور اس گھر کے سامنے آکر ٹھہر گیا جس میں وہ جوڑا موجود تھا۔ لڑکی کے جسم میں کپکپاہٹ بڑھ چکی تھی، اس نے لاشعوری طور پہ لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر زور سے دبایا مگر لڑکا قصائی کی دکان پہ لٹکے گوشت کی مانند فرش پہ پڑا رہا۔

ان کے دروازے پہ اچانک زور دار دستک ہوئی تو لڑکی کا منہ ایسے کھلا جیسے ڈر کے مارے چیخنے لگی ہو، لڑکے نے جلدی سے اپنا دوسرا ہاتھ اس کے منہ پہ رکھ کر اس کی چیخ کو دبا دیا۔ تین چار بار دستک کے بعد خاموشی چھا گئی اور چند لمحوں کے بعد گھر کی ایک کھڑکی کا شیشہ چھناکے سے ٹوٹ گیا اور کھڑکی کی چٹخنی کھلنے کی آواز سنائی دی اور آخر کار کوئی شخص کھڑکی سے کود کر اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹارچ روشن کی اور سوئچ بورڈ تلاش کر کے لائٹ کا بٹن پریس کیا تو پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا۔ وہ شخص تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا اور لاک کھولا۔ دروازہ کھلتے ہی افراد

کا طوفانِ بد تمیزی اندر داخل ہوا۔

"ڈھونڈو ان دونوں کو۔۔ ورنہ باس چھوڑے گا نہیں۔" اس نے اندر داخل ہونے والے نو سے دس لوگوں کو سخت لہجے میں کہا۔

سب اس چھوٹے سے گھر میں پھیل گئے۔ چند ہی منٹوں میں وہ اس نوجوان جوڑے کا بالوں سے پکڑے ہوئے مرکزی دروازے کے سامنے کھڑے اس شخص کے سامنے موجود تھے۔

اس شخص کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

"تمھیں کیا لگا کہ تم ہمارے باس سے بد تمیزی کر کے چھپ سکو گے؟" اس شخص نے اس لڑکے کے منہ پہ گھونسا رسید کرتے ہوئے زہریلے لہجے میں کہا۔

"پلیز۔ اسے مت مارو۔ پلیز۔" لڑکی نے چیخ مار کر روتے ہوئے کہا۔

"منہ بند کرو کتیا۔۔۔ تمہاری وجہ سے یہ سب ہو رہا ہے۔۔ اب اگر تمہارے منہ سے آواز بھی نکلی تو اسے جان سے مار دوں گا۔" وہ غرایا۔

اس کا لہجہ سن کر لڑکی کو جیسے سانپ سونگھ گیا۔ وہ بے جان بت بنے اسے دیکھنے لگی وہ یقیناً اس طرح کے لہجے کی عادی نہیں تھی۔

"گاڑی میں ڈالو انہیں۔۔ جس کام سے اس نے باس کو ہوٹل میں روکا تھا، اب وہ اس کے سامنے ہو گا۔ لڑکی کو میرے والی گاڑی میں ڈالو اور لڑکے کو پچھلی گاڑی میں۔۔"

اس نے پہلے اس لڑکے اور پھر لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے گھٹیا انداز میں آنکھ ماری۔

ایک پل کے لئے تو لڑکا احتجاجاً مچلا مگر پیٹ میں مکا کھا کر وہ درد سے دوہرا ہو گیا۔ ان دونوں کو گھسیٹ کر گاڑیوں میں ڈالا گیا اور پھر گاڑیاں پھٹ پھٹ کرتی ہوئی وہاں سے روانہ ہو گئیں۔ گاڑیوں کے روانہ ہونے کے بعد دوبارہ کچھ بتیاں جل گئیں مگر گھر سے باہر کوئی بھی نہ جھانکا تھا۔

گاڑیاں مضافات سے نکل کر اب شہر کی حد میں داخل ہو چکی تھی۔

"پیٹر۔۔۔ وہاں تو باس اس لڑکی کو ہاتھ بھی نہیں لگانے دے

گا۔۔ کیونکہ ہم اپنا حصہ یہاں ہی وصول کر لیں۔" لڑکی کے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص نے اوباشانہ لہجے میں اپنے لیڈر سے پوچھا تو لیڈر چونک گیا۔

"تمہارا دماغ تو نہیں خراب ٹونی؟" پیٹر نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔ ذرا میری بات پہ غور کر کے تو دیکھو۔۔ ایسی لڑکی دیکھی ہے تم نے کبھی؟ سہمی ہوئی۔۔ اور نازک سی کلی۔۔" ابلیس (ٹونی) نے پیٹر کو دعوتِ فکر دی۔

پیٹر نے لڑکی کی طرف دیکھا اور چند لمحے ہونٹ بھینچے اسے دیکھتا رہا۔ لڑکی واقعی پر کشش تھی اور اس کے چہرے کی قدرتی معصومیت اس کے حسن کو چار تو کیا پندرہ بیس چاند لگا رہی تھی اوپر سے وہ خوفزدہ بھی تھی جس سے ٹونی کی نظر میں وہ مزید خوبصورت ہو گئی تھی۔

پیٹر کی پیشانی پہ پہلے تو شکنیں تھیں اور پھر چند لمحے لڑکی کو گھورنے کے بعد آہستہ آہستہ اس کی پیشانی صاف ہوتی گئی اور آنکھوں میں ایسے کتے

جیسی چمک ابھری جو کئی روز سے بھوکا ہو۔۔

ٹونی..... اور اب پیٹر کا بدلتا رنگ دیکھ کر لڑکی کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے، وہ کتوں کے نرغے میں آئی ہوئی ہرن کی طرف ان دونوں کو بھی دیکھ رہی تھی اور شاید اپنے نصیب کو بھی کوس رہی تھی۔

"پلیز۔۔۔مجھے چھوڑ دو۔۔فار گاڈ سیک۔۔۔مجھے چھوڑ دو۔" لڑکی نے ہاتھ جوڑتے ہوئے رو کر کہا۔

"چھوڑ دیں گے۔۔ مگر اتنی رات گئے ٹیکسی نہیں ملے گی نا بے بی تمہیں۔۔ شہر تک لفٹ دے رہے ہیں تمہیں۔۔ کیا کہتے ہو پیٹر؟"

ٹونی ابھی تک اپنے سفلی کردار میں تھا۔

"کہتے تو تم ٹھیک ہو مگر باس۔۔۔۔" پیٹر نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔

"وہ تم مجھ پہ چھوڑ دو۔۔ پچھلی گاڑیوں کو آگے بھیج دو۔ وہ آگے جا کر رستے میں کہیں رک جائیں گے، بعد میں ہم بھی ان سے جا ملیں گے۔" وہ بولا۔

"اوکے۔۔ باس تمہاری ذمہ داری ہے۔۔۔" پیٹر رضامند ہو گیا۔

"گاڑی کہیں سائیڈ پہ روکو۔" ٹونی نے مسکراتے ہوئے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

گاڑی ایک موڑ مڑ کر رک گئی ٹونی کے چہرہ یوں چمک رہا تھا جیسے پوری شہر کی بجلی اس کے چہرے اور کردار کے سیاہ بلب کو روشن کر رہی ہو۔ گاڑی سائیڈ پہ رکتے ہی وہ لڑکی کو گھسیٹ کر باہر نکلا۔ دوسری طرف سے پیٹر بھی باہر نکل آیا، اس نے پچھلی گاڑی والے ڈرائیور کو ایک ہوٹل پہنچ کر رکنے کا کہا تو وہ گاڑی آگے بڑھ گئی، اس کے ساتھ ہی پچھلی جیپ بھی بڑھ گئی۔ اب اس لڑکی کے ساتھ تین لوگ وہاں موجود تھے۔

"دیر ہوئی تو باس جان لے لے گا ہماری۔۔۔" پیٹر نے چمکدار گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ابھی ٹونی نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ موڑ سے ایک گاڑی کی ہیڈ لائٹس چمکیں۔ وہ لڑکی کو لے کر تیزی سے اپنی کار کے پیچھے چھپ

گیا۔ پیٹر بھی جلدی سے نیچے بیٹھ گیا۔ جیسے ہی وہ گاڑی قریب آئی تو لڑکی نے اچھل کر کھڑے ہونے کی کوشش کی۔۔۔ساتھ ہی اس کے منہ سے 'ہیل۔۔۔۔'ادھورا لفظ نکلا۔۔اور اس کے منہ پہ ٹونی کا بھدا سا ہاتھ پہنچا اور الفاظ دب گئے۔

وہ ایک بڑی سی سیاہ رنگ کی جیپ تھی جو تیزی سے آگے بڑھتی ہوئی جھٹکا کھا کر رکی اور اچانک اس کا انجن یکدم بند ہو گیا اور گاڑی کی لائٹس آف ہوئیں۔ جیپ کو رکتے دیکھ کر پیٹر اور ٹونی کا ہاتھ اپنی جیب کی طرف رینگ گیا مگر اسی وقت جیپ ایک دوبار کھانسی جیسے سٹارٹ ہوتے ہوئے اسے موت پڑ رہی ہو۔۔یہ دیکھ کر پیٹر اور ٹونی دبکے ہی رہے کہ جو بلا خود ہی رفع ہو جائے اسے چھڑنے کی کیا ضرورت ہے۔۔

جیپ بھی دمے کی مریض لگ رہی تھی مگر جلد ہی جیپ کا انجن غرایا اور وہ جھٹکا کھا کر آگے بڑھتی گئی۔ جب وہ گاڑی وہاں سے کافی فاصلے پہ پہنچ گئی تو ٹونی کھڑا ہوا اور لڑکی کو کھینچ کر کھڑا کرتے ہی الٹے ہاتھ کا تھپڑ اس کے گال پہ جڑ دیا۔

"حرام زادی۔۔بلا اپنے یار کو مدد کے لئے۔۔اب میں تمہارا وہ حشر کروں گا کہ تم ہمیشہ یاد رکھو گی۔" ٹونی نے غرایا۔

لڑکی کی حالت اس میمنے جیسی تھی جو بھرے جنگل میں سر شام ہی اپنی ماں سے بچھڑ گیا ہو اور آدھی رات تک درد سے بلبلا تا رہا ہو، اس کا جسم پسینے سے بھیگا ہوا تھا دل کی دھڑکن رستہ بھول کر نجانے اس کا خون کس طرف بھیج رہی تھیں کیونکہ اس بیچاری کے ہونٹ اور چہرے کفن کی طرح نیا نکور لگ رہا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم کا خون کی گرم لاوے میں بدل گیا ہو اور اس کی نس نس کو پھونکتا جا رہا ہو۔

گہری رات، احساسِ تنہائی، لاچاری اور زندگی و عزت سے مایوسی کی متاع کو دھڑکن میں سموئے لڑکی گال پہ ہاتھ رکھے خالی خالی نظروں سے اسے دیکھے جا رہی تھی۔

ٹونی تیزی سے آگے بڑھا اور لڑکی کی شرٹ پکڑ کر کھینچی۔۔ چرر کی آواز کے ساتھ ہی لڑکی سمٹ گئی۔۔ ٹونی نے ہذیانی قہقہہ لگایا اور اس کا ہاتھ دوبارہ لڑکی کی طرف بڑھا تو لڑکی نے خوف سے آنکھیں بند کر لیں۔

"سر۔۔ آپ کے پاس مٹی کا تیل ہے؟" ایک چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

آواز سن کر ٹونی کا ہاتھ رک گیا اس نے مڑ کر دیکھا تو اندھیرے میں ایک سایہ پیڑ کے عقب میں کھڑا تھا۔

"بھاگ جاؤ یہاں سے۔" ٹونی آوارہ کتے کی طرح غرایا۔

لڑکی آنکھیں بھینچے اور گٹھڑی بنے اپنی جگہ پہ ہی جم گئی تھی۔

"سر۔۔ بلبل جنگل میں پھنس گیا ہے۔۔ جگنو کی مدد کے بغیر کیسے گھر جا سکتا ہے۔۔ جگنو کا تیل ختم ہو گیا ہے اور اس کی تشریف سے دھویں کے علاوہ کچھ نہیں بر آمد ہو رہا، اگر مٹی کا تیل مل جائے تو جگنو روشن ہو جائے گا۔۔" دوبارہ وہی آواز سنائی دی۔۔ آواز سن کر محسوس ہوتا تھا

کہ اس پہ ٹونی کی غراہٹ کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

"بلبل۔۔ جگنو۔۔ مٹی کا تیل۔۔ تشریف۔۔۔ کیا بکواس ہے؟۔۔۔ پیٹر۔۔ اسے بھگاؤ۔۔۔ سارا موڈ غارت کر رہا ہے۔" ٹونی نے جھلا کر کہا۔

"پیٹر۔۔ اوہ۔۔ آپ کے پاس تو پھر ڈیزل ہو گا۔۔ کہاں پیٹر جیسی بڑی مشین اور لالٹین جلانے والا مٹی کا تیل۔۔۔ کوئی جوڑ ہی نہیں۔" افسوس بھری آواز میں جواب آیا۔

"کیا تم پاگل ہو؟" پیٹر بھی جیسے آپے سے باہر ہو گیا۔

"نہیں۔۔ مگر رنگ میں بھنگ ڈالنے کی عادت ہے مجھے۔۔۔ اس لڑکی کو چھوڑ دو۔" یکلخت وہ چہکتی ہوئی آواز بھیڑیے کی سی غراہٹ میں بدلی۔

آواز سن کر ٹونی اور پیٹر کے جسم میں سرد لہر دوڑی، مگر اگلے ہی لمحے پیٹر کے ہاتھ میں پسٹل تھا، جس کا رخ اس سائے کی طرف تھا۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے۔" پیٹر نے کہا۔

مگر جواب میں اسے ایک عدد پتھر ملا جو سائیں کی آواز کے ساتھ سیدھا اس کی پیشانی سے ٹکرایا اور وہ لمحہ بھر کے لئے گڑبڑا گیا، اسی لمحے بھر میں وہ سایہ اچھلا، اس نے ایک ہاتھ پیٹر کے پسٹل پہ ڈالا اور دوسرا پیٹر کی گردن میں۔۔ گردن میں ہاتھ ڈالتے ہی وہ پیٹر کے عقب میں پہنچا اور اپنی کمر پہ لاد کر، اس نے پیٹر کو جھٹکا دیا، پیٹر اڑتا ہوا سیدھا ٹونی پہ جا گرا۔۔ سائے نے پسٹل سیدھا کیا اور برق رفتاری سے تین فائر کر دیئے۔۔ پیٹر، ٹونی اور ڈرائیور۔۔ تینوں کی چیخیں ایک ساتھ بلند ہوئیں۔

"لڑکی۔ چلو میرے ساتھ۔" سائے نے لڑکی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس مت آؤ۔۔۔ میرا لباس۔۔۔" لڑکی نے جلدی سے چیخ کر کہا تو سایہ رک گیا۔

اس نے لڑکی کی آواز سے اس کی موجودگی بھانپ لی اور پھر تیزی سے

اپنا کوٹ اتار کر زمین پہ موجود لڑکی کی طرف پھینکا۔ لڑکی نے کوٹ پہنا اور کھڑی ہوئی۔

"ان سب کے لیڈر کا پتہ ہے تمہیں؟" اس سائے نے تیز لہجے میں پوچھا تو لڑکی نے پیٹر کی طرف اشارہ کیا۔

"واہ۔۔ یہ پیٹر تو واقعی ان سب کا انجن نکلا۔" اس نے کہا اور جھک کر پیٹر کو اٹھایا اور انہیں کی کار کی ڈگی کھول کر چیختے ہوئے پیٹر کو اس میں ٹھونس دیا۔ ڈگی میں پھینکنے کے بعد اس نے پیٹر کی کنپٹی پہ ضرب لگا کر اسے بے ہوش کیا۔

"جلدی چلو۔۔" سائے نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

لڑکی اس کی بات سن کر تیز چلنے کی جستجو میں لڑکھڑا کر زمین جا گری۔ دھماکے کی آواز سن کر وہ سایہ مڑا اور جھپٹ کر زمین پہ گری لڑکی کو بازو سے پکڑ کر اٹھایا اور کار میں بٹھا کر خود وہ ڈرائیونگ سیٹ پہ براجمان ہوا۔

"وہ۔۔ وہ۔۔ میرے شوہر کو لے گئے۔۔" لڑکی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"شوہر بھی واپس لے لیتے ہیں۔ شوہر اپنے پیِر کو چھوڑ کر کہاں جائے گا۔۔" اس نوجوان نے پر سکون لہجے میں کہا۔

"تم کتے کی موت مرو گے۔۔۔" باہر سے ٹونی کی کراہتی ہوئی نفرت بھری آواز سنائی دی۔

"مجھے کیا ضرورت ہے تمہاری موت مرنے کی۔ تم خود اپنی موت مرو۔ میں تو اپنی موت مروں گا۔" ڈرائیور نے ہانک لگائی اور گاڑی کو جھٹکے سے آگے بڑھا دیا۔

سڑک کے کنارے سے ہٹ کر ایک ریستوران کے سامنے پیٹر کے ساتھی کھڑے شراب نوشی کر رہے تھے۔ ان کا رخ سڑک کی جانب ہی تھا۔

"باس ہونے کا فائدہ ہے بہت مارٹی۔۔ اب دیکھو، پیٹر اور ٹونی خود تو عیاشی کرتے ہیں، ہم رہ جاتے ہیں تماشائی۔ اور باس کے سامنے واہ واہ بھی ان کی ہوتی ہے۔۔" ایک چھوٹے سے ریستوران کے سامنے کھڑے ہوئے پیٹر کے ساتھیوں میں سے ایک نے حسرت بھری آواز میں کہا۔

"دنیا ایسی ہی ہے یار۔۔۔باس ان پہ اعتماد بھی تو بہت کرتا ہے۔۔" دوسرے ساتھی نے اس سے بھی دکھی انداز میں کہا۔

یوں لگ رہا تھا جیسے ان کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہوا ہو اور بہت ہی عظیم کام میں وہ باقی قوم سے پیچھے رہ گئے ہوں۔

"مجھے اس جوڑے پہ ترس بھی آتا ہے۔۔ مگر کیا کر سکتے ہیں۔" تیسرے ساتھی نے کہا۔

"تمہارا دماغ خراب ہے؟ آئندہ ایسی بات مت کرنا۔۔ بگ باس جو کر رہا ہے اسے قبول کرو۔۔ چاہے جو بھی ہو جائے ورنہ تم دوسرا سانس نہیں لے پاؤ گے۔" مارٹی نے سخت لہجے میں اسے ڈانٹتے ہوئے کہا تو وہ شخص قدرے سہم سا گیا۔

"باس کی گاڑی تو آ رہی ہے۔۔ مگر اتنی جلدی۔۔" مارٹی نے چونک کر دور سے آتی مخصوص قسم کی روشنیوں والی گاڑی دیکھ کر سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

ان کے باس کی گاڑی وہاں رکی نہیں۔۔ کسی نے شیشہ نیچے کر ہاتھ سے انہیں اشارہ کیا تو وہ برق رفتاری سے گاڑیوں میں بیٹھے اور پیٹر کی گاڑی کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ گاڑیاں تیزی رفتاری سے شہر میں اڑی جا رہی تھیں، پیٹر کی کار سب سے آگے تھی۔

"باس اپنے اڈے کی طرف تو نہیں جا رہا۔" مارٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس جلدی آ گیا ہے، لگتا ہے پلان میں کوئی تبدیلی ہے اور باس پیٹر اور ٹونی کی خواہش ادھوری ہی رہ گئی۔۔" دوسرے شخص نے مزے لیتے ہوئے کہا۔

اسے خوشی ہو رہی تھی کہ پیٹر اور ٹونی اپنی خواہش پوری نہیں کر سکے، اس خوشی کی وجہ یہی تھی کہ اسے کارِ خیر میں حصہ دار نہیں بنایا گیا تو باقی بھی اپنی خواہش پوری نہیں کر سکے۔

کچھ دیر بعد پیٹر کی کار، اندھیرے میں ڈوبی ایک رہائش گاہ کے سامنے

پہنچ کر رک گئی۔ مارٹی کی کار، اور اس کے پیچھے آنے والی جیپ بھی رک گئی۔ پیٹر والی کار سے ہارن بجنے پہ تھوڑی ہی دیر میں دروازہ کھل گیا۔ پیٹر کی کار اندر گھسی تو مارٹی بھی اپنی کار پیچھے لے گیا۔ مارٹی پورچ کے قریب گاڑی روک کر باہر نکلا اور پیٹر کی کار کی طرف چل دیا کار خالی تھی۔ ابھی مارٹی سوچ میں ہی ڈوبا ہوا تھا کہ اتنی جلدی باس اندر کیسے چلا گیا کہ عمارت کا مرکزی دروازہ کھلا اور ایک وجیہہ نوجوان بر آمد ہوا۔

"انجن اپنے ڈبوں کو بلا رہا ہے۔" اس نوجوان نے کسی نامانوس زبان میں بات کی تو مارٹی حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"تمہارا باس۔۔ پیٹر۔۔ تمہیں اندر بلا رہا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ لڑکے کو اندر لے آؤ اور ساتھیوں کو واپس بھیج دو۔۔ بِگ باس بھی اندر ہی ہے۔" اس نوجوان نے اس بار مقامی زبان میں کہا۔

مارٹی نے اس کی طرف مشکوک نظروں سے دیکھا۔ یہ نوجوان وہ زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا تھا۔

"میرا خیال ہے میں بگ باس کو ہی باہر بھیج دوں۔۔ اس کے دوست کی

بات تو تمہیں مشکوک لگ رہی ہو گی۔" نوجوان اس کی آنکھوں سے اس کے دماغ میں اترا۔

"سس۔۔سوری۔۔میں لے آتا ہوں۔"

مارٹی بگ باس کے نام سے بدک گیا اور بوکھلا کر اپنی کار کی طرف بڑھا۔ تھوڑی دیر میں وہ ایک بے ہوش نوجوان کو کندھے پہ ڈالے عمارت میں گھس گیا جبکہ اس کے ساتھی جیپ میں سوار ہو کر گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔

مارٹی لڑکے کو اٹھائے ہوئے اس نوجوان کے پیچھے چلتا ہوا آخری کمرے کے سامنے پہنچ کر رک گیا۔ نوجوان نے دروازے پہ دستک دی تو ایک اور انجان چہرہ مارٹی کو نظر آیا۔

مارٹی ان نئے لوگوں کو دیکھ کر الجھا گیا۔۔ مگر پیٹر کی کار۔۔بگ باس کا حوالہ اس کے الجھاؤ کو اور 'الجھا' رہا تھا اسی وجہ سے وہ تذبذب کی حالت میں چلتا جا رہا تھا۔

دروازہ کھلنے پہ مارٹی اندر داخل ہوا اور کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کے پاؤں زمین سے چمٹ گئے۔ وہ سامنے زمین پہ بے حس و حرکت پڑے ہوئے پیٹر کو دیکھ کر ٹھٹک گیا تھا۔ وہ لڑکی بھی ایک کرسی پہ موجود تھی جسے وہ اغواء کر کے لائے تھے۔ نوجوان نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے سے بے ہوش لڑکے کو اتارا۔

"کیا ہوا ہنٹ کو؟" لڑکی نے چیختے ہوئے پوچھا۔

اسکا اشارہ بے ہوش لڑکے کی طرف تھا۔ وہ کھڑی ہو چکی تھی مگر اپنی جگہ پہ ہی رکی ہوئی تھی۔

"کچھ نہیں۔۔۔ تم پریشان مت ہو۔۔ بیٹھ جاؤ۔۔ یہ صرف بے ہوش ہے۔" اسے بچانے والے نوجوان نے کہا تو وہ بے چینی سے ہونٹ کاٹتی ہوئی بیٹھ گئی۔

"تم لوگ کون ہو؟" مارٹی نے پریشان لہجے میں پوچھا۔

"ہم انجنئیر ہیں۔ نیا پیٹر بنانا چاہتے ہیں، اس لئے پرانے کو کچھ دیر کے لئے بند کر دیا۔" اس کو لانے والے نوجوان نے چہک کر کہا۔

"تم نے باس کو مار دیا؟" مارٹی نے دہشت زدہ لہجے میں کہا۔

"ہم نے تو نہیں مارا۔۔ تم نے مارا ہے۔۔وہ بھی ایک لڑکی کے لئے۔" اسی نوجوان نے مطمن لہجے میں کہا۔

پہلی بار مارٹی کے جسم میں سرد لہر دوڑی۔ وہ نوجوان پیٹر کا شکار تو کر ہی چکا تھا، اس نے بڑی آسانی سے مارٹی کے ساتھیوں سے چھٹکارا حاصل کرتے ہوئے مارٹی کو بھی پکڑ لیا تھا۔ مغوی لڑکی اور لڑکا اس نوجوان کے ہاتھ لگ چکے تھے۔ خود مارٹی ان کے ہتھے چڑھ چکا تھا جس پہ اب وہ پیٹر کے قتل کا الزام لگا رہا تھا۔ اسے اس نوجوان سے خوف محسوس ہونے لگا تھا جیسے سبق نہ یاد کرنے پہ بچہ استاد سے ڈرتا ہے۔

"تت۔ تم کیا چاہتے ہو؟" مارٹی نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔

"جے۔۔۔ اسے بتاؤ ذرا کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔" اس نوجوان نے اپنے

ساتھی سے کہا تو اس کا ساتھی مارٹی کی طرف بڑھا۔

اس سے پہلے کہ مارٹی کچھ سمجھتا، جے 'کا لفٹ ہک۔۔مارٹی کی کنپٹی پہ درد بھرا پٹاخہ چھوڑتے ہوئے گھوما، مارٹی لہرا کر زمین پہ آرہا۔

"اللہ نظرِ بد سے بچائے۔۔کمر لہرانے کا انداز تو دیکھو۔۔واللہ۔۔مر د ہو کر بھی کیا ٹھمکا لگایا ہے۔۔" پہلے نوجوان نے پٹھانوں جیسے لہجہ بناتے ہوئے کہا۔

"خان صاحب۔۔یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔مجھے بھی تو کچھ بتائیں۔۔تم نے ہی مجھے کہا تھا کہ جیپ کو روکتے ہی انجن بند کر دوں اور پھر گاڑی سٹارٹ کرتے ہی وہاں سے نکل جاؤں۔۔۔" وہ نوجوان جسے جے کہہ کر پکارا گیا تھا اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ وہ جبران تھا۔

"جبران صاحب۔۔آپ کو میوزک سننے سے فرصت ملے تو کچھ سمجھ میں آئے، اگرچہ وہاں کافی اندھیرا تھا مگر مجھے یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی کہ کس کو زبردستی کھینچ کر گاڑی کے پیچھے چھپایا گیا ہے، اسی وجہ سے گاڑی رکتے اور انجن بند ہوتے ہی میں گاڑی سے نکل گیا تھا۔ یہ جو پہلے

سے بے ہوش پڑا ہے اس کا نام پیٹر ہے اور یہ جناب اس لڑکی کی عزت کے پیچھے پڑے تھے۔ اس لڑکی سے ہی مجھے پتہ چلا کہ اس کا ایک عدد شوہر ہے جو حملہ آوروں کے قبضے میں ہے۔ وہ پچھلی گاڑی میں تھا سو اس کو بچانے کے لئے ان سب کو یہاں لانا پڑا۔ لڑکی نے مجھے بتایا ہے۔ یہ سب کسی بگ باس کے لئے کام کرتے ہیں"۔ پہلے نوجوان، جو کہ ساحر تھا، نے فوری سنجیدہ ہوتے ہوئے جواب دیا۔

لڑکی حیرت سے ان دونوں کی طرف دیکھ رہی تھی کیونکہ وہ اس کے لئے انجان ہونے کے ساتھ ساتھ غیر ملکی بھی تھے، اوپر سے وہ باتیں بھی کسی اور ہی زبان میں کر رہے تھے، لڑکی کے پلے کچھ نہیں پڑ رہا تھا۔

"اب کیا کرنا ہے؟"۔۔ جبران نے پوچھا۔

"ان محترمہ سے پوچھتے ہیں کہ یہ کیا چکر ہے؟" ساحر نے لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"پوچھو پھر۔۔" جبران نے کہا تو ساحر اس لڑکی کی طرف متوجہ ہوا۔

"اب تم لوگ کہاں جاؤ گے؟" ساحر نے لڑکی سے پوچھا تو لڑکی کے چہرے پہ دوبارہ خوف نظر آنے لگا۔

"ہم جہاں بھی جائیں کے یہ لوگ وہاں پہنچ جائیں گے۔" لڑکی نے کہا۔

"یہ لوگ تمہارے پیچھے کیوں پڑے ہیں؟" ساحر نے پوچھا۔

"میں اور میرا شوہر، ہم گھر سے شادی کی سالگرہ منانے کے لئے نکلے تھے۔ ہوٹل میں ایک شخص سے مڈھ بھیڑ ہوئی۔ اس شخص نے مجھ سے بدتمیزی کی تو میرے شوہر نے اس کی بے عزتی کر دی۔۔ ہمیں بعد میں معلوم ہوا کہ وہ شخص یہاں کا بہت بڑا ڈان ہے اور اپنی اسی قسم کی حرکتوں کے لئے مشہور ہے۔ سب لوگوں نے ہمیں مشورہ دیا کہ فوری یہ علاقہ چھوڑ کر چلے جاؤ مگر اس وقت کوئی گاڑی دستیاب نہیں تھی اس وجہ سے مجبوراً ہمیں رکنا پڑا۔ یہ اسی غنڈے کے لوگ ہیں، جو ہمارے گھر پہنچ گئے اور ہمیں زبردستی اٹھالائے۔" اس لڑکی نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"ساحر یار۔۔۔ مت پڑو اس میں۔ پولیس کو انفارم کر دیتے ہیں، چھٹیاں مت برباد کرو۔۔ یہاں کی پولیس تو بہت اچھی ہے نا۔" جبران نے ساحر کے تیور دیکھتے ہوئے کہا۔

"پولیس کو نہیں بتایا تم نے؟" ساحر نے پوچھا۔

"میرے شوہر نے بتایا تھا لیکن اس کے باوجود یہ لوگ ہمارے گھر تک پہنچ گئے۔" لڑکی نے جواب دیا۔

"اب تم کیا چاہتی ہو؟" ساحر نے لڑکی سے پوچھا۔

وہ خود اس الجھن میں گرفتار ہو گیا تھا کہ ان دونوں کا کیا کرے۔۔ اگر وہ انہیں ان کے گھر چھوڑ آتا تو اس میں بھی خطرہ تھا اور ساتھ رکھنا بھی مناسب نہیں تھا۔

"آپ لوگ کون ہیں؟"۔۔ لڑکی نے اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"میرا نام فازر ہے اور یہ ڈمبرو ہے۔۔۔ اسے بجا کر میں کمائی کرتا ہوں۔" ساحر نے ٹھوڑی کھجاتے ہوئے جواب دیا۔

اپنا نیا نام سن کر جبران کا منہ بن گیا۔

"ہنٹ کو کون ٹھیک کرے گا؟" اس نے دوبارہ ساحر کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے پریشان لہجے میں کہا۔

اس بار وہ اٹھ کر بے ہوش لڑکے کی طرف چل پڑی تھی۔

"میں ٹھیک کر دیتا ہوں۔ تم رکو۔۔" ساحر نے کہا اور تیزی سے بے ہوش پڑے نوجوان کی طرف بڑھا۔ وہ جان بوجھ کر ہنٹ کے سامنے ایسے بیٹھا کہ لڑکی کو نظر نہ آئے کہ وہ کیا کاروائی کر رہا ہے کیونکہ اس نے ہنٹ کے ناک اور منہ کو بند کرنا تھا جس سے لڑکی پریشان بھی ہو سکتی تھی۔

کچھ لمحوں کے بعد جب ہنٹ کے جسم میں حرکت ہوئی تو ساحر اٹھ کھڑا

ہوا وہ اب ہوش میں آ رہا تھا، ساحر اس کے ہوش میں آنے کا شدت سے انتظار کر رہا تھا کہ۔۔۔ یہ اونٹ کسی کروٹ بیٹھے۔

وہ جوڑا سہما ہوا، انسانی ہجوم سے پر پلیٹ فارم پہ پہنچا، ہر طرف سر ہی سر نظر آرہے تھے، ہر کوئی اپنی زندگی میں مگن، سر جھکائے موبائلوں پہ جھکا ہو تھا۔ وہ لوگوں کو دھکیلتے ہوئے ٹرین کی طرف بڑھا۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ ٹرین میں سوار ہوتے۔۔ ان کے آس پاس بہت سے صیاد دائرہ بناتے ہوئے پہنچ چکے تھے۔

اس جوڑے کی حالت دیکھنے والی تھی۔۔۔ انہوں نے اس گھیرے کو توڑ کر نکلنے کی کوشش کی مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے اور چھاپ لئے گئے۔

لڑکے نے بہت ہاتھ پاؤں مارے مگر بے سود۔۔۔ وہ لوگ ان دونوں کو کھینچ کر دور لے گئے۔

لڑکا اب پیٹ پہ ہاتھ رکھے چل رہا تھا، اس کے پیچھے خون کی ایک لکیر بنتی جا رہی تھی۔۔ لڑکی بھی چیختی رہی مگر اس کی چیخ پہ جیسے سائلنسر لگا ہوا۔۔ اسٹیشن پہ موجود لوگ یوں لاتعلق نظر آ رہے تھے جیسے وہاں سب نارمل ہی ہو۔

ان دونوں کو لئے، سخت چہروں والے افراد پارکنگ میں پہنچے۔۔ ہر طرف سکیورٹی کے لئے کیمرے لگے ہوئے تھے مگر وہ لوگ بے خطر انہیں گھسیٹے جا رہے تھے۔ شکاریوں کے چہرے کامیابی کی سرخی چمک رہے تھے جبکہ پکڑے جانے والوں کے چہرے پہ زردی رنگ جمائے ہوئے تھی۔ ان میں گزشتہ رات ساحر کی چلائی ہوئی گولی سے زخمی ہونے والا ٹونی بھی شامل تھا، وہ لڑکی کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"کل تک تو تم شاید بچ جاتے۔۔ اب تمہاری وجہ سے پیٹر غائب ہو چکا ہے تو تمہاری عزت کے ساتھ ساتھ زندگی بھی جائے گی۔۔ تم نے دیکھ لیا کہ ہم تمہیں اتنے بڑے ہجوم سے کھینچ لائے ہیں، یہاں ہر طرف کیمرے بھی ہیں اس کے باوجود ہمارے خلاف جانے کی کسی میں ہمت نہیں۔۔ زندہ رہنے کی امید تو تم چھوڑ ہی دو۔" ٹونی نے نفرت بھرے لہجے میں کہا تو جوڑے کا جسم کانپنے لگا۔

"تم جیسا بے وقوف انسان میں نے زندگی میں نہیں دیکھا۔۔ ایک لڑکی کی خاطر جان داؤ پہ لگا دی۔ تمہیں چاہئے تھا کہ اپنی جان بچاتے۔" ٹونی نے کہا۔

"یہ میری بیوی ہے۔" اس لڑکے نے ہمت کر کے جواب دیا۔

"تو کیا ہوا؟۔۔ باس کا دل بہل جاتا تو یہ بھی تمہیں واپس مل جاتی۔۔"

ٹونی نے اوباشانہ لہجے میں کہا۔

لڑکے کا چہرہ پتھر اسا گیا اور وہ دانت بھینچے ان سب کے مکروہ چہرے

دیکھ رہا تھا۔

"میں نے تم جیسے گھٹیا لوگ زندگی میں نہیں دیکھے۔۔" لڑکی نے تھوکتے ہوئے کہا۔

"پریشان مت ہو بے بی۔۔ ہمارے جیسے دیکھنے کا موقع بھی نہیں ملے گا۔۔ آج کی رات ہی تم زندہ ہو۔۔ اس کے بعد زمین کے نیچے۔" ٹونی نے قہقہہ لگایا۔

جوڑے نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔ میاں۔۔ بیوی۔۔ دونوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔۔

چلتے چلتے یکلخت لڑکی کا چہرہ سخت ہوتا گیا اور چہرے پہ موجود خوف فیصلہ کن چمک سے بدلتا گیا تو لڑکا چونک اٹھا۔۔

لڑکی نے چلتے چلتے اچانک اپنے بازوؤں کا جھٹکا دیا۔ اسے پکڑنے والے اس اطمینان میں لاپرواہی سے چل رہے تھے کہ لڑکی ان کے قبضے سے نکل ہی سکتی جس وجہ سے ان کی گرفت ڈھیلی تھی۔ جیسے ہی وہ ان لوگوں کی

گرفت سے نکلی اس نے سڑک کی طرف دوڑ لگا دی۔

"اوہ۔۔۔ پکڑو اسے۔۔۔" ٹونی نے چیخ کر کہا تو دو لوگ اس لڑکی کے پیچھے بھاگے۔ باقی دو نے اس لڑکے کو جکڑ رکھا تھا۔

"اسے سڑک پہ لے آؤ۔ جلدی کرو۔" ٹونی نے خود بھی سڑک کی طرف دوڑ لگاتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں اس لڑکے کو گھسیٹتے ہوئے تیزی سے سڑک کی طرف بڑھے۔ جیسے ہی وہ سڑک کے کنارے پہنچے، لڑکا، لڑکی کو دیکھ کر گھبرا کر نیچے گرنے لگا تو۔۔۔ دونوں افراد نے اسے کھینچ کر کھڑا کیا۔

وہ لڑکی سڑک کے کنارے پہ کھڑی تھی، اس کے سامنے سے تیز رفتار گاڑیاں گزر رہی تھیں۔

"ایسا مت کرنا پلیز۔۔۔" لڑکے نے چیخ کر کہا۔

لڑکی نے مڑ کر اسے دیکھا اور آنسوؤں سے تر چہرے کے ساتھ ہلکا سا مسکرا کر پیچھے دیکھتے ہوئے اس کے قدم سڑک کی طرف بڑھے اور

ایک دھماکے کی آواز سنائی دی ، ساتھ ہی گاڑی کے پہیوں کے چرچرانے کی آواز گونجی۔۔ لڑکی کا جسم ہوا میں بلند ہوتے ہوئے دھماکے سے سڑک پہ واپس آ گرا۔۔

یہ منظر دیکھ کر سب کے منہ کھل گئے، نوجوان کے بازوؤں پہ جیسے ہی گرفت ڈھیلی پڑی، اس نے بھی اپنی طاقت کو مجتمع کیا اور جھٹکا دے کر خود کو چھڑایا، پھر اندھا دھند سڑک کی طرف دوڑ لگا دی۔۔ اس کی نظریں دور موجود خون میں نہائی اپنی بیوی پہ تھیں۔۔۔ اسے دیکھتے ہوئے ہی اس نے سڑک پہ چھلانگ لگائی اور دوسرا دھماکہ ہوا۔۔۔ ایک تیز رفتار کار سے ٹکرا کر اس کا جسم ہوا میں اچھلا اور سڑک کے درمیان موجود گرین بیلٹ پہ اگی ایک پستہ قد جھاڑی پہ جا گرا۔۔ سڑک پہ گاڑیاں ایک دوسرے سے ٹکراتی ہوئی رکتی گئیں۔

ٹونی اور اس کا گینگ سڑک کے کنارے بجلی کے کھمبوں کی طرح دھنس سے گئے تھے انہیں سمجھ ہی نہ آئی کے کیا ہوا۔۔ جھرجھری لیتے ہوئے

ٹونی نے اپنے لوگوں کو اشارہ کیا اور وہ پھیل کر ان دونوں اجسام کی طرف بڑھے جو بے حس و حرکت پڑے تھے۔

ساحر نے انگڑائی لی اور کمبل کو لپیٹ کر پھر سے سونے کی کوشش میں لگ گیا مگر کافی دیر محنت کے باوجود وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہ ہو پایا۔

"کاہے کا ساحر ہے تو۔۔۔ سونے پہ بھی کنٹرول نہیں تمہارا۔۔ لوگ چوبیس گھنٹے سو لیتے ہیں۔۔ تم سے تو پانچ گھنٹے بھی نہیں سویا جاتا۔" اس نے منہ بسورتے ہوئے خود سے کہا اور کمبل کو ہٹا کر بیڈ سے اٹھا۔

وہ گھوم کر بیڈ کی دوسری طرف آیا جہاں پہ دوسرے کمبل میں ایک گٹھڑی سے پڑی تھی۔

"اٹھ جاؤ۔۔۔زمین کے سب سے بڑے بوجھ اٹھ جاؤ۔۔" اس نے گٹھڑی کے قریب منہ کر کے کہا۔

"اگر تم الو ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ سب کی نیند خراب کرو۔" گٹھڑی نے جھلا کر جواب دیا۔

"تم جاگ کر بانگ نہیں دو گے تو محلہ کیسے جاگے گا؟ اٹھو شاباش۔۔" ساحر نے پچکارتے ہوئے کہا اور گٹھڑی سے کمبل کھینچ لیا۔

کمبل میں سے جبران بر آمد ہوا، جو کمبل ہٹ جانے کی وجہ سے مزید سِمٹ گیا۔

"ستیاناس ہے وہ چھٹی بھی جو تمہارے ساتھ گزرے۔" جبران نے چیخ کر کہا۔

"گڈ۔۔ تھوڑا اور زور لگاؤ۔۔ابھی بانگ کی آواز کم ہے۔" ساحر نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔

"بھاڑ میں جاؤ۔" جبران نے اس بار پورے زور سے جواب دیا۔

"واہ میرے دیسی مرغے۔۔اب تو آس پاس کے کمروں میں موجود سارے انگریز جاگ گئے ہوں گے۔" ساحر نے کہا۔

جبران اب آنکھیں ملتا ہوا اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اور ساحر کو گھور رہا تھا۔

"جلدی فریش ہو جاؤ۔۔پھر سونا بھی ہے دوبارہ۔" ساحر نے کہا۔

جبران کا دل چاہا کہ اس کا سر پھاڑ دے۔۔مگر چارو ناچار اسے اٹھ کر واش روم جانا پڑا۔

کچھ دیر بعد وہ واش روم سے نکلا تو اس کے سر میں یکدم غصے کا الاؤ دہکا سامنے بیڈ پہ ساحر کمبل تانے بیڈ پہ آرام کر رہا تھا۔

جبران پھنکارتے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔

"مجھے ذلیل کر کے خود عیش کر رہے ہو آج میں تمہارا سر پھاڑ دوں گا۔" اس نے دانت پیستے ہوئے کہا اور کمبل کھینچ لیا۔

کمبل کھینچتے ہی اس کے چہرے پہ خجالت بھرے تاثرات ابھرے۔ کمبل

کے نیچے ساحر نہیں تھا۔۔ایک تکیہ اور کمبل اس طرح رکھے گئے تھے جیسے کوئی انسان کمبل اوڑھ کر لیٹا ہو۔ ابھی وہ کمبل پکڑے کھڑا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور ساحر اندر داخل ہوا۔

اسے دیکھ کر جبران بوکھلا گیا کہ ساحر اب اس کا مذاق اڑائے گا۔

"وہ میں تو بس کمبل کو تہ لگانے لگا تھا۔۔" جبران نے جلدی سے کمبل کو تہ لگاتے ہوئے، ایویں ہی بات بناتے ہوئے کہا مگر جب کافی دیر ساحر نے جواب ہی نہ دیا تو جبران نے مڑ کر دیکھا تو ساحر کے چہرے پہ سختی دیکھ کر اس کے ہاتھ رک گئے۔

"کیا ہوا؟" جبران نے پوچھا۔

"جس جوڑے کو ہم نے بچایا تھا ان کے ساتھ پرسوں دوپہر کو حادثہ ہو گیا ہے۔وہ دونوں خود سڑک پہ تیز رفتار گاڑیوں کے سامنے آ گئے تھے۔"ساحر نے کہا تو جبران کے چہرے پہ حیرت بھرے تاثرات ابھرے۔

"خودکشی۔۔۔ کیا وہ مر گئے؟" اس کے منہ سے نکلا۔

"نہیں۔ وہ زندہ ہیں۔ میرے خیال سے وہ دوبارہ ان لوگوں کے ہتھے چڑھ گئے تھے اور عزت کی خاطر انہوں نے یہ قدم اٹھایا۔" ساحر نے کہا۔

"ایسے ترقی یافتہ ممالک میں بھی لوگوں کا یہ حال ہے۔ کسی نے بھی ان کی مدد نہیں کی؟" جبران نے پوچھا۔

"حیوانیت کسی جغرافیائی سرحد کی محتاج نہیں ہوتی۔۔ ہر سرزمین پہ ناخدا غدار پائے جاتے ہیں جو دنیاوی قوت کے نشے میں چُور ہر ایک کو روند کر گزر جاتے ہیں۔" ساحر نے جواب دیا۔

"تمہیں کیسے پتا چلا؟" جبران نے پوچھا۔

"ٹی وی پہ ان دونوں کی تصویریں دکھائی جا رہی ہیں۔ میڈیا بتا رہا ہے کہ وہ دونوں چور ہیں، ریلوے اسٹیشن سے کچھ چرا کر بھاگ رہے تھے اس وجہ سے کچھ لوگوں نے ان کا پیچھا کیا۔ اسی تگ ودو میں وہ سڑک پہ پہنچے

اور حادثہ ہو گیا۔ ان دونوں چوروں کے پیچھے دوڑنے والے نیکوکاروں میں سب سے آگے اس رات والا مارٹی تھا۔" ساحر نے تلخ لہجے میں کہا۔

"جب سب کچھ ان کے خلاف ہے تو پھر ہم ان کی مدد کریں گے۔" جبران نے مضبوط لہجے میں کہا۔

"تم نے ہی تو اس رات کہا تھا کہ یہاں کی پولیس اچھی ہے، چھٹیاں برباد مت کرو۔ وغیرہ وغیرہ۔" ساحر نے کہا۔ اس کا موڈ بہت خراب محسوس ہو رہا تھا۔

"سوری۔۔۔ لیکن میں نہ بھی کہتا تو تم نے اس لڑکی کے شوہر ہَنٹ نے خود ہی کہا تھا کہ اب وہ سنبھال لے گا اور صبح شہر سے نکلنے کا انتظام بھی ہے اس کے پاس۔" جبران نے فوری غلطی مانتے ہوئے کہا۔

"ریڈی ہو جاؤ ہم ان دونوں کو دیکھنے ہسپتال جا رہے ہیں۔ لانگ کوٹ اور ہیٹ ساتھ لے لو۔" ساحر نے اٹھتے ہوئے کہا اور کمرے سے نکل گیا۔

کچھ ہی دیر بعد وہ تیار ہو کر نکل پڑے۔ ڈرائیونگ سیٹ پہ اس بار ساحر تھا۔ کار میں مکمل خاموشی تھی۔ کار کیا۔۔ ہر طرف مکمل خاموشی تھی۔

اس ملک میں اتنی جلدی اٹھنے کا رواج نہیں تھا۔ خالی سڑکوں کی وجہ سے جلدی ہی وہ ایک جدید ہسپتال کے سامنے موجود تھے۔ ساحر نے گاڑی احتیاطََ ہسپتال سے ذرا ہٹ کر سائیڈ پہ روک دی۔

ٹی وی کی خبر کے مطابق وہ جوڑا چور تھا، سامنے سے جانے پہ ساحر اور جبران بھی گرفت میں آسکتے تھے مگر ساحر اسے خطرے کو بالائے طاق رکھے عمارت کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ان دونوں نے لانگ کوٹ پہن رکھے تھے اور سروں پہ ہیٹ، جو ان کے چہروں کو قدرے چھپائے ہوئے تھے۔ تیزی سے چلتے ہوئے وہ ریسپشن پہ پہنچے۔ ریسپشن پہ ایک لڑکی نے مسکراہٹ کے ساتھ، ان کا استقبال کیا۔

"مِس۔۔۔ پرسوں جو زخمی جوڑا یہاں لایا گیا ہے، اس چور جوڑے کی نگرانی آفیسرز اچھی طرح کر رہے ہیں؟" ساحر نے مقامی زبان میں

باوقار انداز میں پوچھا۔

"یس سر۔۔۔ آپ؟" لڑکی اس کی شخصیت کے حصار میں قید ہو کر بولی۔

"انٹیلی جنس بیورو۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ ان کی چور گینگ والے ہی ثبوت مٹانے کی خاطر انہیں قتل کرنا چاہتے ہیں۔ ان دونوں کی جان خطرے میں ہے۔۔۔ کیا ان کا کمرہ بدل دیا گیا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"سوری سر۔۔۔ مجھے اس بات کا علم نہیں۔ میں ابھی پہنچی ہوں۔" لڑکی نے جواب دیا۔

"پھر تمہیں یہ کیسے معلوم ہے کہ ان کے کمرے کی نگرانی ٹھیک طرح سے ہو رہی ہے؟" ساحر نے قدرے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ سر ایک پولیس گارڈ تھوڑی دیر پہلے ہی ان کے کمرے کی طرف ڈیوٹی کے لئے گیا ہے۔" لڑکی نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ پولیس ان کی نگرانی نہیں کر رہی اچھی

طرح۔ کمرہ نمبر بتاؤ۔۔ ہمیں چیک کرنا ہے۔" ساحر نے ہونٹ چباتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر۔۔۔ مم۔۔ میری نوکری۔۔" لڑکی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ڈونٹ وری۔۔ میں کسی کو نہیں بتاؤں گا کہ تم نے پولیس والوں کی شکایت کی ہے۔" ساحر نے کہا تو لڑکی کے چہرے کی رونق بحال ہوئی۔

اس نے جلدی سے ساحر کو اس جوڑے کا کمرہ نمبر، کمپیوٹر سے چیک کر کے بتایا۔

"ہمارے بارے میں کسی سے ذکر مت کرنا۔ ورنہ تم اور تمہاری نوکری خطرے میں آ جائے گی۔" ساحر نے ابرو اٹھا کر تنبیہ کرتے ہوئے کہا اور اس کا جواب سنے بغیر آگے بڑھ گیا۔

جبران اس کے پیچھے پیچھے تھا جیسے اس کا اسسٹنٹ ہو۔

ان دوستوں کی یہ خاصیت بہت اچھی تھی کہ وہ حالات کو دیکھتے ہوئے خود ہی کسی نہ کسی رول میں فٹ ہو جاتے تھے۔ جبران نے جب ساحر کی

گفتگو سنی تو خود بخود اپنے انداز میں ایک اسسٹنٹ جیسی باڈی لینگویج اختیار کرلی اور اب اسی پہ عمل کر رہا تھا۔

لفٹ کے ذریعے وہ بیسمنٹ میں داخل ہوئے اور روم نمبر دیکھتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔ مطلوبہ کمرے کے سامنے اس وقت بھی کوئی گارڈ موجود تھا۔ ساحر جانتا تھا کہ ایسا کیوں ہے۔

اگر وہ جوڑا حقیقت میں چور ہی ہوتا تو دروازے پہ ضرور پولیس موجود رہتی۔۔ چونکہ یہ سب ڈرامہ تھا اس وجہ سے دکھاوے کے لئے ایک گارڈ پولیس نے وہاں رکھا ہوا تھا جو کسی اور کمرے میں ہی مصروف تھا۔ ساحر نے دروازے پہ دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا گیا۔ وہ اندر داخل ہوئے۔ جبران دروازے کے پاس ہی رک گیا۔

سامنے دو بیڈز تھے جن پہ پٹیوں میں پھنسے دو انسانی وجود موجود تھے۔ دونوں کی ٹانگیں پٹیوں سے لدی ہوئی تھیں اور چہرے کے علاوہ پورا سر بھی پٹیوں میں لپٹا ہوا تھا۔ ان کی حالتِ زار دیکھ کر ساحر کا چہرہ پتھر اسا گیا۔ وہ آہستہ آہستہ بیڈز کے قریب پہنچا۔

"ہنٹ۔۔۔" اس نے آہستگی سے زرد چہرے والے نوجوان کو مخاطب کیا مگر اسے جواب نہ ملا تو اس نے دو تین بار دوبارہ آواز دی۔ ساحر نے رخ موڑا اور لڑکی کی طرف متوجہ ہوا۔

"کَیرل۔۔" ۔۔۔ساحر نے پکارا مگر جواب ندارد۔

"یہ تو ہوش میں نہیں ٹی وی تو کہا جا رہا تھا کہ ہوش میں آ چکے ہیں اور آج ان کے بیانات ریکارڈ ہوں گے۔" ساحر نے مڑ کر اردو میں جبران سے کہا۔

بات کرتے کرتے اچانک ہاتھ پہ لمس محسوس کر کے وہ چونک کر مڑا کیرل کا ہاتھ، اس کے ہاتھ پہ تھا، کیرل نیم وا آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ اسے ہوش میں دیکھ کر ساحر کی خوشی دیدنی تھی۔

"کیسی ہو تم؟" اس نے بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے پوچھا جیسے کوئی اپنا بسترِ مرگ پہ ہو اور اچانک وہ آنکھ کھول دے۔

جواب میں کیرل کے ہونٹ ہلے مگر ساحر تک اس کی آواز نہ پہنچی۔

"تم مت بولو۔۔طبیعت بگڑ سکتی ہے۔۔مجھے بہت افسوس ہے کیرل۔۔تم لوگوں کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہیئے تھا۔تم بے فکر ہو جاؤ۔۔ تمہارا خیال رکھنے کے لئے ہم ہیں۔تمہاری طبیعت سنبھل لے ذرا تو ہم تم دونوں کو یہاں سے لے جائیں گے۔"ساحر نے اسے دلاسا دیتے ہوئے کہا۔جواب میں کیرل کی آنکھ کا پانی چھلک پڑا۔

" ہم صرف تم دونوں کو دیکھنے آئے تھے، اب ہم چلتے ہیں، کوئی بھی ادھر

آ سکتا ہے۔ مگر تم پریشان مت ہونا، ہم آس پاس ہی ہیں۔" ساحر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

مگر کیرل کی گرفت اس کے ہاتھ پہ سخت ہوئی جیسے کہہ رہی ہو کہ مت جاؤ۔۔ساحر کی آنکھوں میں آنسو چمکے اور وہ آگے بڑھا۔اس نے پیار سے کیرل کے پٹیوں بھرے سر پہ ہاتھ رکھا۔

"کچھ نہیں ہو گا۔۔ تمہارے بھائی ہیں تمہارے ساتھ۔" ساحر نے کہا تو کیرل کی آنکھ سے آنسو نکل پڑے۔

"ہم ایک ایک زخم کا حساب لیں گے۔ اللہ حافظ۔" ساحر نے نرمی سے اس کا ہاتھ ہٹا کر بستر پہ رکھتے ہوئے کہا اور تیزی سے نکل گیا، جبران بھی اس کے پیچھے تھا۔

ایک بڑی سی عمارت کے دروازے پہ دو جیپیں رکیں اور ان میں سے ٹونی اور اس کے چمچے اور دیگچے نکل کر عمارت کے درازے کی طرف بڑھے، دروازے پہ موجود گارڈز نے انہیں ادب سے سلام کیا اور سائیڈ پہ موجود باوردی ڈرائیورز ان کی گاڑیوں کی طرف بڑھے تا کہ گاڑیوں کو پارکنگ تک لے جائیں۔

کلب کے دروازے پہ موجود گارڈز کی ذمہ داری تھی کہ وہ حیاء کو دروازے سے اندر داخل نہ ہونے دیں، اسی وجہ سے وہ ہر آنے والے کا پاس چیک کرتے کہ آیا کہ وہ حیاء کا پرستار تو نہیں۔۔ مگر جب آنے

والا اس بوجھ سے آزاد ہونے کا پاس دکھا دیتا تو گارڈز احتراماً جھک کر سلام کرتے ہوئے مہمانوں کو رستہ دیتے۔

مہمان دروازے سے داخل ہونے کے بعد جسموں پہ موجود لباس کے وزن کو کم کرتے ہوئے ہجومِ انسانی میں داخل ہوتے اور اپنی ہستی کو بھول جاتے۔ رنگا رنگ کی روشنیوں میں نہائی نوجوان نسل تھرکنے، پھڑکنے میں مصروف ہو جاتی۔

یہ ریڈ کلب کا روزانہ کا معمول تھا۔ یہ کلب چار فلورز پہ مشتمل تھا۔ تمام فلورز، گراؤنڈ فلور کی طرف سے کھلے تھے تاکہ ہر فلور کے جنگلے پہ کھڑے ہو کر گراؤنڈ فلور کے تھرکتے تڑپتے نظارے لئے جا سکیں۔

کلب کے دوسرے فلور پہ مخیر حضرات نے گول گول میزوں کے اوپر چندے کے ڈھیر لگا رکھے تھے جو ایک چھوٹے سے کھیل کے بعد کسی ایک شخص کی جیب میں جاتے تاکہ اس کی مالی امداد ہو سکے۔

اسی فلور پہ مارٹی ہاتھ میں شراب کی بوتل پکڑے بیٹھا تھا۔ اس کے

سامنے اس کے ماتحت موجود تھے۔ سب اپنے باس کی پیروی کر رہے تھے۔

"باس۔۔۔ اس جوڑے کو ختم کیوں نہیں کر دیا جاتا۔۔ سارا مسئلہ ہی ختم ہو جاتا۔" ایک شخص نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اگلے ہی لمحے اس کی دلخراش چیخ سنائی دی جس سے میوزک رک گیا اور ورزش کرتے ہوئے اجسام بھی تھم گئے۔

اس شخص کا چہرہ خون سے سرخ ہو چکا تھا اور ہاتھ سر پہ۔۔ مارٹی کے ہاتھ میں شراب کی ٹوٹی ہوئی بوتل تھی۔

"تمہاری جرات کیسے ہوئی بگ باس کی مرضی کے خلاف سوچنے کی۔" مارٹی نے چیخ کر کہا، بگ باس کا نام سن کر سراسیمگی پھیل گئی۔

اس صورتحال سے ٹونی کے ساتھیوں کے چہروں پہ کبیدگی ابھری، وہ ٹونی کے اس عمل سے ناخوش نظر آ رہے تھے شاید وہ اسے پسند نہیں کرتے تھے۔

"سس۔۔ سس۔۔ سوری باس۔۔" اس شخص نے مارٹی کے قدموں میں لیٹتے ہوئے کہا مگر ٹھائیں کی آواز کے ساتھ اس کی آواز دم توڑ گئی۔

"میوزک۔۔۔۔" مارٹی نے چیخ کر کہا۔

اسی وقت میوزک کی آواز گونجی، اور سب لوگ اپنی اپنی کاروائی میں اس طرح سے کھو گئے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو مگر ہر شخص کے چہرے پہ گھبراہٹ ضرور نظر آ رہی تھی۔

"اور کسی نے کچھ کہنا ہے؟" مارٹی نے زہریلے لہجے میں کہا مگر سب کو جیسے سانپ سونگھ گیا۔

"باس ان دونوں کو ٹھیک ہونے تک زندہ رکھے گا۔۔ ان کے ٹھیک ہوتے ہی باس اپنی ادھوری خواہش پوری کرے گا۔۔ پھر ان کو موت ملے گی۔۔ اسی وجہ سے وہ اتنے اچھے ہسپتال میں موجود ہیں کہ باس جلد سے جلد اس لڑکی تک پہنچ سکے۔۔" مارٹی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور شراب کی دوسری بوتل کا ڈھکن کھول کر منہ سے لگا لی۔

ٹونی کے ساتھی نظریں جھکائے شراب کے جام چوم رہے تھے مگر ان کی آنکھوں میں غصے سے بھرپور چمک تھی۔

"ضرورت سے زیادہ شربتِ فولاد پینا صحت کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔" ایک سنجیدہ اور سخت آواز سن کر مارٹی چونک گیا۔ اس نے بوتل منہ سے ہٹا کر دیکھا۔

چند لمحے پہلے جہاں اس کا مقتول ماتحت بیٹھا تھا اب وہاں ایک درمیانے قد کا دلکش شخصیت کا مالک مقامی نوجوان بیٹھا تھا۔ مارٹی کو ایسا محسوس ہوا کہ وہ اس نوجوان کو جانتا ہے مگر وہ اسے پہچان نہ سکا۔

نوجوان کے لباس سے لگتا تھا جیسے وہ کسی بینک یا ملٹی نیشنل کمپنی کا مالک ہو۔ آنکھوں میں عجیب سے چمک تھی۔ یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ اس چمک میں بغاوت کی چنگاری تھی یا غصے کی۔

"کون ہو تم؟ تمہاری جرات کیسے ہوئی میرے سامنے بیٹھنے کی؟" مارٹی نے غرور بھرے لہجے میں پھنکارتے ہوئے کہا۔

"ایسے۔۔۔" نوجوان نے میز پہ موجود بوتل اٹھا کر مارٹی کے سر پہ دے ماری اور تیزی سے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ دیا تا کہ وہ چیخ نہ سکے۔

"تمہاری جرات کیسے ہوئی بگ باس کا منصوبہ سب کو بتانے کی۔" نوجوان دھاڑا۔

ٹونی پہ حملہ کرتے دیکھ کر اس کے ساتھی پہلے تو وہ اس نوجوان پہ حملہ کرنے کی سوچ رہے تھے مگر اس کی یہ بات سن کر انہیں یہ گمان ہوا کہ وہ نوجوان بھی بگ باس کا ہی آدمی ہے۔

اس کی شخصیت کا رعب تو ویسے ہی ان پہ جم چکا تھا، ساتھ بگ باس کا حوالہ ان کے اوسان خطا کرنے کے لئے کافی تھے۔

"تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ تم بگ باس کے آدمیوں کو مارتے رہو گے اور خود بگ باس کی پول کھولتے رہو گے اور تمہیں کوئی چھو نہیں سکے گا۔ بگ باس اپنے ہر آدمی کا خیال رکھنا جانتا ہے۔ اس کے اس کا ہر آدمی قیمتی ہے۔۔" اس نوجوان نے کہا۔

مارٹی کے ساتھی یہ بات سن کر، یہ منظر دیکھ کر خوش ہوئے۔

"اسے اٹھا کر کسی خالی کمرے میں لے چلو۔۔ یہ بگ باس کا غدار ہے۔" اس نوجوان نے مڑ کر مارٹی کے گروپ سے کہا۔

اس بات پہ وہ سب جیسے کش مکش میں پھنس گئے جیسا بھی تھا مارٹی ان کا لیڈر تھا اور انہیں حکم دینے والا ایک اجنبی۔۔

"لگتا ہے تمہیں بگ باس کی حکم عدولی کرنا پسند ہے۔۔" نوجوان نے ان کی کش مکش دیکھ کر زہر خندہ لہجے میں کہا تو وہ جھرجھری لے کر کھڑے ہوئے۔

ان میں سے دو لوگ آگے بڑھے اور مارٹی کو کھینچتے ہوئے ایک طرف بڑھ گئے جبکہ باقی افراد وہیں بیٹھے رہے۔

نوجوان نے ان کے پیچھے جاتے ہوئے ایک طرف کھڑے نوجوان کو دیکھتے ہوئے اشارہ کیا اور آگے بڑھ گیا۔

ایک ساؤنڈ پروف کمرے میں پہنچ کر ان دونوں نے مارٹی کو کرسی پہ

بٹھایا اور خود ایک طرف کھڑے ہو گئے۔

"تم لوگ باہر جاؤ۔۔ اس کے پاس بگ باس کے کچھ راز ہیں وہ تمہارے سامنے پوچھنا ٹھیک نہیں۔۔ دروازے پہ ہی رکنا۔۔ تمہاری ضرورت پڑ سکتی ہے۔" اس نے کہا تو وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے باہر کی طرف بڑھے۔

"کتوں۔۔۔ میں جانتا ہوں تم دونوں مجھے یہاں کیوں چھوڑ رہے ہو۔۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ تم کبھی بھی گروپ لیڈر نہیں بن سکو گے۔۔" مارٹی نے چیخا۔

مگر ان دونوں پہ کوئی اثر نہ ہوا اور وہ باہر نکل گئے۔

اس نوجوان نے دروازہ اندر سے لاک کیا اور مارٹی کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ مارٹی کا سر پھٹا ہوا تھا، کپڑے خون سے لت پت، اور ایک ہاتھ سر پہ۔۔ جس میں سے خون جاری تھا۔

"بگ باس کہاں ملے گا؟" اس نوجوان نے کوٹ کی جیب سے سائلنسر

لگا پسٹل نکال کر اس پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔

"تم کیوں پوچھ رہے ہو؟ تم تو خود بگ باس کے آدمی ہو۔۔" مارٹی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھتے ہوئے کہا۔

"تم نے اس جوڑے، کیرل اور ہنٹ کا پیچھا دوبارہ کیوں کیا؟" اس بار نوجوان نے غراتے ہوئے

پوچھا اور ساتھ ہی پسٹل کی نال مارٹی کی آنکھ میں گھسیڑ دی، مارٹی کی درد بھری چیخ کمرے میں بلند ہوئی اور وہ اچھل کر کرسی سے نیچے جا گرا۔

"بگ باس کہاں ملے گا؟" نوجوان نے پوچھا اور ساتھ ہی اس کی ٹانگ حرکت میں آئی اور مارٹی کی پسلیوں سے ٹکرائی۔۔ مارٹی چیخ مار کر اکھٹا سا ہو گیا۔۔ اس کی پسلی ایک ہی ضرب میں ٹوٹ چکی تھی۔

"تت۔۔ تت۔۔ تم وہی ہو جس نے اس رات باس پیٹر کو پکڑ کر اس لڑکی کو بچایا تھا۔۔" مارٹی نے اسے پہچانتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔ میں وہی ہوں۔۔ میرے سوال کا جواب دو۔۔" اس نوجوان

نے سخت لہجے میں کہا، وہ ساحر تھا۔

"تم نہیں بچو گے۔" مارٹی نے چیخ کر کہا تو ساحر تیزی سے آگے بڑھا، اس نے کرسی اٹھا کر پوری قوت سے مارٹی کے پہلو پہ دے ماری۔۔ کمرہ مارٹی کی چیخوں سے جیسے گونجنے لگا۔۔

"بگ باس کہاں ملے گا؟۔۔" اس نے کرسی دوبارہ بلند کرتے ہوئے پوچھا۔

"مم۔۔ مم۔۔ مجھے نہیں معلوم۔۔" مارٹی کی آواز ابھری۔

"میرا خیال ہے تم زندہ نہیں رہنا چاہتے۔" ساحر نے سرد لہجے میں کہا، ویسے وہ مارٹی کے انداز سے سمجھ گیا تھا کہ مارٹی سچ بول رہا ہے۔

"مم۔۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ ڈیسنٹ کلب کا باس اس کا دوست ہے، مجھے بس اتنا ہی معلوم ہے۔۔ بگ باس کے بارے میں کسی کو بھی نہیں پتہ ہوتا کہ وہ کس وقت کہاں ہوتا ہے۔۔" مارٹی نے از خود ایک کلیو دیتے ہوئے کہا۔

"بگ باس کا حلیہ بتاؤ۔ " ساحر نے پوچھا تو مارٹی نے رک رک کر بگ باس کا حلیہ بتایا۔

"تت۔۔ تم یہاں تک کیسے پہنچے؟ " مارٹی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جس رات تم اس جوڑے کو اغوا کر کے لے جا رہے تھے، میں نے تمہیں ایک کوٹھی میں ٹریپ کیا تھا، اس رات تم اپنی گاڑی میں وہاں گئے تھے۔ اس گاڑی کی مدد سے میں نے تمہیں ٹریک کیا تھا۔ " ساحر نے جواب دیا اور اس کا پسٹل والا ہاتھ بلند ہوا۔

"مم۔۔ مجھے مت مارو۔۔ " اس نے منت کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے ایک باوفا جوڑے کو بے عزت کرنے میں بہت اہم کردار ادا کیا، تمہاری وجہ سے وہ لوگ موت کے منہ میں پہنچے۔۔ تمہیں معافی دینا ظلم ہے۔ " ساحر نے جواب دیا اور ٹرچ کی آواز کے ساتھ ہی گولی مارٹی کی پیشانی میں تشریف لے گئی۔

اس کے بعد ساحر نے برق رفتاری سے ٹونی اور اس کمرے کی تلاشی لینا شروع کی۔۔ اسے کچھ بھی کام کا نہیں مل رہا تھا مگر ایک دراز کھولتے ہی اس کی آنکھوں میں چمک ابھری۔

مکافاتِ عمل کی چکی کے پاٹ حرکت میں آ چکے تھے ۔۔ حدف ۔۔۔ بگ باس تھا۔ اور بگ باس شاید اس بات سے انجان تھا کہ اس کی طرف کونسی مصیبت بڑھ رہی ہے اور اس کی وجہ کیا ہے؟؟؟؟

ساحر اور جبران نے ہسپتال سے واپس آکر ہوٹل چھوڑ دیا تھا اور ایک پرائیویٹ رہائش گاہ پہ شفٹ ہو گئے تھے۔

ساحر نے مارٹی کا سراغ اس کی گاڑی کو ٹریک کر کے لگایا تھا اور چہرہ بدل کر ریڈ کلب میں مارٹی کا شکار کر چکے تھے۔ وہ یہ جانتا تھا کہ اگر بگ باس ذہین انسان ہوا تو وہ کڑیوں سے کڑیاں ملا کر ان تک پہنچ بھی سکتا ہے، اس خیال سے اُس نے ہوٹل میں رہنے کا ارادہ ترک کر دیا تھا اور جس کار پہ وہ ہسپتال گئے تھے اسے بھی پبلک پارکنگ میں چھوڑ دیا تھا۔

اس وقت وہ دونوں نئے چہروں کے ساتھ اس وقت ڈیسنٹ کلب کی طرف بڑھ رہے تھے۔ جب سے ساحر نے ٹی وی پہ کیرل اور اس کے شوہر کے بارے میں خبر پڑھی تھی، اس کا مزاج بدلا ہوا تھا۔

اس کا مزاج بھی ایک الگ داستان تھی۔ اس کے چہرے کی بناوٹ اس طرح کی تھی کہ دیکھنے والے کو یوں محسوس ہوتا کہ وہ بہت ہی سنجیدہ اور سخت مزاج انسان ہے، اس کے علاوہ اس کے بات کرنے کے انداز، ہر بات کو چند لمحوں میں بلکل پلٹ دینے کی مہارت، سنجیدگی اور حاضر جوابی۔۔۔یہ سب اس کی شخصیت کا حصہ تھے۔ سامنے والے پہ خواہ مخواہ رعب طاری ہو جاتا تھا۔ حسِ مزاح تیز ہونے کے باوجود وہ اندرونی طور پہ بہت سخت واقع ہوا تھا۔ جب سنجیدگی طاری ہوتی تو ایسا محسوس ہوتا کہ وہ کبھی ہنسا ہی نہیں۔ مر جانے کی حد تک سنجیدہ ہو جانا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ وہ کب اور کیوں سنجیدہ ہو جائے گا، اس کا اندازہ لگانا بہت دشوار تھا۔ مزاج کی اس بناوٹ کے ساتھ وہ ایک عجوبہ سا تھا۔ سنجیدگی کے دورے کے دوران، وہ تنہا رہنا پسند کرتا تھا جس کی

وجہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔

ساحر نے کار ڈیسنٹ کلب کی پارکنگ میں روکی، کار کو لاک کر کے وہ کلب کے دروازے کی طرف بڑھے۔ کلب کے دروازے پہ کھڑے گارڈز نے روک لیا۔

"سر۔۔ پاس؟" ایک گارڈ نے مودبانہ لہجے میں پوچھا۔

ساحر نے جیب سے ایک چھوٹا سا کارڈ نکال کر اسے تھمایا۔

"یہ میرے ساتھ ہے۔" اس نے کہا اور جواب سنے بغیر اندر گھس گیا۔ جبران اس کے پیچھے پیچھے تھا۔

"یہ کارڈ کہاں سے ملا تمہیں؟" جبران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا کیونکہ وہ ہر وقت ساحر کے ساتھ رہا تھا، اس کے سامنے ساحر نے اس کارڈ کا انتظام نہیں کیا تھا۔

"ریڈ کلب میں مارٹی اینڈ گروپ ہونے کا مطلب تھا کہ کسی نہ کسی طرح ریڈ کلب بھی بگ باس سے تعلق رکھتا ہے، اسی خیال سے میں نے

کمرے کی تلاشی لی تھی۔ مارٹی، اور مارٹی والے ساؤنڈ پروف کمرے کی تلاشی کے دوران یہ کارڈ مل گیا۔" ساحر نے جواب دیا۔

جبران نے سر ہلانے پہ اکتفا کیا کیونکہ وہ ساحر کے موڈ کو جانتا تھا کہ اب وہ زیادہ بات نہیں کرے گا، لہذٰا جبران نے بھی بات بند کر دی۔

کلب واقعی بہت ڈیسنٹ تھا۔ وہ تیزی سے چلتے ہوئے ریسپشن پہ پہنچے۔

"ہمیں روکسن سے ملنا ہے۔" اس نے باوقار انداز میں کہا۔

"باس تو شہر سے باہر ہیں۔" لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کے اسسٹنٹ سے ملوا دو۔۔ ایک ڈیل کرنی ہے۔" ساحر نے لاپرواہی سے کہا تو لڑکی نے انٹر کام کا ریسیور اٹھایا۔

"آپ کا نام؟" اس نے ساحر سے پوچھا۔

"بلیک ڈاکٹر۔۔۔" ساحر نے جواب دیا۔

"یہ کیسا نام ہوا؟" لڑکی نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا تو ساحر نے

آنکھیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔۔ نجانے اس کے انداز میں کیا تھا کہ لڑکی بوکھلا گئی۔۔

"سس۔۔ سس۔۔ سوری سر۔۔ میں باس سے پوچھتی ہوں۔" اس نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

اس نے جلدی سے انٹر کام کا ریسور اٹھایا اور بٹن پریس کیا۔۔

"سر۔۔ بلیک ڈاکٹر نامی شخص باس روکسن سے ملنے آئے ہیں۔ میں نے بتایا کہ

باس نہیں ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ آپ سے ملوا دوں۔" لڑکی نے مودبانہ لہجے میں تیزی سے کہا۔

"اوکے سر۔۔۔" لڑکی نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"سیکنڈ فلور۔۔روم نمبر فور۔۔" لڑکی نے ساحر کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور ساحر لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

سیکنڈ فلور پہ پہنچ کر انہیں روم نمبر فور ڈھونڈنے میں پریشانی نہیں ہوئی۔ ساحر نے دروازے پہ دباؤ ڈالا اور اندر داخل ہوا۔ کمرے کے وسط میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے کاروباری شکل کا شخص بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ، اس کی سخت طبیعت کا سائن بورڈ تھا۔ ساحر اس کے سامنے موجود کرسی پہ بیٹھ گیا جبکہ جبران سائیڈ پہ موجود صوفے پہ بیٹھ کر کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف ہو گیا۔

"فرمایئے۔۔میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟" اس شخص نے آگے جھکتے ہوئے کہا، جیسے ہی وہ میز پہ جھکا، ساحر کرسی سے اٹھا اور اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر زور سے اس کا سر میز پہ دے مارا۔۔ ٹھک کی آواز ابھری اور وہ شخص چکرا گیا۔۔۔اس کی آنکھوں میں پانی تیرنے لگا اور منہ سے اناپ شناپ فُل سپیڈ پہ رواں ہوا۔

جبران تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا اور دروازہ لاک کر دیا۔ اس کے چہرے پہ حیرت نظر آ رہی تھی، اسے ساحر سے اس طرح کے کام کی شاید امید نہیں تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ کھڑا ہوتا، ساحر میز پھلانگ کر اس کو اسی کی کرسی میں دھنس چکا تھا، اس کا ایک پاؤں اس شخص کے پیٹ پہ اور ہاتھ ٹائی پہ تھا۔

"روکسن کہاں ہے؟" ساحر نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"الو کے پٹھے۔۔ تمہیں ریسپشن پہ موجود اس لڑکی نے بتایا تو ہے کہ باس یہاں نہیں ہے۔" اس نے چیخ کر جواب دیا۔

"اوکے۔۔۔" ساحر نے گالی کا اثر لئے بغیر ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

اس نے پیٹ پہ پاؤں رکھا دبایا اور دونوں ہاتھوں سے ٹائی کو مزید ٹائٹ کرنا شروع کر دیا۔۔ اس شخص کا چہرہ سرخ ہوتا گیا اور سانس اکھڑنی شروع ہو گئی۔

"بب۔۔بب۔۔بب۔۔" اس کے منہ سے نکلنا شروع ہو گیا تو ساحر نے ٹائی کو ڈھیلا کیا۔

"بتاؤ۔۔" ساحر نے غرا کر پوچھا۔

"اس سے اگلا کمرہ ہے باس کا۔۔۔ وہ کسی سے نہیں ملتا۔۔۔" اس نے ہانپتے ہوئے جواب دیا۔ وہ بہت ہی زیادہ بزدل واقع ہوا تھا۔

اسی وقت دھماکے سے سائیڈ پہ موجود الماری گری۔۔ اس کے پیچھے ایک دروازہ تھا، جو اس وقت کھلا ہوا تھا اور وہاں سے مشن گنیں سنبھالے افراد برآمد ہوئے۔ وہ تعداد میں چار تھے اور گنوں کا رخ ساحر اور جبران کی طرف تھا۔ اس شخص کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ تھی۔ ساحر اسے چھوڑ کر پیچھے ہٹا۔

"اپنے ہاتھ اٹھا لو۔۔۔ اور کوئی حرکت نہیں۔" ایک مشین گن بردار نے کہا۔

"یہاں ہر دفتر میں کیمرے ہیں جن کا لنک باس کے آفس میں ہے۔ تمہیں کیا لگا کہ بڑی آسانی سے باس کا پتہ چل گیا۔۔۔" اس شخص نے مسکرا کر کہا۔

اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کہتا، اس شخص کا ہاتھ گھوما اور ساحر کے چہرے کی طرف بڑھا وہ ساحر کو تھپڑ مارنا چاہتا تھا۔

ساحر بروقت جھک گیا اور وہ شخص اپنے ہی زور میں گھوما۔ جیسے ہی اس کی پشت ساحر کی طرف ہوئی، ساحر کی لات اس کی تشریف پہ پڑی اور وہ اچھل کر منہ کے بل زمین پہ گرا۔ اس کی حالت دیکھ کر جبران کا قہقہہ نکل گیا، ادھر گن برداروں کے چہروں پہ بھی مسکراہٹ ابھری۔

"اپنی اوقات میں رہو۔۔" ساحر کے چہرے کی پتھریلی سنجیدگی قائم تھی۔

"کہاں جانا ہے؟" اس نے سخت لہجے میں اسلحہ بردار افراد سے کہا تو انہوں نے حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

یہاں شکار خود شکار ہونے کے لئے تیار تھا۔ انہیں وہ جرات مند نوجوان پسند آیا۔۔ مگر ان کی نظر میں یہ جرات سے زیادہ بے وقوفی تھی۔ وہ دیوار میں موجود خفیہ دروازے کے سامنے سے ہٹے تو ساحر نے قدم دروازے کی طرف بڑھائے۔ جبران بھی اس کے پیچھے تھا۔ گن بردار حیرت میں ڈوبے ان کے پیچھے پیچھے تھے۔ مشین گنوں کی نگرانی میں وہ دوسرے کمرے میں داخل ہوئے۔ کمرہ آفس کی طرز پہ سجا ہوا تھا مگر

تھا خالی۔ وہ لوگ ساحر اور جبران کو لے کر کمرے کے عقب میں پہنچے اور ان میں سے ایک نے دیوار پہ ہاتھ مارا تو سامنے دروازہ نمودار ہوا۔ دروازہ کھولا گیا تو سیڑھیاں نیچے جاتی ہوئیں نظر آئیں۔ ساحر خود ہی سیڑھیاں اترنا شروع ہو گیا۔ گن بردار افراد نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے اور پیچھے چل پڑے۔

سیڑھیاں اتر کر وہ تہ خانے میں پہنچے۔ جبران بے چینی سے ساحر کی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ کچھ کر کیوں نہیں رہا۔ اس کے خیال سے یوں وہ آہستہ آہستہ دشمنوں کے چنگل میں پھنس جائیں گے۔

دوسری طرف ساحر کا خیال اور تھا وہ کسی بھی طرح روکسن تک پہنچنا چاہتا تھا اور اس کے بعد وہ بگ باس تک پہنچنے کا رستہ ڈھونڈ پاتا۔ اس کے دماغ پہ بس ایک ہی جنون سوار تھا کہ بگ باس کو کسی چوک میں لٹکا دے۔

تہ خانے میں پہنچ کر انہیں دیوار کے ساتھ کھڑا کر دیا گیا۔ ان دونوں کے ہاتھ پشت پہ باندھ دیئے گئے۔ دو افراد انہیں باندھے کے بعد واپس چلے گئے اور دو وہیں رک گئے۔

"کس کا انتظار ہے تمہیں؟" ساحر نے جان بوجھ کر پوچھا۔ اس کا لہجہ سر دہی تھا جیسے اپنے کسی ماتحت سے بات کر رہا ہو۔

وہ افراد جو ان دونوں کو تہ خانے میں لے کر آئے تھے وہ شاید اسے پاگل قرار دے چکے تھے یا پھر اس کی بہادری کے پرستار بن چکے تھے، انہوں نے اس کے لہجے کو محسوس ہی نہ کیا۔

"باس روکسن کا۔۔" ایک نے جواب دیا۔

ساحر نے اطمینان بھرا سانس لیا اور دیوار سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں بعد کمرے میں اس کے مختلف انواع کے خراٹے گونج رہے تھے۔ چوکیدار حضرات کے مارے حیرت کے منہ کھل گئے۔ جبران کے چہرے پہ مسکراہٹ تھی۔

کچھ دیر کے بعد کمرے کا دروازہ کھلا تو گارڈز چوکس ہو گئے۔ دروازے سے ایک درمیانے قد کا پتلا سا شخص داخل ہوا۔ خراٹوں کی آواز سُن کر وہ ٹھٹک کر رک گیا۔ ساحر کو دیکھ کر اس کی نظروں میں دلچسپی ابھری۔

"کون ہو تم لوگ؟" اس نے کمرے میں موجود اکلوتی کرسی پہ بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ اس کی آواز سن کر یکدم خراٹے رکے اور ساحر نے آنکھیں کھولیں۔

"تم روکسن ہو؟" ساحر نے پوچھا۔

روکسن نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تمہارا آدمی بگ باس کے خلاف کام کر رہا تھا اس وجہ سے ہمیں آنا پڑا۔" ساحر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کون بگ باس؟" روکسن نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا جیسے وہ بِگ باس کو جانتا ہی نہ ہو۔۔ اس کے لہجے کے اعتماد سے ساحر لمحہ بھر کے لئے الجھ گیا۔

"ہمیں خبر ملی تھی کہ تم بگ باس کو جانتے ہو، اب محسوس ہو رہا ہے کہ یہ بس ایک غلط فہمی ہے۔" ساحر نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"میں کسی بگ باس کو نہیں جانتا۔" روکسن نے جواب دیا۔

"اوکے ۔۔۔ پھر اچھا ہوا، تم اور تمہارے آدمی ضائع ہونے سے بچ گئے۔" ساحر نے کہا تو روکسن ہنس پڑا۔

"اپنے آپ کو بہادر سمجھنے میں کوئی مسئلہ نہیں۔ مگر بہادر بنتے ہوئے جگہ دیکھ لینی چاہیئے۔" اس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میرے آدمی تو بچ گئے مگر تم نے میرے آدمی پہ حملہ کیا ہے۔۔ اس کی سزا موت ہے۔۔ انہیں گولی مار کے لاشیں جلا دو۔۔" روکسن نے گن برداروں سے کہا۔

اسی وقت جیسے بجلی کوندتی ہے، ساحر اپنی جگہ سے اچھلا اور پلک جھپکنے میں وہ اطمینان سے بیٹھے روکسن سے ٹکرایا اور اسے لئے ہوئے کرسی

سمیت زمین پہ آرہا۔ وہ جس طرح گرے تھے، روکسن کی کرسی اور خود روکسن، گن برداروں کے سامنے رکاوٹ تھی ورنہ وہ فوری گولی چلا دیتے۔۔ ادھر گرتے ہی ساحر نے کروٹ بدلی اور اس کی ٹانگ گھوم کر روکسن کے منہ پہ لگی۔۔ اوغ کی آواز کے ساتھ روکسن کے دانت جھنجھنا گئے۔ دوسری ضرب اس کے کنپٹی پہ لگی اور وہ ایک لمحہ میں پر سکون ہو گیا۔ مشین گنوں کی وجہ سے ساحر کھڑا نہیں ہورہا تھا، دوسری طرف جبران بے چینی سے ہونٹ کاٹ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔ مشین گنوں والے عین اس کے سامنے تھے مگر جبران کی خفیف سے حرکت بھی اس کی جان لے سکتی تھی۔ اس کے ذہن میں ترکیب آئی، ترکیب رسکی تھی، لیکن اگر ساحر بروقت اس کی بات سمجھ جاتا تو کام بن جاتا۔ اس نے رسک لینے کا فیصلہ کیا۔

"ساحر۔۔۔ اسے مت مارو۔" اس نے چیخ کر کہا، اس کی توقع کے عین

مطابق، اس کی آواز بلند ہونے پہ گن بردار حضرات نے جبران کی طرف دیکھا اور اسی وقت کرسی کی اوٹ سے ایک جسم بلند ہوا اور پھر

لمحہ بھی ضائع کئے بغیر وہ گن بردار اشخاص کی طرف دوڑا۔ انہوں نے چونک کر اپنی طرف بڑھتے ہوئے ساحر کو دیکھا، گنیں سیدھی کیں مگر تب تک ساحر ان کے سروں تک پہنچ چکا تھا۔ وہ بپھرے ہوئے سانڈ کی طرح ایک شخص سے ٹکرایا اور اسے لئے ہوئے دوسرے پہ جا گرا۔۔ ان دونوں میں سے کسی کی انگلی ٹریگر پہ دب گئی اور مشین گن کا دہانہ کھل گیا۔۔ اس کے ساتھ ہی دو چیخیں بلند ہوئیں۔ ایک تو درمیان میں موجود شخص کی تھی اور دوسری ساحر کی۔ درمیان والا شخص تو زمین پہ گرا تڑپ رہا تھا جبکہ ساحر جھٹکے سے پیچھے ہٹا اور دوبارہ اڑتا ہوا دوسرے شخص سے ٹکرایا۔۔ اس کا سر پوری قوت سے اس شخص کی ناک سے ٹکرایا اور اس شخص کی بھی دردناک چیخ بلند ہوئی۔ اسی وقت ساحر اچھلا، اس کے دونوں پاؤں اکھٹے ہوئے اور اس شخص کے سینے پہ پڑے، وہ اچھل کر دیوار سے ٹکرایا اور مردہ چھپکلی کی طرح زمین پہ گر گیا۔۔ ساحر کا سانس دھونکنی کی طرح چل رہا تھا اور آنکھوں میں تکلیف کے آثار نظر آرہے تھے۔

اس ساری لڑائی کے دوران جبران روکسن کے قریب پہنچا اپنے ہاتھ کھولنے میں لگا ہوا تھا۔ جب وہ روکسن کے پاس کھڑا تھا تو روکسن کے جسم میں حرکت ہوتی دیکھ کر اس نے روکسن کو دوبارہ بے ہوش کیا۔۔ یہ وہی وقت تھا جب گولیاں چلیں اور ساحر کی چیخ بلند ہوئی تھی۔

"میرے پیچھے آؤ اور میرے ہاتھ کھولو۔۔ جلدی کرو۔۔" ساحر نے ہونٹ بھینچے ہوئے کہا۔

جبران تیزی سے آگے بڑھا، اس نے ساحر کے ہاتھ کھولے۔۔ اپنے ہاتھ کھلتے ہی ساحر نے جبران کے ادھ کھلے ہاتھ کھولے۔

"روکسن کو کرسی پہ باندھو۔۔ جلدی۔۔" ساحر نے تیز لہجے میں کہا۔

"تم کیوں چیخے تھے؟ کیا تمہیں گولی لگی ہے؟" جبران نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا مگر ساحر نے جواب نہ دیا۔

"جلدی باندھو اسے۔۔ یہ بگ باس کے بارے میں جانتا ہے۔" ساحر نے غرا کر کہا۔

جبران نے عجیب سی نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔۔ اور اس کے ہوش اڑ گئے۔۔۔ ساحر کی شرٹ خون سے بھری ہوئی تھی۔۔ اور چہرے پہ نقاہت نظر آ رہی تھی۔

"تت۔۔ تمہیں گولی لگی ہے۔۔" جبران نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے بوکھلاتے ہوئے کہا۔

"تم سے نہیں ہو گا۔۔ میں خود ہی باندھ لیتا ہوں۔" ساحر نے ہونٹ دانتوں میں دبا لئے اور قدم بڑھایا۔۔

"تم پاگل تو نہیں ہو گئے؟" جبران نے چیخ کر کہا۔

"مجھے بگ باس چاہئے۔۔" ساحر نے کہا اور لڑکھڑایا۔۔ ایک قدم اٹھاتے ہی وہ لہرا کر زمین پہ آ گرا۔۔ جبران تیزی سے اس کی طرف دوڑا۔۔۔ اس نے بیٹھ کر ساحر کو سیدھا کیا اور کوٹ ہٹایا۔۔

"اوہ۔۔۔۔" شاک کے مارے اس کے منہ سے اتنا ہی نکلا اور وہ پیچھے کی طرف گرا اس کا چہرہ تختہ سیاہ بنتا جا رہا تھا

ساحر کے سینے پہ ایک سوراخ نظر آرہا تھا جس سے مسلسل خون بہہ رہا تھا اور شرٹ مکمل رنگین ہوتی جا رہی تھی۔۔ جبران کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔۔ اس کی آنکھوں کے سامنے کمرہ گھومنے لگا۔۔۔ اس کی سوچ سمجھ والی حس جیسے چھٹی پہ چلی گئی تھی۔

سینے میں تین گولی کھا کر ساحر نے جس طرح ہمت سے اس شخص کو بے کار کیا تھا وہ منظر قابلِ دید تھا۔۔۔

آسٹر لینڈ کے ایک مشہور شہر کی سڑک پہ تِل دھرنے کی جگہ بھی نہ تھی۔ ہر طرف انجن نعرے لگاتے ہوئے گزر رہے تھے زندگی کی حقیقی رفتار یہاں دیکھنے کو مل رہی تھی۔ ترتیب اور لائن کی لمبائی دیکھ کر یہی گمان ہو رہا تھا جیسے کوئی بہت بڑی ٹرین سڑک پہ رینگ رہی ہو جو کہ ڈبوں کی بجائے کاروں، جیپوں اور بڑے ٹرکوں سے بنی ہو۔ ہر چوک پہ اس ٹرین کی "بوگیوں" میں سے کوئی نہ کوئی کار یا دوسری گاڑی نکلتی تو چار پانچ نئی "بوگیاں" شامل ہو جاتیں۔

ٹریف کے اس بے پناہ ہجوم میں ایک جدید کَیب (ٹیکسی) پانی کے جیسے

اپنا رستہ بناتے ہوئے گزرتی جا رہی تھی۔ عقبی سیٹ پہ کبیر احمد خان خشک ہونٹوں کے ساتھ بے چینی سے بار بار گھڑی کو دیکھ رہا تھا اسے جیسے ہی جبران نے کال کر کے ساحر کے بارے میں بتایا وہ فوری نکل پڑا۔ چھ گھنٹے کے ہوائی سفر کے بعد اب وہ ٹیکسی میں موجود تھا۔ وہ ساحر

کی حالت کی وجہ سے بہت پریشان تھا اسے ہر لمحہ قیامت محسوس ہو رہا تھا۔ وہ جلد سے جلد ہسپتال پہنچنا چاہتا تھا مگر اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ ٹیکسی کینچوئے کی خالہ ہے جو بزرگ ہونے کے ناطے اخلاقاً رینگتی جا رہی ہے خدا خدا کر کے آخرکار ٹیکسی ہسپتال کی چاردیواری میں داخل ہوئی۔ اس نے جلدی سے بٹوے میں سے ایک نوٹ نکالا اور ٹیکسی ابھی رکی نہیں تھی تو نوٹ ڈرائیور کی طرف پھینک کر وہ چھوٹا سا بیگ تھامے تیزی سے باہر نکلا۔

مطلوبہ کمرہ ڈھونڈنے میں اسے کوئی پریشانی نہ ہوئی کیونکہ جبران اسے اس بارے میں بتا چکا تھا کمرہ نمبر چودہ کے سامنے پہنچ کر وہ تھم گیا، اس نے آہستگی سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا، اندر داخل ہوتے ہی اس کا دل دھک سے رہ گیا سامنے بیڈ پہ خون ہی خون تھا اور کمرہ خالی۔۔ اس کے ذہن میں ان گنت خدشات نے سر اٹھایا وہ کمرے سے نکلا اور پاگلوں کی طرح ادھر اُدھر گھومنے لگا اچانک اس کا سامنا ایک نرس سے ہوا۔

"روم نمبر فورٹین۔۔۔اس کا مریض کہاں ہے؟" اس نے ڈوبتے ہوئے دل سے پوچھا۔

"اوہ۔۔۔اس مریض کی حالت خراب ہو گئی تھی، اسے ایمرجنسی روم لے جایا گیا ہے۔" لڑکی نے ایمرجنسی روم کی طرف اشارہ کیا۔

کبیر دوڑ پڑا اندھا دھند بھاگتے ہوئے وہ آئی سی یو کے سامنے پہنچا جہاں جبران پہلے ہی پریشانی میں ٹہل رہا تھا۔

"کیا ہوا؟" کبیر نے اسے بازو سے پکڑتے ہوئے جھنجھوڑا۔

"کچھ نہیں۔۔ آپریشن تو کامیاب ہوا تھا جب ساحر ہوش میں آیا تو حرکت کرنے کی کوشش میں بستر سے گر گیا جس سے زخم خراب ہو گئے"۔۔۔جبران نے اسے تسلی دی۔

"پھر تم اتنے پریشان کیوں ہو؟" اسے محسوس ہوا کہ جبران اس سے جھوٹ بول رہا ہے۔

"پریشانی اپنے خدشات کی وجہ سے ہے بس۔" جبران نے کہا۔

"یہ سب کیسے ہو گیا؟" کبیر نے پوچھا۔

جبران نے طویل سانس لیتے ہوئے اسے اب تک کی ساری کہانی سنائی۔

"روکسن کہاں ہے اب؟" کبیر نے ساری بات سننے کے بعد پوچھا۔

جبران نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

"تمہیں ساحر سے زیادہ روکسن کی فکر پڑی ہے؟" جبران نے پوچھا۔

"تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ساحر جیسے ہی ہوش میں آئے گا اس کا بھی پہلا سوال یہی ہو گا کہ روکسن کہاں ہے؟ اور جب اسے یہ جواب ملا کہ روکسن لاپتہ ہے تو وہ پھر ری ایکٹ کرے گا۔ وہ اپنی حالت پہ بھی ترس نہیں کھائے گا۔" کبیر نے سنجیدگی سے کہا۔

ساحر کے بارے میں جبران سے ساری رپورٹ سن کر وہ قدرے پر سکون ہو گیا تھا۔

"اس وقت ساحر کی جو حالت تھی ، اس میں مجھے تو ہوش ہی نہیں رہا۔۔ پتہ نہیں کیسے میں ساحر کو وہاں سے لے کر نکلا روکسن کا ہوش کسے تھا؟۔" جبران نے جواب دیا۔

آئی سی یو کا دروازہ کھلا تو وہ دونوں ادھر متوجہ ہوئے۔

"ایزی رہیں۔۔وہ خطرے سے باہر ہے اس بار ہم اسے بیڈ سے کلپ کر دیں گے تا کہ پھر ایسا نہ ہو، اس کے علاوہ ہم نے اسے طویل بے ہوشی کی دوا دے دی ہے تا کہ اسے آرام مل سکے۔" ڈاکٹر نے کہا تو دونوں نے سکھ کا سانس لیا۔

دروازہ دوبارہ کھلا اور سٹاف، ساحر کو لے کر نکلا۔۔ کبیر اور جبران دونوں سٹریچر کے ساتھ ساتھ تھے کمرہ نمبر چودہ اب صاف ستھرا ہو چکا تھا۔

ساحر کو بڑی احتیاط سے سٹریچر سے بستر پہ منتقل کیا گیا بستر پہ اسے کلپ کر دیا گیا۔

"ڈاکٹر۔۔ایک نرس کی مستقل ڈیوٹی یہاں لگا دیں ہم پیمنٹ کر دیں گے۔" کبیر نے ڈاکٹر سے کہا۔

ڈاکٹر نے فوری ایک نرس کو وہاں تعینات کیا جسے کبیر نے مختلف ہدایات دیں اس کے بعد پیمنٹ کر کے وہ باہر نکلے۔

"میرا خیال ہے کہ تم اب روکسن کے پیچھے جانا چاہتے ہو؟" جبران نے کبیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔ساحر کے ہوش میں آنے سے پہلے پہلے روکسن والا کام ہو جانا چاہئے۔" کبیر نے کہا تو جبران نے اثبات میں سر ہلایا۔

"مسئلہ تو یہ ہے کہ اب روکسن پہلے سے محتاط ہو گیا ہو گا۔" جبران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"کلب چلتے ہیں۔۔وہاں پہ دیکھ لیں گے کہ کیا کرنا ہے۔" کبیر نے کہا تو جبران نے اثبات میں سر ہلایا۔

ٹیکسی ہائر کر کے وہ لوگ کلب کی طرف روانہ ہو گئے۔ مختلف سڑکوں سے گزرتے ہوئے جلد ہی ٹیکسی کلب کی عمارت کے سامنے رکی۔ کرایہ ادا کر کے وہ دونوں کلب کے مرکزی دروازے کی طرف بڑھے۔

کبیر اچانک جبران کی طرف پلٹا۔۔

"تم اسی شکل میں پہلے کلب آئے تھے؟"

اس نے جبران سے پوچھا تو جبران مسکرا اٹھا۔۔

"بڑی دیر بعد یہ خیال آیا تمہیں۔۔تب میں میک اپ میں تھا۔"

جبران نے کہا تو کبیر بھی مسکرایا۔

کلب کے مین ہال میں اس وقت زیادہ رش نہیں تھا۔ وہ ایک خالی میز کی طرف بڑھے ایک ویٹر ان کی طرف آیا تو کبیر نے کافی کا آرڈر دیا کچھ ہی دیر بعد ویٹر کافی لے کر پہنچ گیا۔

"سنو۔۔۔ ہمیں کچھ خاص معلومات چاہیں۔۔ اس شہر میں ایسا کون سا شخص ہے جو یہ کام کر سکتا ہو؟" کبیر نے ویٹر کر مخاطب کر کے دھیمے لہجے میں کہا۔

ساتھ ہی مٹھی میں بند ایک نوٹ اس کے ہاتھ میں منتقل کیا۔ ویٹر نے کنکھیوں سے نوٹ کی طرف دیکھا۔۔

"ایسا شخص تو ہے مگر۔۔۔" ویٹر نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

کبیر نے ایک اور نوٹ اس کی مٹھی میں گھسایا۔۔

"ایک گھنٹے بعد سٹریٹ فور۔۔۔ فلیٹ سکسٹی ون۔۔ کوڈ۔۔ ایم ایم۔" ویٹر نے جواب دیا اور تیزی سے وہاں سے ہٹ گیا۔

جبران نے تحسین آمیز نظروں سے کبیر کی طرف دیکھا اس نے بہت ہی آسان حل نکالا تھا۔

"ساحر بھی یہی رستہ چن لیتا تو آج ہسپتال میں تو نہ ہوتا۔" جبران نے یکلخت افسردہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ایسا نہیں ہے۔ وہ یہ کام مجھ سے بہت بہتر جانتا ہے اگر میں پہلی بار کلب آتا تو ڈائریکٹ اپروچ کی ہی کوشش کرتا۔ اب تو معاملہ ہی اور ہے جس کی وجہ سے یہ انداز اختیار کرنا پڑا ہے۔" کبیر نے کہا۔

"جب وہ الٹی سیدھی حرکتیں کرتا ہے تو مجھے زہر لگتا ہے، اب وہ ساتھ نہیں تو عجیب سے خلا محسوس ہو رہا ہے۔ وہ زندگی کا ایک حسین رنگ ہے۔" جبران نے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اسے تم سے پہلے کا جانتا ہوں۔۔ ہنسی مذاق وہ اب شروع ہوا ہے، اس کی اصل شخصیت کچھ اور ہے وہ بہت ہی سنجیدہ رہنے والا شخص ہے مجھے خود سمجھ نہیں آتی کہ کیسے وہ بدل گیا اور بدلا بھی یوں کہ محسوس ہی نہیں ہوتا کہ یہ شخص کبھی انتہائی سنجیدہ بھی رہا ہو گا۔" کبیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں یہ تو نہیں جانتا کہ کتنا سنجیدہ رہتا ہو گا مگر وہ آج کل بہت سخت مزاج والا۔۔ بلکہ بہت ہی سڑا ہوا سا شخص نظر آرہا ہے۔" جبران نے کہا تو کبیر چونک کر سیدھا ہوا۔

"واقعی؟" کبیر نے پوچھا۔

"ہاں۔۔وہ توقع کے خلاف اگلے پہ چڑھ دوڑتا ہے۔"

جبران نے بے یقینی بھرے لہجے میں کہا تو کبیر کے چہرے پہ پریشانی ابھری۔

"بگ باس کی خیر نہیں۔ ساحر کی سنجیدگی کا دورہ بہت خطرناک ہوتا ہے۔ اسے سنبھالنا مشکل ہو جائے گا بہت اب۔۔" کبیر نے کہا۔

"مگر اچانک اس کا مزاج اتنا کیسے بدل سکتا ہے؟"

جبران کی نظریں کبیر کے چہرے پہ جواب ڈھونڈ رہی تھیں۔

"سچ تو یہ ہے کہ اس کے مزاج کے حوالے سے میں بھی بہت عرصہ پریشان رہا ہوں۔ بہت قریب سے اس کا "معائنہ" کیا ہے۔" کبیر نے لفظ معائنہ پہ زور دیا۔

"پھر؟ کیا نتیجہ نکلا؟۔۔۔۔۔ جبران نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

اس کے چہرے پہ ایسے جذبات تھے جیسے " کمیٹی کی پرچیاں "نکلتے وقت ہر امیدوار کے چہرے پہ ہوتے ہیں۔

"سب کچھ بیکار گیا۔۔۔ سچ بات تو یہ ہے کہ سمجھ ہی نہیں آتی کے اس کا اصل مزاج کیا ہے؟ جس مزاج میں وہ ہوتا ہے ایسا لگتا ہے وہی اس کا اصل مزاج ہے، کسی مقام پہ نہیں لگتا کہ وہ اداکاری کر رہا ہے یا دھوکہ دے رہا ہے۔۔۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ ایک بہت اچھا اداکار ہے جس مزاج اور کردار میں ڈھلنا چاہے ڈھل جاتا ہے اور یہ اس پیشے کی متعلقہ اہم خوبیوں میں سے ایک ہے ، اس کے علاوہ ایک بہت اہم بات ۔۔۔ میں جتنا اسے سمجھا ہوں، ہمارے گروپ میں ہم سب کا اپنا اپنا مزاج ہے، واحد ساحر وہ بندہ ہے جس میں گروپ کے ہر شخص کا مزاج پایا جاتا ہے اسی وجہ سے وہ اکیلا ہم سب پہ بھاری ہے۔" کبیر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔۔ تم بھی اس سے کم نہیں ہو، یہ تو نہیں ہو سکتا کہ تم کسی چیز کی کھوج کرو اور ناکام ہو جاؤ چاہے ساحر کے بارے میں ہی کرو۔" جبران نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

اس کا چہرہ دیکھ کہ جاہل بھی بتا سکتا تھا کہ اس کی "کمیٹی" نہیں نکلی۔

"مجھے اعتراف ہے کہ میں ساحر کو نہیں جان سکا، میرے خیال سے شاید وہ خود بھی اپنے آپ کو نہیں جانتا۔" کبیر ہنسا۔

"اگر ایسا ہے بھی تو اب وہ جس مزاج میں ہے، ایسا مزاج تو ہم دونوں میں سے کسی کا نہیں۔۔"

جبران نے اس کی بات کو جیسے چیلنج کیا۔

"بلکل۔۔۔ اس وقت وہ کسی چوتھے بندے کے مزاج کا حامل شخص ہے۔" کبیر مسکرایا۔

اس کا جواب سن کر جبران چند لمحے سوچ میں ڈوب گیا پھر اچانک اس کی آنکھیں چمکیں جیسے وہ جان گیا ہو کہ کبیر کس کے بارے میں بات کر رہا ہے مگر ساتھ ہی اس کا چہرہ متغیر ہوا۔

"اوہ۔۔۔یعنی وہ اس وقت۔۔۔۔تو اسی وجہ سے تم کہہ رہے تھے کہ وہ ہمارے قابو میں نہیں آئے گا۔" جبران سر ہلاتے ہوئے بڑبڑایا۔

شاید اس کا ذہن کبیر کی بات کا کسی "چوتھے شخص" کے ساتھ موازنہ کر رہا تھا جس وجہ سے وہ ادھوری بات کر گیا۔

کبیر دھیرے سے مسکرایا جیسے وہ جبران کی دماغی کیفیت سمجھ رہا ہو کہ جبران کیا سوچ رہا ہے۔

اسی طرح باتیں کرتے ہوئے انہوں نے کافی ختم کی اور پھر کلب سے نکل پڑے۔ ٹیکسی میں سوار ہو کر وہ مطلوبہ سٹریٹ کے سامنے اترے اور چہل قدمی کرتے ہوئے قریبی پارک میں چلے گئے۔ انہیں وقت پورا ہونے کا انتظار تھا جب وہ سکسٹی فور نمبر فلیٹ سے روکسن کے بارے میں کچھ جان پاتے۔۔

شہر سے تھوڑا سے آگے جہاں شہر کی بساط ختم ہوتی تھی وہاں سے بے سکونی کی حد سے گزر کر عارضی سکون کی سڑکیں بانہیں پھیلائے اِکادُکا گاڑیوں کو مضافات کی طرف خوش آمدید کہنے میں مصروف تھیں ویسے بھی اندھیرا جوبن پہ تھا اس وجہ سے بھی سڑکیں ویرانی کی آماجگاہ بنی ہوئی تھیں لہذا بمشکل ہی کوئی ان کی بانہوں میں سما رہا تھا۔ اس علاقے میں امیر کبیر افراد کی رہائش گاہیں تھیں جہاں غریب آدمی کے بچے سے زیادہ امیر آدمی کے بچے کا ڈائپر مہنگا تھا۔

ایک چمچماتی ہوئی گاڑی بڑی سے کوٹھی کے گیٹ پہ رکی، مخصوص انداز میں ہارن بجنے پہ گیٹ کھلا اور گاڑی سبک رفتاری سے پورچ میں جا کر رکی۔ گاڑی میں سے روکسن نکلا اور تیزی سے عمارت میں گھس گیا۔ چونکہ وہ باہر سے کھانا کھانے کا عادی تھا اور رات گئے اپنی رہائش گاہ پہ پہنچا تھا اس وجہ سے وہ سیدھا اپنے بیڈروم میں پہنچا۔

اس کا بیڈروم انسانی جنت کا شاہکار تھا جس میں داخل ہوتے ہی انسان خواہ مخواہ رومینٹک ہونے کو للچاتا مگر وہ اس جنت کو نظر انداز کرتے ہوئے سب سے پہلے سب سے اہم حاضری دینے اٹیچ واش روم میں گھسا۔ دس سے پندرہ منٹ کے بعد فریش ہو کر وہ سلیپنگ گاؤن پہنے نکلااور آرام دہ کاؤچ پہ نیم دراز ہو کر اس نے سامنے دیوار پہ نصب بڑی سی سکرین کو ریموٹ سے آن کیا اور اپنے پسندیدہ چینل کو انجوائے کرنے لگا۔

ابھی پروگرام دیکھتے ہوئے اسے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کھٹکا سن کر وہ چونک گیا۔ اس نے مڑ کر دیکھا، عقبی منظر دیکھ کر اس کا چہرہ غریب ملک کی سڑک کی طرح جگہ جگہ سے ناہموار ہوتا گیا، وہ حیرت اور بے یقینی سے گھورے جارہا تھا۔

اس کے بالکل پیچھے، میز کے اوپر ایک نقاب پوش ٹانگیں لٹکائے بیٹھا ہوا تھااور پوری توجہ کے ساتھ سامنے سکرین پہ نظر آنے والا پروگرام دیکھ رہا تھاشاید وہ روکسن کے موجودگی سے بے خبر تھایا جان بوجھ کر اسے

نظر انداز کر رہا تھا۔

"کون ہو تم؟۔۔"روکسن نے غرایا۔

نقاب پوش نے پر سکون انداز میں سر گھما کر اس کی طرف دیکھا۔

"بگ باس کہاں ملے گا؟"نقاب پوش نے پوچھا۔

"کون بگ باس اور تمہاری جرات کیسے ہوئی میرے بیڈروم میں آنے کی؟سکیورٹی نے تمہیں روکا نہیں؟۔۔"روکسن کو غصہ آگیا۔

نقاب پوش نے جواب دینے کی بجائے اپنی نظریں دوبارہ پروگرام پہ جما دیں۔ اس کا رویہ دیکھ کر روکسن کا دماغ گھوم گیا وہ تیزی سے اٹھا اور کمرے میں موجود انٹر کام کی طرف بڑھا۔ نقاب پوش نے اس کی طرف دیکھنا بھی گوارانہ کیا روکسن نے کال کرنے کی بہت کوشش کی مگر ناکامی کا سامنا کرنا پڑا، ریسیور کو غصے سے میز پہ پٹختے ہوئے وہ واپس مڑا اور دروازے کی طرف بڑھا۔

اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھولتا، پیچھے سے اس کا گاؤن پکڑ کر کسی نے کھینچا اور روکسن کے قدموں تلے سے زمین غائب ہو گئی، وہ پشت کے بل زمین پہ گرا اور ہلکی سے چیخ مار کر اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی مگر اس پہ جھکے ہوئے نقاب پوش نے اس کی پیشانی پہ ہاتھ رکھ کر اس کا سر پوری قوت سے زمین پہ دے مارا۔۔۔ اس بار تو روکسن کا دماغ چاندنی سے بھر گیا، اس کے جسم میں حرکت ہوتے دیکھ کر نقاب پوش نے دوبارہ اس کا سر زمین پہ پٹخا تو روکسن چیخ مارتے ہوئے ٹھنڈا پڑ گیا۔ نقاب پوش نے جیب سے پتلی سی رسی نکالی اور روکسن کے ہاتھ پاؤں مضبوطی سے باندھ کر اسے اٹھایا وہ بے ہوش روکسن کو لئے، اسی کے بیڈ کے پاس پہنچا اور روکسن کو بیڈ پہ دے مارا۔

روکسن کے طرف سے اطمینان ہونے کے بعد اس نے پورے بیڈروم کی تفصیلی تلاشی لی اور پھر روکسن کی طرف متوجہ ہوا۔ اس نے روکسن کے چہرے پہ تھپڑ مارنے شروع کئے جلد ہی روکسن نے چیخ مارتے ہوئے آنکھیں کھول دیں چند لمحے تو اسے کچھ سمجھ ہی نہ آیا لیکن

جب اس کے حواس بحال ہوئے تو اس نے سخت نظروں سے نقاب پوش کی طرف دیکھا۔

"تم بچو گے نہیں۔۔" وہ غرایا۔

"بگ باس کون ہے اور کہاں ملے گا؟" نقاب پوش نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں اپنا سوال دہرایا۔

"بھاڑ میں جاؤ تم۔۔" روکسن چیخا۔

نقاب پوش طویل سانس لے کر اٹھا، جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا پلاس نکالا وہ خاموشی سے روکسن کی طرف بڑھا جس کی آنکھوں میں نقاب پوش کے لئے نفرت کے الاؤ دہک رہے تھے۔ نقاب پوش نے روکسن کو ایک اور تھپڑ رسید کیا تو روکسن نے جواب دینے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ نقاب پوش نے اس کے کھلے جبڑے ایک ہاتھ میں قابو کئے اور اگلے لمحے اس کے دوسرے ہاتھ میں موجود پلاس، روکسن کے ایک دانت کو جکڑ چکا تھا۔ دانت کو پلاس کی گرفت میں پھنساتے ہی اس نے زور سے جھٹکا دیا روکسن کی دلخراش چیخ کمرے میں

گونجی۔۔۔ دانت نکلا تو نہیں تھا مگر روکسن نے جو درد سہا تھا وہی جانتا تھا۔ نقاب پوش نے پلاس اگلے دانت پہ رکھا اور روکسن کے کچھ کہنے سے پہلے ہی اس نے اگلے دانت کو بھی پلاس میں جکڑ کر پوری قوت سے کھینچا اور اس کے بعد تیسرے دانت۔۔

روکسن کی حالت غیر ہو رہی تھی، آنکھوں سے پانی جاری ہو گیا اور ساتھ ہی آنکھوں میں نفرت کی جگہ مَنت چمکی۔۔ نقاب پوش پیچھے ہٹا۔

"میں نے تمہارے سائیڈ کے دانت کھینچے ہیں۔۔ اور دانتوں کو اس طرح کھینچ رہا ہوں کہ بعد میں تمہیں سارے دانت نکلوانے پڑیں گے۔۔ بہتر یہی ہے کہ بگ باس کے بارے میں بتا دو۔" نقاب پوش نے اسے دوبارہ موقع دیا۔

"میں نہیں جانتا۔۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔" روکسن نے اٹک اٹک کر جواب دیا۔ اسے شاید بولنے سے تکلیف ہو رہی تھی۔

"دانتوں کے بعد ناخنوں کی باری ہے۔ ناخن ہیں بھی بیس۔۔ سوچ لو۔"

"میں نہیں جانتا۔۔ پلیز میری بات کا یقین کرو۔۔" اس نے رو دینے والے لہجے میں جواب دیا تو نقاب پوش آگے بڑھا۔۔

"ر۔۔رر۔۔۔ رکو۔۔ بتاتا ہوں۔" روکسن اسے دوبارہ آگے بڑھتے دیکھ کر تڑپ اٹھا۔

"جلدی بولو۔۔۔ میرے پاس وقت کم ہے۔" نقاب پوش نے کہا تو روکسن کسی ٹیپ ریکارڈر کی طرح شروع ہو گیا۔ نقاب پوش نے روکسن کی تفصیل سننے کے بعد اس سے چند ایک سوالات کئے اور مطمئن ہونے کے بعد وہ روکسن کی طرف بڑھا۔

"مم۔۔ مجھے مت مارو۔۔ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟" روکسن نے ہکلاتے ہوئے کہا مگر نقاب پوش رکا نہیں اس کا بازو گھوما اور روکسن چیخ مار کر پرسکون ہو گیا۔

نقاب پوش نے اسے صرف بے ہوش کیا تھا روکسن کو بے ہوش کرنے کے بعد وہ کمرے سے باہر نکلا، پر اعتماد چال کے ساتھ چلتا ہوا وہ راہداری

سے ہوتے ہوئے مرکزی دروازے سے باہر نکلا۔ سامنے ایک جدید کار کے سامنے ایک اور نقاب پوش کھڑا تھا۔ وہ تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھا اور اندر سے آنے والا نقاب پوش پچھلی سیٹ پہ بیٹھ گیا۔ گاڑی کا انجن غرایا اور گاڑی تیزی سے آگے بڑھی۔ گیٹ کے پاس پہنچ کر گاڑی رکی اور پچھلا نقاب پوش اترا، اس نے گیٹ کھولا، کار کے باہر نکل جانے پہ اس نے گیٹ اندر سے لاک کیا اور گیٹ پھلانگ کر باہر موجود کار میں سوار ہوا تو کار آگے بڑھ گئی۔

ان دونوں نے نقاب اتار دیئے۔

"کچھ پتہ چلا روکسن سے؟"

ڈرائیونگ سیٹ پہ موجود جبران نے پیچھے بیٹھے کبیر سے پوچھا۔

"ہاں۔۔ بگ باس تو واقعی بگ باس ہے۔۔ ہم اکیلے اس کے خلاف کچھ نہیں کر سکیں گے۔۔ ساحر کا ساتھ ہونا بہت ضروری ہے۔" کبیر نے سوچ میں ڈوبے ہوئے جواب دیا۔

"اسے تو کافی دن لگیں گے ٹھیک ہونے میں۔ " جبران نے بیک ویو مرر میں پیچھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جانتا ہوں مگر اس کے بغیر یہ کام ناممکن ہے۔ "

کبیر نے کہا تو جبران نے اثبات میں سر ہلایا۔

"روکسن کے کلب میں جو ویٹر ہم سے ٹکرایا تھا وہ واقعی رحمت ثابت ہوا تھا۔ ورنہ ہم کبھی بھی ہم اتنی آسانی سے روکسن کی رہائش گاہ تک نہ پہنچ پاتے۔ " جبران بولا۔

"ہاں۔۔ بھاری رقم نے سب کام آسان کر دیئے۔ میں نے تو اس کے ملازمین کو بے ہوش کیا ہے، تم نے مار تو نہیں دیا اپنے حصے کے لوگوں کو؟ " کبیر مسکرایا۔

"نہیں۔۔۔ بے قصور لوگ تھے، صرف بے ہوش ہی کیا ہے۔ " جبران بھی جواباً مسکرایا۔

"رات کافی ہو چکی ہے، کل ہی ساحر سے ملاقات کریں گے۔" جبران نے کہا مگر کبیر کچھ نہ بولا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹی سے گلی میں پہنچے اور روکسن کی رہائش گاہ سے لائی گئی کار کو چھوڑ کر پیدل آگے بڑھ گئے۔ کچھ دیر پیدل چلنے کے بعد وہ مین روڈ پہ پہنچے۔ وہاں سے ٹیکسی میں سوار ہو کر وہ اپنی رہائش گاہ کی طرف چل پڑے۔ کبیر جیب سے سیل فون نکال کر اس پہ مصروف ہو چکا تھا۔ اس کی انگلیاں تیزی سے سکرین پہ حرکت کر رہی تھیں جیسے کوئی طویل پیغام لکھ رہا ہو۔ جبران حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"کیا کر رہے ہو؟" جبران نے پوچھا۔

"ایک چھوٹا سا کام۔۔۔ساحر کے ای میل ایڈریس پہ کاروائی کی رپورٹ بھیج رہا ہوں، ہمارے ساتھ کبھی بھی کوئی حادثہ۔۔۔۔" کبیر نے اتنا ہی جواب دیا تھا کہ اچانک ایک خالی چوک میں اچانک نمودار ہونے والا تیز رفتار ٹرالر ٹیکسی سے ٹکرایا اور ٹیکسی کو لئے ہوئے سامنے موجود عمارت میں گھس گیا۔۔۔

جس سائیڈ سے ٹرالر ٹیکسی سے ٹکرایا تھا اس سائیڈ پہ کبیر بیٹھا ہوا تھا۔

ٹکر ہوتے ہی جبران کا سر اپنی طرف موجود کھڑکی میں لگے شیشے سے ٹکرایا اور وہ چکرا گیا۔۔ مگر جب ٹیکسی کو دوبارہ جھٹکا لگا تو اس کے ڈوبتے ہوئے احساسات ابھرنا شروع ہوئے۔ اس نے آنکھیں کھولیں تو اس کی آنکھ میں مائع سا گیا۔۔ اس نے آنکھ پہ ہاتھ پھیرا تو چپچپاہٹ محسوس ہوتے ہی اسے ادراک ہوا کہ اس کے سر سے خون بہہ رہا ہے، اس نے آستین سے آنکھ پہ موجود خون کو صاف کیا اور نیم وا آنکھوں سے کبیر کی طرف دیکھا جس کا سر ڈھلکا ہوا تھا، یہی حال ڈرائیور کا تھا، جبران نے کبیر کو آوازیں دیں مگر اسے جواب نہ ملا۔

اس نے ٹیکسی کا دروازہ کھولا اور باہر نکلا۔ ابھی وہ سیدھا کھڑا ہی ہوا تھا کہ اس کے سینے پہ مشین گن کی نال لگی۔۔ اس نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا، اسی وقت پیچھے سے اس کے سر پہ جیسے قیامت ٹوٹ پڑی۔۔ وہ لہرایا اور کٹی ہوئی پتنگ کی کر زمین پہ گرتا گیا۔

"اٹھاؤ ان حرامزادوں کو۔۔۔ انہیں بگ باس کے درشن کروائیں۔" ایک زہریلی آواز سنائی دی۔

تیز درد کے احساس سے کبیر کا ذہن نے انگڑائی لی۔ اچانک اس کی آنکھیں کھلیں مگر اس کی آنکھوں کے سامنے دھند سی چھائی ہوئی تھی اور ذہن بھی پوری طرح بیدار نہیں تھا۔ چند لمحوں کے بعد اس کا ذہن بیدار ہوا تو اس نے دیکھا کہ وہ ایک ہال نما کمرے میں ایک بیڈ پہ لیٹا ہوا تھا۔ اس نے ہاتھ ہلانے کی کوشش کی مگر وہ ایسا کرنے میں ناکام ہوا کیونکہ اس کے دونوں ہاتھ سٹریچر کے ساتھ کِلپ کر دیئے گئے تھے اس نے گردن موڑ کر دیکھا تو جبران بھی دوسرے بیڈ پہ موجود تھا، اس کا سر پٹی سے گلے مل رہا تھا مگر وہ تھا میک اپ میں ہی۔ جس سے ایک بات تو ظاہر تھی کہ ان دونوں کی اصلیت ابھی تک ظاہر نہیں ہوئی۔ دوسری طرف گردن گھمانے پہ اسے ایک سیاہ فام نیگرو نظر آیا جو اسے گھور کر دیکھ رہا تھا۔ کبیر کو اپنے گال پہ جلن کا احساس ہو رہا تھا، یقیناً اس کے پیچھے اس سیاہ فام کا ہی ہاتھ تھا جس نے کبیر کو ہوش میں

لانے کی غرض سے تھپڑ مارے تھے۔ چہرے پہ جلن محسوس کر کے کبیر کی آنکھیں غصے کی دھیمی آنچ پہ سلگنے لگیں۔

اسے یاد آگیا تھا کہ روکسن سے معلومات حاصل کرنے کے بعد وہ اور جبران ٹیکسی میں سوار اپنی رہائش گاہ کی طرف جا رہے تھے تو رستے میں حادثہ پیش آگیا، جس کے بعد اسے اب ہوش آیا تھا۔۔ اسے جسم کی دائیں جانب درد محسوس ہو رہا تھا ظاہر ہے وہ زخمی تھا کیونکہ اس کی وہی سائیڈ حادثے کے وقت کھڑکی کی جانب تھی اس کے علاوہ وہ اپنی بندھی ہوئی ٹانگوں اور بازوؤں کو حرکت دے سکتا تھا جس کا مطلب تھا کہ اسے کوئی گہری چوٹ نہیں آئی۔

"ہم کہاں ہیں؟" اس نے سیاہ فام نیگرو سے پوچھا۔ اس سے پہلے کہ نیگرو کچھ کہتا، کمرے کا دروازہ کھلا اور دراز قد اور گھونگھریالے بالوں اور کرخت چہرے والا ایک شخص اندر داخل ہوا۔ اس نے گھونگریالے بالوں کو خواتین کے جوڑے کی طرز پہ باندھا ہوا تھا۔ نیگرو اسے دیکھ کر ادب سے جھکا، وہ شخص کبیر کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔

"کون ہو تم لوگ؟" اس نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"ہم کہاں ہیں؟" کبیر نے اس کے لہجے کو نظر انداز کرتے ہوئے مطمئن لہجے میں پوچھا۔

"سوال صرف میں پوچھوں گا۔۔۔" اس نے جیسے خود پہ ضبط کیا۔

"میں تب جواب دوں گا جب مجھے میرے سوالات کا جواب ملا۔" کبیر نے کہا۔

وہ شخص پہلے تو غرا کر آگے بڑھا اور پھر خود ہی رک گیا، وہ چند لمحے سوچتا رہا اور پھر اپنی ذہنی کشمکش ختم ہوتے ہی وہ بولا۔

"تم ایک خفیہ مقام پہ ہو جس کے بارے میں بتایا نہیں جا سکتا۔"۔

"ہمیں بے ہوش ہوئے کتنے گھنٹے ہو چکے ہیں؟"۔۔ کبیر مسکرایا۔

"گھنٹے۔۔؟۔۔ آج تیسرا دن ہے۔" اس نے قہقہہ لگاتے ہوئے جواب دیا تو کبیر کے ذہن کو جھٹکا لگا۔

اس کا خیال تھا کہ زیادہ سے زیادہ دو تین گھنٹے کا وقفہ رہا ہو گا، جب کہ اس شخص کے بقول انہیں بے ہوش ہوئے دو دن گزر چکے تھے۔

"کیا مطلب؟ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔" وہ چیخا۔

"مجھے کیا ضرورت تم سے جھوٹ بولنے کی۔۔" اس نے منہ بنایا۔

مگر اتنے دن ہمیں بے ہوش رکھنے کی کیا وجہ ہے؟" کبیر نے سنبھل کر پوچھا۔ وہ شاک سے سنبھل گیا تھا۔

"ایک ایمر جنسی کی وجہ سے بگ باس کو اور ساتھ مجھے بھی شہر سے باہر جانا پڑ گیا تھا جس وجہ سے تمہاری زندگی تین دن بڑھ گئی۔" وہ مسکرایا۔

یہ سن کر کبیر کے ذہن میں ساحر کا خیال ابھرا۔ ان دو دنوں میں ساحر کے کیا حالات ہوں گے وہ یہ سوچ کر اور بھی پریشان ہو گیا۔

"تم کون ہو؟" اس شخص کے سوال نے کبیر کو سوچوں سے نکالا۔

"میرا نام مارٹن ہے اور یہ میرا دوست جیکر۔۔"

کبیر نے جواب دیا مگر اس کا ذہن ابھی تک ساحر پہ اٹکا ہوا تھا۔

"تمھیں بگ باس کی کیوں تلاش ہے؟" اس نے پوچھا تو کبیر چونک گیا۔

"کون بگ باس؟" کبیر نے جان بوجھ کر کہا۔

"وہی جس کے لئے تم روکسن تک جا پہنچے تھے، تم نے حماقت کی جو روکسن کو زندہ چھوڑ آئے، تم تو اسے بے ہوش کر آئے تھے مگر دانتوں کی تکلیف کی وجہ سے شاید اسے جلدی ہی ہوش آ گیا تھا اس نے تمہارے بارے میں ہمیں بتایا، ہم نے اپنے نزدیکی لوگوں کو تمہارے پیچھے لگایا۔ خوش قسمتی سے وہ اس وقت تم تک پہنچے جب تم روکسن کی کار چھوڑ رہے تھے۔" وہ مسکرایا۔

"ہمیں ایک پارٹی نے بگ باس کو تلاش کرنے کا کام سونپا تھا۔" کبیر نے فضول بحث سے بچنے کے لئے کہہ دیا۔

"اس پارٹی کے بارے میں بتاؤ۔۔" اس شخص نے پوچھا۔

"پارٹی کے بارے میں ہم نہیں جانتے ہماری ڈیل فون پہ ہوئی تھی رقم تگڑی مل رہی تھی اس وجہ سے ہم نے حامی بھر لی" کبیر نے جواب دیا۔

"تم میری نرمی کا غلط فائدہ اٹھا رہے ہو، پارٹی کو تو ہم پوچھ کر ہی چھوڑیں گے۔ روکسن آج صبح مر چکا ہے، شاید تمہاری پارٹی نے روکسن کو قتل کر دیا ہے۔۔ روکسن بگ باس کا قریبی تھا اور بگ باس کے قہر کا سامنا تم کر نہیں سکو گے۔۔۔ اب یا پارٹی کے بارے میں بتاؤ یا پھر تم بھی مارے جاؤ گے۔" اس نے تلخ لہجے میں کہا تو کبیر چونک گیا۔

روکسن کو تو وہ زندہ چھوڑ کر آئے تھے، اس غلطی کی وجہ سے کبیر اور جبران پکڑے گئے تھے، بقول اس شخص کے، روکسن قتل ہو چکا تھا۔۔ ایسا کون کر سکتا تھا؟۔۔ ساحر ہسپتال میں تھا اور وہ دونوں قید میں۔ شاید کسی دشمن نے ہاتھ صاف کر لیا تھا جس کا بِل اب ان دونوں پہ پھٹنے والا تھا۔

"جارج۔۔۔ اس کے ساتھی کو مار دو۔۔" اس شخص نے کبیر کی طرف دیکھتے ہوئے غرا کر کہا تو کبیر خیالات کی رو سے باہر نکلا۔

"میں تمہیں فون نمبر بتا سکتا ہوں جس سے ہمیں کال کر کے بُک کیا گیا تھا۔ "کبیر نے تیز لہجے میں کہا تو اس نے آگے بڑھتے ہی نیگرو، جارج کو ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔

"اس سے میرا کیا فائدہ ہو گا؟ "اس نے منہ بنایا۔

"تم فون نمبر سے وہ مقام ٹریس کر سکتے ہو جہاں سے کال کی گئی تھی۔ میرا نام استعمال کر کے بات کرو اور کہو کے بگ باس کے بارے میں اطلاع ہے اس سے بکنگ کرنے والی پارٹی تم سے کھل کر بات کرے گی اور تم کنفرم بھی ہو جاؤ گے۔۔"

کبیر نے نمبر بتاتے ہوئے کہا تو اس شخص کی آنکھوں میں چمک ابھری۔

"گڈ۔۔ تم تو کافی ذہین ہو۔۔ جارج ان کا خیال رکھو میں ابھی آیا۔"

اس نے مڑتے ہوئے پہلے کبیر سے اور پھر جارج سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا اور تیزی سے باہر نکل گیا کیونکہ اس کمرے میں فون نظر نہیں آرہا تھا۔

اس کے باہر نکلتے ہی کبیر کا ذہن تیزی سے رہائی کی ترکیب سوچنے میں گم ہو گیا۔ اس نے ائیر پورٹ پہ ایک نمبر دیکھا تھا جو ابھی اس نے ڈاج دینے کے لئے اس شخص کو بتایا تھا، اسے معلوم تھا کہ بہت کم وقت میں وہ شخص بپھرا ہوا واپس آئے گا اور پھر جان خلاصی ہونا بہت مشکل ہو جاتا۔۔ اس کے آنے سے پہلے کچھ کرنا بہت ضروری تھا مگر جارج۔۔۔ وہ کسی دیو کی طرح سامنے موجود تھا۔

"جارج۔۔ کیا تم مجھے پانی پلا سکتے ہو؟"

کبیر نے منت بھرے انداز میں کہا مگر جارج کے تو جیسے سیل ہی ختم ہو گئے تھے، وہ اسی طرح بے حس و حرکت کھڑا رہا۔

"بہت ہی ڈرپوک ہو تم۔۔ ایک بندھے ہوئے انسان سے اتنا خوف۔"

کبیر نے فوری پینترہ بدلا مگر جارج اسی طرح کھڑا رہا۔ چند لمحوں بعد وہ نجانے کیا سوچ کر باہر نکل گیا وہ شاید پانی کی بوتل لینے ہی نکلا تھا۔

اس کے نکلتے ہی کبیر نے جسم کو جھٹکا دیا تو درد کی ٹیسیوں سے اس کی منہ سے سسکاری نکل گئی۔ اس کے ہاتھ پاؤں تو بہت مضبوطی سے باندھے

گئے تھے مگر اس کے زور لگانے کی وجہ سے بیڈ پہ موجود سٹریچر نے حرکت کی تھی، اس حرکت کی وجہ سے اس کے ذہن میں ایک پلان ابھرا۔

دروازہ کھلا اور جارج نمودار ہوا، اس کے ہاتھ میں پانی کی بوتل تھی وہ بوتل پکڑے کبیر کے پاس پہنچا اور بجائے کبیر کو پانی پلانے کے، اس نے بوتل کا ڈھکن کھول کر سارا پانی کبیر کے منہ پہ ڈال دیا کبیر کا یکدم موڈ جیسے بدل سا گیا اس کی آنکھوں میں نفرت چمکی۔۔ جبکہ جارج کے چہرے پہ مسکراہٹ تھی۔ کبیر نے ہونٹ بھینچے اور پوری قوت سے جارج کی طرف جھکا اور وہ سٹریچر نما بیڈ سمیت جارج پہ جا گرا۔ جارج اس اچانک نازل ہونے والے مصیبت سے بوکھلا گیا اور ایک لمحے کے لئے اس کے حواس نے ساتھ چھوڑا مگر دوسرے ہی لمحے کبیر سٹریچر نما بیڈ سمیت اڑتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا۔

جارج واقعی بے پناہ قوت کا مالک تھا وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس کی لات کبیر کے چہرے کی طرف بڑھی کبیر نے جلدی سے رخ بدل کر بیڈ

کی پشت جارج کی طرف کر دی درمیان میں گدا ہونے کے باوجود اسے جارج کی کک سے زوردار جھٹکا لگا اور اس کا سر دیوار سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔ اس کی کلائیاں مسلسل جھٹکے کھا رہی تھیں کہ بند شیں تھوڑی سے ڈھیلی ہوں تو وہ کھل کر آزادی کے لئے جدوجہد کر سکے۔

جارج کی لات کھا کر ابھی وہ رکا ہی تھا کہ اس کا بیڈ ہوا میں بلند ہوا جارج نے دونوں ہاتھوں میں اسے اٹھالیا تھا۔۔ جارج کا ایک ہاتھ کبیر کے ہاتھ کے قریب سے سٹریچر کو تھامے ہوئے تھا، کبیر نے اس موقعِ غنیمت کو ضائع کئے بغیر جارج کی انگلی پکڑ کر مخالف سمت میں پوری قوت سے موڑی تو جارج کی چیخ نکلی اور ساتھ ہی کبیر دھڑام سے زمین پہ آرہا زمین پہ گرتے ہی اس نے بازوں کا پوری قوت سے جھٹکا دیا تو اس کا دایاں ہاتھ آزاد ہو گیا۔۔ ہاتھ آزاد ہوتے ہی اس نے جارج کی ٹانگ پکڑ کر کھینچی اور جارج۔۔ جو ٹوٹی ہوئی انگلی پکڑے کھڑا تھا دھماکے سے زمین پہ گرا جارج کا سر کبیر کے بلکل سامنے تھا، کبیر کی انگلی نیزے کی طرف جارج کی طرف بڑھی اور اگلے لمحے جارج کی دل دہلا دینے والی چیخ

نکلی۔۔کبیر کی پوری انگلی اس کی آنکھ میں گھس چکی تھی جارج کا سر پنڈولم کی طرح گھوم رہا تھا کبیر نے انگلی واپس کھینچی اور جلدی سے اپنا دوسرا ہاتھ کھولا اور پھر پاؤں کھولنے میں مصروف ہوا۔۔اسی وقت باہر دوڑتے قدموں کی آواز سنائی دی اور دروازہ ایک دھماکے کے ساتھ کھلا سامنے کبیر سے تفتیش کرنے والا شخص کھڑا تھا، وہ اندر کا ماحول دیکھ کر جیسے بت بن گیا اور پھر ہوش میں آتے ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ریوالور نکالا۔۔

ٹھائیں کی آواز کے ساتھ ہی دردناک چیخ کمرے میں گونجی۔۔

ٹیکسی رکی تو اس میں سے ایک مقامی نوجوان بر آمد ہوا۔ نوجوان مضبوط جسم کا مالک تھا مگر اس وقت وہ اس طرح چل رہا تھا جیسے وہ شدید بیمار ہو اس کے چہرے پہ موجود طمانیت، جوش اور چال میں بیمار ہونے کے آثار، عجیب سا تاثر دیتے تھے۔ یہ امتزاج بالکل ایسا تھا جیسے انتہائی بوڑھا شخص جوانی کے جذبات چہرے پہ سجائے گھوم رہا ہو مگر اس کی کہیں شنوائی نہ ہو رہی ہو۔

نوجوان نے سر اٹھا کر سامنے موجود پانچ منزلہ عمارت کو دیکھا اور پھر پہلے انسانی کمپیوٹر کی سپیڈ کے ساتھ وہ عمارت کی طرف چل دیا۔ مرکزی دروازے سے وہ عمارت میں داخل ہوا اور سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھا نوجوان کاؤنٹر پہ آکر لمحہ بھر کے لئے رکا اور پھر اس نے مسکراتی آنکھوں کے ساتھ لڑکی کی طرف دیکھا۔

"مسٹر ڈیوڈ سے ملنا ہے۔" اس کی آواز میں بلا کا سکون اور رعب تھا۔

"سر۔۔۔ باس اجنبی حضرات سے نہیں ملتے۔" لڑکی نے کہا۔ اس کے لہجے میں مرعوبیت کی بو شامل تھی۔

"میرے پاس اس کے لئے روکسن کا پیغام ہے۔ روکسن جوبگ باس کا دوست ہے۔۔" اس نوجوان نے کہا تو لڑکی کے جسم پہ زلزلہ طاری ہوا اور اس نے تیزی سے انٹرکام کا ریسیور اٹھایا اور کال کی۔

"بب۔۔۔ باس کاؤنٹر پہ ایک شخص آیا ہے اس کے پاس آپ کے لئے کوئی پیغام ہے۔۔ روکسن کا پیغام ہے۔ روکسن جوبگ باس کے دوست ہیں۔۔۔۔" لڑکی نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے سر۔۔۔" لڑکی بولی۔

"سیکنڈ فلور۔۔ روم نمبر تھری۔۔" لڑکی نے ریسیور رکھتے ہوئے کہا تو وہ نوجوان شکریہ ادا کرتے ہوئے لفٹ کی طرف بڑھا۔

کاؤنٹر گرل کی خوفزدہ نگاہیں اس نوجوان پہ جمی ہوئی تھیں وہ یقیناً بگ باس کے نام پہ ڈر گئی تھی۔ لفٹ میں سوار ہو جلدی ہو وہ سیکنڈ فلور پہ پہنچا اور روم نمبر تھری کے دروازے پہ دستک دی۔

"کم ان۔۔" ایک بھاری آواز ڈور فون سے سنائی دی تو وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

سامنے بڑی سی میز کے پیچھے اونچی نشست والی کرسی پہ ایک موٹا سا شخص بیٹھا تھا۔ اس کے ہونٹوں کو فرنچ سٹائل کی لمبی داڑھی ایسے محسوس ہو رہی تھی جیسے کوئی پرنالہ ہو اور اس سے بارش کا پانی گر رہا ہو۔ اس کی چھوٹی چھوٹی سانپ جیسی آنکھیں اس نوجوان پہ جمی ہوئی تھیں۔۔

"کون ہو تم؟" اس نے نوجوان کے کمرے میں داخل ہوتے ہی سخت لہجے میں پوچھا۔

نوجوان نے مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا مگر اس کے پیچھے کوئی بھی نہیں تھا۔ اس نے کندھے اچکائے اور دوبارہ قدم اٹھایا۔

"میں نے پوچھا کون ہو تم؟" موٹا دوبارہ بولا۔

نوجوان نے دوبارہ پیچھے دیکھا اور کسی کو نہ پا کر کندھے اچکائے اور موٹے کے سامنے کرسی پہ یوں گرا جیسے میلوں دوڑ کر آیا ہو۔۔ حقیقتاً اس کے ہونٹ خشک سے نظر آرہے تھے جیسے بہت زیادہ پیاس لگی ہو۔

کرسی پہ گرتے ہی اس کی آنکھیں بند ہوئیں اور کمرے میں اس کے خراٹے گونجنے لگے موٹے کی چھوٹی آنکھوں نے مارے حیرت کے پھیلنا چاہا مگر پھیل نہ سکیں۔

"کیا بد تمیزی ہے؟ میں تم سے پوچھ رہا ہوں کون ہو تم اور تم بار بار چوکھٹا گھما کر پیچھے دیکھنے لگ جاتے ہو۔۔۔" اس نے میز پہ زور سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا تو اس کی ضرب سے ہلکا سا دھماکہ ہوا۔

دھماکے کی آواز سن کر نوجوان نے آنکھیں کھولیں اور پھر گھور کر موٹے کی طرف دیکھا جیسے گھر میں نوجوانوں کو جگایا جائے تو وہ جگانے والے شخص کو گھور کر دیکھتے ہیں۔

"معاف کیجئے گا بد تمیزی تو آپ فرما رہے ہیں، آپ پہلے شخص ہیں جسے میرے منہ میں چار کونے نظر آئے ہیں جو اسے چوکھٹا کہہ رہے ہیں۔" نوجوان نے مودب لہجے میں کہا۔

"روکسن تو مر چکا ہے تم کس پیغام کی بات کرنے آئے ہو؟" موٹے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس کی روح نے ایک پیغام دیا ہے۔۔۔"

نوجوان نے چھت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جیسے ابھی بھی وہ روکسن کی روح کو دیکھ رہا ہو۔

"روح نے۔۔۔ کیا بکواس ہے؟ شراب پی کر آئے ہو؟" موٹے نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

نوجوان نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹی سے پرچی نکالی اور موٹے کے سامنے میز پہ رکھی۔۔ موٹے نے پرچی پہ سرسری نظر ڈالی مگر پرچی پہ نظر پڑتے ہی وہ پل بھر کے لئے کانپا مگر جلد ہی اس نے خود کو سنبھال لیا۔

"کیا ہے یہ؟" اس نے پوچھا۔

"تمہیں جو سوال پوچھنے کی بیماری ہے اس کی دوائی ہے۔۔ صبح، دوپہر، شام۔۔ ایک ایک گولی شراب کے ساتھ کھڑکی سے باہر پھینکنی ہے۔ اور جب یہ پھینک کر واپس مڑو تو پیچھے مت دیکھنا۔۔ ورنہ بندر بن جاؤ گے۔ ریچھ تو تم پہلے ہی ہو۔۔" اس نے ماہر ڈاکٹر کی طرح ہدایات دیں۔

"سیدھی طرح بکواس کرو۔۔" ڈیوڈ دھاڑا۔۔

وہ خود بھی پرچی پہ موجود نمبر کے بارے میں متجسس تھا۔

"روکسن کا رابطہ نمبر وہ اوپر بور ہو رہا ہے اکیلا۔۔ کال کر لو۔" نوجوان نے کہا تو موٹے ڈیوڈ کا چہرہ غصے سے بھر گیا۔

"دفع ہو جاؤ میرے آفس سے ورنہ گولی مار دوں گا۔" اس نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

نوجوان سیدھا ہو کر بیٹھ گیا وہ یکدم ہی سنجیدہ ہو گیا تھا اور جن نظروں سے وہ ڈیوڈ کو دیکھ رہا تھا۔ ڈیوڈ ہڑبڑا گیا اس طرح کی سنجیدگی کی اسے شاید امید نہیں تھی۔

"یہ نمبر تمہارے ٹرک کا ہے، کچھ دن پہلے اس کا حادثہ ہوا ہے وہ حادثہ کس کے کہنے پہ کروایا تھا تم نے؟" اس نے پوچھا۔

"تم کون ہو جو اس طرح منہ اٹھا کر مجھ پہ الزام لگانے چلے آئے۔" ڈیوڈ چیخا۔

"تو کس طرح منہ اٹھا کر آؤ تو کام بن جائے گا؟" نوجوان کی سنجیدگی برقرار رہی مگر زبان بے قرار ہو کر بولی۔

"بہت برداشت کر لیا تمہیں۔" ڈیوڈ نے ریسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کے وہ بٹن پریس کرتا میز پہ پڑا ہوا ایک ڈیکوریشن

پیں۔۔ سنسناتا ہوا اس کی پیشانی پہ لگا اور وہ چیخ کر پیچھے کو الٹا۔۔ اس کے وزن کی وجہ سے کرسی پیچھے جھکی۔۔ اور اس کی ٹانگیں ہوا میں بلند ہوتے ہوئے میز کے نیچے پھنسیں۔۔۔ موٹا ہوا میں معلق ہو تا گیا، نہ وہ پیچھے گر گر پایا اور نہ ہی اس نوجوان نے اسے آگے گرنے دیا۔۔ نوجوان نے اس کے پھنسنے کو غیبی مدد جانا اور موٹے کے واپس آنے سے پہلے اس کے سر پہ پہنچا۔ اس نے اپنی ٹانگ کی ٹیک سے کرسی کو معلق ہی رکھا اور میز سے پنسل اٹھائی، اس کا پنسل والا ہاتھ بلند ہوا اور پنسل تیز دھار سوئے کی طرح موٹے کے ایک گال میں سے ہوتی ہوئی دوسرے گال سے باہر نکلی۔۔ ڈیوڈ کی کربناک چیخ سے کمرہ جیسے ہل سا گیا۔۔

پنسل ATM سے نکلنے والی رسید کی طرح باہر نکلی اور اور دوبارہ برق رفتاری سے اس کے گالوں میں نئے روشندان بناتے ہوئے گزرتی گئی۔ اس کے ساتھ ہی ڈیوڈ کی چیخیں لگاتار شروع ہو گئیں پہلی چیخ تو پنسل کے یوں گھس جانے کی وجہ سے تھی اگلی چیخیں۔۔ اس کی زبان حلق کی بجائے درمیان سے گیس پائپ لائن جیسے گزرتی ہوئی پنسل سے ٹکراتی

تو درد سے بلبلا اٹھتا۔ نوجوان نے پنسل واپس کھینچی اور پھر سے ہاتھ بلند ہوا۔

"رک۔۔رک۔۔رکو۔۔مم۔۔مم۔میں بتاتا ہوں۔۔رکو۔۔پلیز۔۔" ڈیوڈ کی زبان، منہ کے اندر خون بھر جانے اور زخم کی وجہ سے، سنبھل سنبھل کر قدم رکھتی ہوئی گویا ہوئی۔

"جلدی۔۔وقت بہت کم ہے۔" نوجوان نے اس بار غرایا تو ڈیوڈ کا دل زور سے دھڑکا۔

چند لمحے پہلے پاگل نظر آنے والا نوجوان اب ڈیوڈ کو حقیقت میں پاگل محسوس ہوا جس وجہ سے وہ خوفزہ ہو گیا تھا۔

"وہ ٹرک میرا ہی تھا۔ کلب کے لئے شراب لانے کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ بگ باس کے اسسٹنٹ روجر نے مجھے وہ کام دیا تھا۔ مجھے کہا گیا تھا کہ ٹیکسی میں موجود لگ بچنے نہیں چاہئیں مگر پھر پلان بدل دیا گیا حادثے کے بعد دو لوگوں کا زخمی حالت میں ایک ویگن میں ڈال کر

روجر کے بتائے گئے ٹھکانے پہ پہنچا دیا گیا تھا۔" ڈیوڈ نے ٹھہر ٹھہر کر تفصیل بتائی۔

"کہاں پہنچایا تھا ان دونوں کو؟" اس نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"سٹار کالونی۔۔ کوٹھی نمبر دس۔۔"

ڈیوڈ نے اس کے اٹھتے ہوئے ہاتھ کو دیکھ کر جلدی سے جواب دیا۔

"بگ باس کے اسسٹنٹ روجر کا حلیہ بتاؤ۔" اس نے پوچھا۔

ڈیوڈ نے جلدی سے حلیہ بتایا۔

"اوکے۔۔۔ روکسن کو جب میں نے مارا تو اس نے مجھے تمہارے لئے ایک پیغام دیا تھا۔۔ وہ پیغام تھا کہ جلدی آنا میرے دوست۔۔ تنہائی کاٹنے کو دوڑتی ہے۔"

نوجوان نے کہا اور ڈیوڈ کے بولنے سے پہلے ہی پنسل اس کی شہ رگ میں گھس گئی۔۔ ڈیوڈ کا جسم تڑپا تو نوجوان نے اپنا پاؤں۔۔ جس سے اس نے کافی دیر سے ڈیوڈ کی کرسی کو ہوا میں معلق رکھنے کے لئے ٹیک کے طور

پہ استعمال کیا تھا، وہ پیچھے ہٹا لیا۔۔ایک دھماکے سے کرسی زمین پہ گری۔۔ڈیوڈ کا جسم کرسی میں پھنسا تڑپ رہا تھا نوجوان نے ایک نظر اس کو دیکھا، رومال نکال کر کمرے میں موجود ان چیزوں کو صاف کیا جنہیں اس نے چھوا تھا۔ پھر وہ کمرے سے نکل آیا۔

اس کی چال۔۔۔ایک انتہائی بیمار انسان کی چال جیسی اور ہاتھ سینے پہ تھا۔

"کیا فائدہ تم دونوں کا۔۔کام سارا مجھے ہی کرنا پڑتا ہے۔" کمرے سے نکلتے ہوئے وہ بڑبڑایا۔

ٹھائیں کی آواز تو آئی تھی مگر گولی چلنے سے کچھ دیر پہلے، کبیر نے سٹریچر اس شخص کی طرف پھینک دیا تھا۔ سٹریچر اڑتا ہوا سیدھا اس کے ہاتھ پہ لگا اور پسٹل والا ہاتھ چھت کی طرف اٹھا اور ساتھ ہی ٹریگر دب گیا۔۔ چیخ اس شخص کی ہی نکلی تھی کیونکہ سٹریچر ہاتھ پہ لگتا ہوا اس کے منہ پہ پڑا اور وہ الٹ کر دروازے سے باہر جا گرا۔

کبیر یہ دیکھ کر دوڑ کر دورازے کے پاس پہنچا اور ٹانگ سے پکڑ کر اس شخص کو یوں اندر کھینچا جیسے کوئی بھاری بھر کم بورے کو کھینچتا ہے اسے اندر کھینچتے ہی کبیر کی لات گھومی مگر چہرے پہ لات لگنے سے پہلے ہی وہ شخص اپنی جگہ سے ہٹ چکا تھا، نتیجتاً کبیر اپنے ہی زور میں جھول گیا اور اس کا توازن بگڑا۔۔ اسی کا فائدہ اس شخص نے اٹھایا اور بڑے آرام سے لیٹے لیٹے اس نے اپنی ٹانگ کو زحمت دی تو کبیر اچھل کر زمین پہ آ گرا۔

وہ شخص گھٹنوں کے بل ہی پسٹل کی طرف دوڑا جیسے بچے بیڈ کے نیچے سے من پسند کھلونا نکالنے کو دوڑتے ہیں۔۔۔ مگر وہ بچہ کھلونا اٹھانے میں کامیاب نہ ہو سکا کیونکہ کبیر نے کسی سخت گیر باپ کا کردار ادا کرتے ہوئے اسے دوبارہ ٹانگ سے پکڑ کر کمرے میں کھینچا اور ساتھ ہی گھما کر ٹانگ اس کے پہلو میں دے ماری۔۔ درد کے مارے وہ شخص اکھٹا ہو گیا اچانک جیسے بجلی چمکتی ہے، وہ اچھلا اور اس کی گھومتی ہوئی لات کبیر کے پیٹ سے ٹکرائی کبیر اوغ کی آواز نکالتے ہوئے پیچھے کو ہٹا کک بہت قوت کے ساتھ لگی تھی جس کا ثبوت کبیر کا سرخ چہرہ تھا۔

کبیر نے کرکٹ کے کھلاڑی کی طرح آگے کو جمپ لیا اور اڑتا ہوا اس شخص سے ٹکرایا دونوں ایک ساتھ نیچے گرے۔۔ کبیر کا سر حرکت میں آیا اور اس کی ٹکر اس شخص کی ناک پہ لگی۔ وہ درد کے مارے تڑپا مگر اس نے کبیر کے پیٹ میں لات مار کر جو گناہ کیا تھا اس کی سزا تو بھگتنی تھی۔۔ لہذا تابڑ توڑ ٹکروں کے بعد وہ شخص ناک کی اچھی طرح تہ لگوانے کے بعد بے ہوش ہو گیا۔۔

کبیر کی پیشانی خون آلود ہو چکی تھی جبکہ آنکھوں میں پہلے ہی وحشیانہ چمک تھی۔ اسے چھوڑ کر کبیر تیزی سے باہر کی طرف لپکا اور دروازے میں پڑا پسٹل اٹھا کر محتاط انداز میں تہ خانے سے نکل کر اوپری حصے کی طرف چل دیا۔

ہر طرف گہرا سناٹا تھا جیسے وہاں کوئی اور شخص موجود ہی نہ ہو۔ کبیر سارے کمروں کو حیرت بھری نظروں سے چیک کرتے ہوئے گزر رہا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہاں کافی لوگ ہوں گے کمرے چیک کرتے ہوئے جب وہ سب سے آخری کمرے کے پاس پہنچا تو اسے اپنے پیچھے کھٹکا سنائی دیا۔ وہاں کافی اندھیرا تھا، جس وجہ سے کسی کو آسانی سے دیکھ پانا ممکن نہ تھا۔ کبیر چیتے کی طرح دبک کر اندازہ لگانے کی کوشش کرنے لگا کہ شکار اس وقت کہاں پہ ہے۔

یکلخت وہ تیزی سے مڑا اور ریوالور والا ہاتھ بلند ہوا، ہاتھ بلند ہوتے ہی اس نے ٹریگر دبایا مگر اس کی انگلی ہوا میں ہی دبی۔۔۔ پسٹل تو کب کا اس کے ہاتھ سے نکل چکا تھا۔۔ اس کے چہرے پہ حیرت بھرے تاثرات

ابھرے، مگر ساتھ ہی اس نے جھپٹا مار کر سامنے موجود ہیولے کو گرفت میں لینے کی کوشش کی مگر وہ ہیولہ اس بھی تیز نکلا۔۔ وہ اپنی جگہ سے ہٹا اور ساتھ ہی اس ہیولے نے کبیر کے جسم کو ہلکی سی تھپکی دی۔۔ کبیر اڑتا ہوا سامنے دیوار سے ٹکرایا مگر گرنے کی بجائے اس کی قلابازی کھائی اور اپنے قدموں پہ کھڑا ہو گیا۔۔

وہ حیرت زدہ سا اس اندھیرے گوشے کی طرف دیکھ رہا تھا جس میں ہو ہیولہ موجود تھا جو اس سے بھی تیز تھا۔ ہیولے نے حرکت کی اور روشنی میں آیا اسے دیکھ کر کبیر کے منہ سے سیٹی نکل گئی۔

"کبیر خان اَم کو مت مارو۔۔ ہمارا چھوٹی چھوٹی بچہ ہو گا۔ (کبیر خان مجھے مت مارو۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں گے)۔"

ہیولے نے ہاتھ جوڑ کر پٹھانوں کی سی اردو بولتے ہوئے کہا تو کبیر ہنس پڑا۔

"تبھی میں کہوں کے کوٹھی میں اتنی خاموشی کیوں ہے سب کو ٹھکانے لگا دیا ہو گا تم نے۔" کبیر نے مسکرا کر سامنے موجود نوجوان سے کہا۔

"سینے میں گولی کھا کر اتنا دم خم کہاں رہتا ہے کہ انسان کسی کو ٹھکانے لگا سکے مجھ سے تو چلا بھی نہیں جاتا۔۔ اوپر سے روکسن اور ڈیوڈ کے قتل کا بوجھ بھی اٹھائے پھر رہا ہوں۔" اس نے جواب دیا۔

"ساحر تمہیں اس حالت میں ہسپتال میں ہی رہنا چاہیۓ تھا۔" کبیر نے پر خلوص لہجے میں کہا۔

"تا کہ تم لوگ بھی میرے ساتھ والے بیڈز پہ پہنچ جاتے۔۔ کام بہت ہے اور وقت کم۔۔ جبران کدھر ہے؟" ساحر نے اچانک سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تہ خانے میں۔۔ ایک اور شخص بھی موجود ہے جو مجھ سے پوچھ گچھ کرنے آیا تھا۔" کبیر نے مڑتے ہوئے کہا۔

ساحر بھی اس کے ساتھ چل پڑا مگر وہ بہت دھیمی چال چل رہا۔ شاید خون کافی بہہ جانے کی وجہ سے جسمانی کمزوری کا شکار ہو چکا تھا۔ اس کے انداز میں پہلے جیسے تیزی نہ رہی تھی۔

"بگ باس کے ٹھکانوں کے بارے میں پتہ چل چکا ہے مگر وہ خود نہیں ملتا۔ بہت مشکل ہے یہ کام، پتہ نہیں کیا بلا ہے یہ۔۔ وہ اپنے قلعے سے نکلتا ہی نہیں۔۔" کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کبیر نے کہا۔

اس کے چہرے کی تھکن زدہ حالت واضح کر رہی تھی کہ وہ بہت زیادہ خجل خوار ہو کر آیا ہے۔

"پھر کیسے ڈھونڈیں اسے؟" نیم دراز، جبران نے کہا۔ اس کا سر ابھی تک پٹی کے گھیرے میں تھا۔

"کہا تو تھا کہ مجھے جانے دو۔۔ اب تک کچھ نہ کچھ پتہ چل ہی جاتا۔۔"

ساحر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا موڈ ابھی تک بدلا نہیں تھا۔

"اپنی حالت دیکھی ہے تم نے؟" جبران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"اِس حالت میں بھی میں اسے چھو بھی نہیں سکا۔" کبیر نے مسکرا کر کہا۔

"کیا مطلب؟ تمہاری لڑائی ہوئی آپس میں؟" جبران نے پوچھا۔

"ہاں۔۔" کبیر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اپنی کارستانی سنائی۔

"پھر تو اسے روک کر واقعی ظلم کیا ہے۔" جبران نے شرارتاً کہا۔

ان کی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ساحر اٹھ کھڑا ہوا۔

"کہاں جا رہے ہو تم؟" کبیر نے چونک کر پوچھا۔

"کیرل اور ہنٹ سے ملنے۔۔ کافی دن ہو گئے۔" ساحر نے کہا۔

"ہم بھی ساتھ چلتے ہیں۔" کبیر اور جبران نے بیک وقت کہا۔

"جبران تو یہیں رہے گا البتہ کبیر ساتھ چلے گا لیکن صرف دور سے نگرانی کرے گا۔" ساحر نے کہا۔

"نگرانی کس وجہ سے؟" جبران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"بگ باس اپنی گھٹیا ذہنیت کی وجہ سے کیرل کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔ جیسے ہی وہ ٹھیک ہو گی بگ باس اسے اٹھالے گا اس وجہ سے اُس کے لوگ وہاں ضرور ہوں گے لہذٰا نگرانی بہت ضروری ہے۔" ساحر نے کہا تو کبیر نے پریشان نظروں سے جبران کی طرف دیکھا۔

ان دونوں کو بگ باس کا تو کوئی خطرہ نہیں تھا ان کی پریشانی کی وجہ ساحر کی حالت تھی۔ اُس کی حالت ایسے نشئی جیسی تھی جسے کافی دنوں سے نشہ نہ ملا ہو اسے جسمانی کمزوری لاحق تھی کیونکہ بجائے آرام کرنے کے وہ مسلسل حرکت میں تھا اور بجائے صحت مند ہونے کے وہ مزید بیمار ہو رہا تھا۔۔پہلے وہ روکسن تک پہنچا وہاں سے اسے کبیر اور جبران کے حادثے کے بارے میں پتہ چلا تو اس نے روکسن کو موت کے گھاٹ اتارا پھر وہ ڈیوڈ تک پہنچا اور آخر میں وہ کبیر اور جبران کے قید ہونے والی جگہ پہ پہنچا۔

مگر وہ جس موڈ میں تھا، کبیر اور جبران چاہ کر بھی اسے روک نہیں سکتے تھے۔ نتیجتاً کبیر کان لپیٹے اس کے پیچھے نکل گیا اور جبران ہونٹ کاٹتا ہوا لیٹا رہا۔

کار میں سوار ہو کر وہ تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد جنرل ہسپتال پہنچے۔

چونکہ ساحر ایک بار پہلے بھی وہاں آچکا تھا اس وجہ سے وہ بغیر ریسپشن پہ گئے آگے بڑھتا گیا۔ کیرل اور ہنٹ کے کمرے کے سامنے توقع کے مطابق کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ ساحر اور کبیر اندر داخل ہوئے۔

کیرل اور ہنٹ کے جسموں پہ پٹیوں کی تعداد کم ہو چکی تھی، اور چہروں پہ زخموں کے نشانات تھے جو ظاہر ہے وقت کے ساتھ ہی مندمل ہونے تھے۔ ساحر کو دیکھ کر کیرل کے چہرے پہ رونق آگئی مگر ساحر کی چال دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی، جبکہ ہنٹ آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹا ہوا تھا۔

"کیسی ہو کیرل؟" ساحر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں مگر آپ کو کیا ہوا؟" کیرل کے لہجے میں احترام شامل تھا۔

"کچھ نہیں ایک چھوٹا سا حادثہ ہو گیا تھا۔۔ یہ میرا دوست ہے۔" ساحر نے کبیر کی طرف اشارہ کیا۔

ہنٹ نے بھی اب آنکھیں کھول دی تھیں اور ان سب کے درمیان رسمی جملوں کا تبادلہ ہوا۔

کبیر اسی اثناء میں باہر نکل چکا تھا وہ بس کیرل اور ہنٹ کو ایک نظر دیکھ کر اپنی ڈیوٹی کے لئے نکل گیا۔

"کل بگ باس کا ایک آدمی یہاں آیا تھا اس نے کہا کہ جلد ہی ہمیں ہسپتال سے اٹھا لیا جائے گا۔۔" کیرل نے سہمے ہوئے انداز میں کہا۔

"اس بار تم دونوں کوئی بے وقوفی نہیں کرو گے۔۔ ہم ایک خفیہ ادارے سے متعلق ہیں، جلد ہی ہم بگ باس کو شکنجے میں لے لیں گے۔"

ساحر نے انہیں حوصلہ دینے کے لئے جان بوجھ کر خفیہ ادارے کا نام

استعمال کیا۔

"اوہ۔۔۔ آپ نے پہلے نہیں یہ بات بتائی۔۔"ہنٹ نے چونک کر کہا۔

"پہلے ایسے حالات بھی تو نہیں تھے۔۔ یہاں تمہاری نگرانی کرنے کے لئے کوئی آدمی ہے بگ باس کا؟"ساحر نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"مسلسل تو میرے خیال سے کوئی بھی نہیں۔ مگر پچھلے پہر ایک شخص روز آتا ہے تب ڈاکٹر بھی راؤنڈ پہ ہوتا ہے وہ ڈاکٹر سے ہمارے بارے میں پوچھ کر چلا جاتا ہے۔ کل دھمکی بھی اسی نے دی تھی۔"ہنٹ نے جواب دیا تو ساحر کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"اس کا حلیہ کیا ہے؟"ساحر نے پوچھا تو ہنٹ اور کیرل نے حلیہ بتایا۔

"اوکے۔۔ تم لوگ آرام کرو ہم تمہارے آس پاس ہی ہوں گے۔" ساحر نے کہا۔

اس نے دونوں کا جائزہ لے لیا تھا ان دونوں کی حالت پہلے سے کافی بہتر تھی جس وجہ سے ان کے اٹھائے جانے کا رسک بڑھ گیا تھا۔ بگ باس کا

کوئی پتہ نہیں تھا کہ وہ کب اپنے مذموم ارادے کی تکمیل کے لئے انہیں اٹھالیتا۔

وہ دونوں ان سے اجازت لے کر باہر نکل آیا۔ کبیر کمرے سے کافی دور موجود تھا وہ ساحر کو نکلتے دیکھ کر باہر کی طرف چل دیا اور آگے پیچھے چلتے وہ دونوں پارکنگ کی طرف بڑھ گئے۔

اپنی کار میں سوار ہوتے ہی ساحر نے اسے ساری تفصیل بتائی۔

"اب پھر ہمیں اس آدمی کا انتظار کرنا ہے؟" کبیر نے تفصیل سن کر پوچھا۔

"ایک گھنٹے تک وہ پہنچ جائے گا۔ میں کار میں اس کا پیچھا کروں گا تم ٹیکسی میں میرا پیچھا کرنا۔ ایک سے بھلے دو نگران۔۔" ساحر نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

ان کا وقت خاموشی میں ہی کٹا، کیونکہ ساحر آنکھیں موندیں سیٹ پہ لیٹا رہا ابھی انہیں وہاں آدھا گھنٹہ ہی ہوا تھا کہ اچانک دو جیپیں آکر ہسپتال

کے مرکزی دروازے کے سامنے رکیں۔ کبیر نے ساحر کو آواز دی تو وہ بھی سامنے کی طرف متوجہ ہوا۔ جیپوں میں سے پانچ، چھ ہٹے کٹے افراد باہر نکلے اور ہسپتال کے اندر چلے گئے۔

"کچھ گڑبڑ ہے۔" ساحر نے کہا اور کار سے نکلا۔

کار سے نکل کر وہ ابھی چند قدم ہو چلا تھا کہ وہی افراد کیرل اور ہنٹ کو کندھوں پہ لادے جیپوں کی طرف دوڑے آرہے تھے۔ انہوں نے ان دونوں کو ایک ایک گاڑی میں ڈالا اور طوفانی رفتار سے جیپیں واپس چل پڑیں ساحر بھی تیزی رفتاری سے اپنی کار کی طرف دوڑا اس کی رفتار سے بالکل یہ محسوس نہیں ہو رہا تھا کہ وہ بیمار ہے۔ اس کے بیٹھتے ہی کبیر نے ایکسلیٹر پہ پاؤں دبایا۔ کار کے ٹائر مزاحمت میں چیختے ہوئے ہسپتال سے باہر کی طرف مڑتے گئے۔

"احتیاط سے پیچھا کرنا۔ انہیں شک نہیں پڑنا چاہئے ابھی تک وہ مطمن ہوں گے کہ پیچھا نہیں ہو رہا۔" ساحر نے کہا۔

"لیکن میری سمجھ میں یہ نہیں آرہا کہ وہ لوگ یکدم آ کیوں گئے ابھی تو کیرل اور ہنٹ زخمی ہیں۔۔" کبیر کے چہرے پہ الجھن تھی۔

"یہ تو اب ان لوگوں پہ ہاتھ ڈال کر ہی پتہ چلے گا۔" ساحر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ اس معاملے میں کچھ سوچنا ہی نہ چاہتا ہو۔

کافی دیر مختلف سڑکیں ناپنے کے بعد وہ گاڑیاں ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئیں کبیر نے کالونی میں داخل ہوتے ہی گاڑیوں سے اپنی کار کا فاصلہ زیادہ کر دیا تھا تاکہ ان پہ نظر نہ پڑے۔ جیپیں آگے پیچھے چلتی ہوئیں ایک عالی شان کوٹھی کے سامنے رک گئیں کبیر نے گاڑیوں کو رکتا دیکھ کر اپنی کار ایک سائیڈ پہ روک دی۔ ان دونوں کی نظر جیپوں پہ جمی ہوئی تھی چند لمحوں بعد وہ جیپیں کوٹھی کے گیٹ سے اندر داخل ہوئیں۔

"کوٹھی کی عقبی طرف سے داخل ہونا پڑے گا۔" ساحر نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"اسلحہ تو ہے ہی نہیں ہمارے پاس؟" کبیر نے کہا تو ساحر نے جیب سے پسٹل نکال کر اسے تھما دیا۔

"میرے پاس ایک اور بھی ہے۔۔" ساحر نے کبیر سے کہا تو کبیر کے چہرے پہ ظاہر ہونے والی کشمکش غائب ہوئی۔

ظاہر ہے ساحر جسمانی کمزوری کا شکار تھا تو کبیر چاہتا تھا کہ وہ پسٹل اپنے پاس ہی رکھے مگر ساحر کے جواب سے وہ مطمئن ہو گیا۔

کار کو گلی میں لاک کر کے وہ پیدل چلتے ہوئے اس کوٹھی کے عقب میں پہنچے۔ دیوار کی اونچائی کافی تھی اور ساحر کے لئے جمپ لے کر اس پہ چڑھنا مشکل نظر آرہا تھا، یہ معاملہ دیکھتے ہوئے کبیر نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر پاؤں رکھنے کی جگہ بنائی جس پہ ساحر پاؤں رکھتے ہوئے اچھلا، ساتھ ہی کبیر نے بھی اسے اوپر کی طرف اچھالا۔ اور ساحر کوٹھی کی دیوار سے لٹک گیا وہیں لٹکے لٹکے اس نے اندر کا جائزہ لیا اور دیوار پہ چڑھا کبیر پیچھے سے دوڑ کر آیا اور جمپ لیتے ہوئے دیوار کی طرف بڑھا اس کے دیوار تک پہنچنے تک ساحر دوسری طرف کود چکا

تھا۔ دیوار پہ پہنچتے ہی کبیر بھی فوری کودا اور پھر دونوں باڑ کے پیچھے دبکے رہے۔ جب کافی دیر تک اس طرف کوئی نظر نہ آیا تو وہ باڑ کی آڑ میں آگے بڑھنے لگے۔ جھکے جھکے انداز میں وہ عمارت کے نزدیک پہنچے اور پھر انہیں باڑ سے نکل کر عمارت کی طرف دوڑ لگانی تھی۔۔ یہ کام رسکی تھا۔۔ کوئی بھی انہیں دیکھ سکتا تھا۔۔ مگر انہیں یہ خطرہ مول لینا تھا کیونکہ کیرل اور رہنٹ کی عزت اور زندگی خطرے میں تھی۔ انہوں نے گہری نظروں سے ایک بار کوٹھی کا جائزہ لیا اور ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ساحر نے اچانک اٹھ کر دوڑ لگا دی کبیر بھی اس کے پیچھے تھا۔ ان کی رفتار سے ایسے لگ رہا تھا جیسے آپس میں دوڑ کا مقابلہ کر رہے ہوں چند سیکنڈوں میں وہ لان سے گزر کر عمارت کی دیوار سے لگ چکے تھے اس دوڑ کی وجہ سے ساحر کا سانس پھول چکا تھا جبکہ کبیر نارمل تھا۔

"پسٹل نکال لو۔۔ ضرورت پڑ سکتی ہے۔" ساحر نے کبیر سے کہا۔

"تو تم کیوں نہیں نکال رہے؟" کبیر نے حیرت سے پوچھا۔

"میں فلمی ہیرو تھوڑی ہوں کہ دو دو پسٹل پاس رکھوں گا میرے پاس ایک ہی تھا جو تمہیں دیا ہے۔" ساحر نے جواب دیا اور کبیر کے کچھ کہنے سے پہلے وہ جھکتے ہوئے آگے چل دیا۔

کبیر منہ میں ہی کچھ بڑبڑاتے ہوئے آگے بڑھا۔ یقیناً اس نے ساحر کو کوسا ہوگا جس نے اپنی کمزوری کے باوجود پسٹل کبیر کو تھما دیا تھا۔ آگے پیچھے چلتے ہوئے جیسے ہی وہ عمارت کے خالی برآمدے میں پہنچے تو ستون سے چھپکلی کی طرح چمٹا ہو مشین گن بردار سامنے آیا اس کی گن کا رخ ساحر اور کبیر کی طرف ہی تھا۔ ان دونوں کے رکتے ہی مرکزی دروازے سے مزید گن بردار برآمد ہوئے اور انہیں نرغے میں لے لیا، ان دونوں نے ہاتھ بلند کر دیئے۔

دونوں کے چہروں پہ اطمینان خیمہ لگائے بیٹھا تھا۔ وہ دونوں سمجھ گئے کہ انہیں ٹریپ کیا گیا ہے، جو بھی تھا، وہ اپنے حدف کے قریب پہنچ چکے تھے جس وجہ سے وہ پر سکون تھے۔

عمارت سے ایک مکروہ چہرے والا شخص بر آمد ہوا۔ اس کے چہرے پہ جیسے چیچک کے دانوں نے گاؤ تکئیے لگائے ہوئے تھے اور نحوست ٹیوب ویل خوب چل رہا تھا۔

"اندر لے چلو۔۔۔ ان کی خاطر کریں۔" وہ غرایا۔

کیرل اور ہنٹ کے چہرے پہلے ہی کمزوری کی وجہ سے زرد تھے، رہی سہی کسر اچانک ہونے والے حملے نے نکال دی۔ حملہ آوروں نے ان کی حالت کو نظر انداز کرتے ہوئے بے رحمی سے انہیں بستروں سے اٹھایا اور لا کر جیپوں میں پٹخ دیا۔ کیرل تو کیرل۔۔ہنٹ کے چہرے پہ بھی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔ ساحر جو دلاسے انہیں دے کر گیا تھا وہ کھلے سمندر میں بچے کی بنائی ہوئی کاغذ کی کشتی کے سوار محسوس ہو رہے تھے مگر اس کے باوجود کیرل کے دل میں امید کی کرنیں ابھی تک روشن تھیں۔

انسانی نفسیات کا تقاضا ہے کہ انسان ہر طرح کی تصدیق اور علم کے باوجود کہ "کل (وقت لئے ساتھ) سب ٹھیک ہو جائے گا"، اس کی بجائے آج ہونے والے عارضی عوامل کی وجہ سے پریشانی اور اندرونی توڑ پھوڑ کا شکار ضرور ہوتا ہے۔ ایمان والوں کا ایمان بھی پریشانی میں خطرے میں پڑ جاتا ہے۔

ساحر کا دلاسا بھی 'کل' تھا اور غنڈوں کا حملہ 'آج' تھا جس کی وجہ سے ان کا سکون اور یقین متزلزل ہو گیا تھا۔

کچھ دیر کے بعد انہیں ایک عالیشان کوٹھی کے اندر لے جایا گیا اگر وہ عام حالات میں اس کوٹھی میں آتے تو یقیناً اندازِ تعمیر اور آسائشات کو دیکھ کر بہت لطف اندوز ہوتے مگر اس وقت کیرل کی حالت دیدنی تھی۔ وہ زخمی ہرن کی طرح ایک شخص کے کندھے پہ لدی ہوئی تھی۔

وہ لوگ انہیں لے کر ایک تہ خانے میں پہنچے جہاں پہ دو بیڈز موجود تھے ان دونوں کو ان بیڈز پہ زبردستی لٹایا گیا اور ایک ڈاکٹر نے ان کو چیک کر کے ڈرپس لگا دیں۔ اس کے بعد سب باہر نکل گئے۔

"ہنٹ۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے۔" کیرل نے سہم کر کہا۔

"قدرت پتہ نہیں ہم سے کیا چاہتی ہے مر گئے ہوتے تو ساری مصیبتیں ختم ہو جاتیں۔" ہنٹ نے تلخ لہجے میں جواب دیا۔

"فازر آئے گا نا ہمیں بچانے؟" کیرل نے ہنٹ سے پوچھا مگر ہنٹ نے جواب نہ دیا۔

وہ کیا جواب دیتا اس کا تو اپنا ذہن منتشر تھا۔

تہ خانے کا دروازہ کھلا اور ایک خبیث الصورت شخص اندر داخل ہوا۔

"بگ باس کو پتہ نہیں کیا نظر آ گیا ہے تم میں جو وہ اتنا پاگل ہو رہا ہے۔ خواہ مخواہ کی پریشانی۔۔" اس شخص نے کیرل کی طرف دیکھ کر کہا۔

"تم ہمیں مار دو۔۔ کہہ دینا ہم نے خود کشی کر لی۔" کیرل نے پتھرائی ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو اس شخص نے قہقہہ لگایا۔

"نہیں میری جان۔۔ بگ باس کے حکم کے بغیر یہ نہیں ہو سکتا وہ جو چاہتا ہے وہ کر کے ہی رکتا ہے۔۔" اس نے کہا۔

اس وقت اس کے موبائل کی گھنٹی بجی اور وہ چونک کر باہر نکل گیا۔

"فازر کو تو خبر بھی نہیں ہو گی کہ ہم کہاں ہیں اور اگر وہ یہاں آ بھی جائے تو ایک یا دو آدمی کیسے مقابلہ کریں گے ان سب کا، جبکہ فازر سے تو خود چلا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔ فضول میں بھروسہ کیا۔۔" ہنٹ نے مایوسی بھرے لہجے میں کہا۔

"حوصلہ بڑھانے کے لئے شکریہ۔۔" کیرل نے تلخ لہجے میں کہا اور کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

چند لمحوں بعد قدموں کی آواز ابھری اس بار زیادہ لوگ آ رہے تھے قدموں کی آواز کے ساتھ کیرل کے دل کی دھڑکن ڈوبتی جا رہی تھی۔ دھماکے سے دروازہ کھلا اور کیرل کے جسم کو بھی غیر ارادی طور پہ جھٹکا لگا۔ سامنے ساحر اور اس کا دوست کبیر ہاتھ اٹھائے داخل ہوئے۔ انہیں دیکھ کر کیرل کو سکون محسوس ہوا مگر ان کے پیچھے اندر داخل ہونے والے اس خبیث شخص اور چار گن برداروں کو دیکھ کر وہ دوبارہ اپنی مایوسی والی حالت میں پہنچ گئی۔

"ان دونوں کو پکڑنے کے لئے تمہیں وقت سے پہلے اٹھالیا گیا تھا انہوں نے ہمارے دو اہم آدمی قتل کر دیئے ہیں۔۔" اس شخص نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اپنا فون نمبر دے دیتے، ہم خود ہی تمہارے پاس پہنچ جاتے۔" ساحر نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا اور ساتھ ہی ہاتھ نیچے کیئے۔

"ہاتھ اوپر کرو۔۔" اس شخص نے چیخ کر کہا۔

"وجہ۔۔؟" ساحر نے ایک قدم آگے رکھتے ہوئے کہا تو کبیر کا جسم بھی تن گیا۔

اس سے پہلے کہ وہ شخص کوئی جواب دیتا ساحر کا جسم پارے کی طرح تڑپا اور اس کی گھومتی ہوئی لات اس شخص کے پیٹ پہ لگی وہ اوغ کی آواز نکالتے ہوئے نیچے جھکا۔۔ یہ منظر دیکھ کر گن بردار ایک لمحے کے لئے سن ہو گئے انہیں تو اس طرح کی حرکت کی امید نہیں تھی۔

اسی حالت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کبیر تیزی سے آگے بڑھا اور اس شخص کی کمر میں ہاتھ ڈالا اور اٹھا کر اس کے پیچھے موجود گن برداروں پہ پھینکا، وہ ایک ساتھ دیوار کے ساتھ ٹکرائے، اس کے ساتھ ہی ساحر، گن برداروں کی طرف دوڑا کیونکہ وہ کسی بھی لمحے خطرہ بن سکتے تھے۔ ساحر نے ایک گن پہ ہاتھ ڈال کر گن کو اپنی طرف کھینچا تو گن بردار بھی اس کی طرف دوڑتا آیا جس کے ناک پہ ساحر کی ٹکر لگی اور اسے جھٹکا لگا ساتھ ہی ساحر کی لات اس کی ٹانگوں کے درمیان لگی تو اس کی آنکھیں جیسے حلقوں سے باہر نکلیں اور گن پہ اس کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی۔۔ گن ساحر نے کھینچ لی۔۔

"کبیر۔۔۔ سِٹ ڈاؤن۔۔" وہ چیخا اور ساتھ ہی ٹریگر دبا دیا۔۔

کبیر جو کہ ان کے باس کو جکڑ چکا تھا، اس کی آواز سنتے ہی سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر زمین پہ گر گیا۔۔۔ تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا ایک ہی جھٹکے میں سامنے موجود چار لوگ ڈھیر ہوتے گئے۔ انکا لیڈر۔ کانوں پہ ہاتھ رکھے نیچے جھکا ہوا تھا ساحر نے فائرنگ روکی اور گن

کو ہوا میں اچھال کر گھمایا۔۔ گن کو نالی سے پکڑ کر اس کا دستہ پوری قوت سے اس جھکے ہوئے شخص کی ریڑھ کی ہڈی پہ رسید کیا۔۔

وہ چیختے ہوئے اچھل کر زمین پہ گرا تو اگلی ضرب اس کے منہ پہ لگی۔۔ اگلی اس کے بازو پہ اور پھر تو جیسے ساحر کو دورہ پڑ گیا کمرہ اس شخص کی دردناک چیخوں سے گونج رہا تھا، اس کے پورے جسم پہ مشین گن کا دستہ برس رہا تھا مشین گن کا لاٹھی کے طور پہ بہترین استعمال دیکھنے کو مل رہا تھا مگر کیرل اور ہنٹ سہم کر ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔ کبیر نے جب دیکھا کے ساحر رک نہیں رہا تو وہ اٹھ کر اس کی طرف دوڑا اس نے ساحر کا بازو پکڑ کر اسے پیچھے کھینچا تو ساحر نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا۔۔ ساحر کا چہرہ درندگی بھرپور تھا۔۔ کبیر کو ایک بار جھٹکا لگا۔۔

اس نے ساحر کو پہلی بار اس موڈ میں دیکھا تھا۔۔

"مر جائے گا۔۔ اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے۔۔" کبیر نے فوری کہا تو ساحر کا ہاتھ ہوا میں ہی رک گیا اس نے گن کو زمین پہ پھینکا ایک طویل

سانس اندر کھینچ کر مڑا اور دھیمی رفتار سے ایک کونے میں چلا گیا وہاں پہنچ کر وہ زمین پہ ہی بیٹھ رہا اس کا سانس پھولا ہوا تھا، ساتھ ہی اس کا ہاتھ اپنے سینے پہ پہنچ گیا، اس کا چہرہ سفید پڑ رہا تھا۔۔ کبیر نے مشین گنیں اکھٹی کیں اور ساحر کے پاس رکھیں۔۔ ان میں سے ایک گن پکڑ کر وہ باہر نکل گیا جبکہ ساحر چپ چاپ وہیں بیٹھا رہا۔

کیرل اور ہنٹ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا، ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ نظروں میں ہی ایک دوسرے سے کہہ رہے ہوں کہ یہ تو ان سب سے بڑا وحشی ہے۔

کچھ دیر بعد کبیر واپس لوٹ آیا اس کے ہاتھ میں پانی کی بوتلیں تھیں ایک بوتل اس نے ساحر کو تھمائی اور دوسری کیرل اور ہنٹ کو۔

"عمارت میں یہی لوگ تھے۔" اس نے ساحر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس شخص کو اوپر لے چلو۔" اس نے کبیر سے کہا تو کبیر نے اس شخص کو اٹھایا اور کندھے پہ لاد کر باہر نکل گیا

کیرل ہم تھوڑی دیر تک آتے ہیں۔" ساحر نے نرم لہجے میں کیرل سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے باہر نکل گیا اس کا چہرہ قدرے نارمل ہو گیا تھا۔

وہ جوڑی اب بہت پر سکون نظر آرہی تھی جیسے اپنے ہی گھر میں بوتلیں لگوا کر لیٹے ہوئے ہوں۔

"یہ تو کوئی وحشی ہے۔۔" ہنٹ نے اس کے نکلتے ہی جھرجھری لے کر کہا۔

"خبردار۔۔۔بھائی ہے وہ میرا۔۔" کیرل نے ڈانٹا تو ہنٹ نے شوہر ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے آنکھیں جھکا لیں۔

کبیر اس شخص کو ایک آفس نما کمرے میں لے گیا اور ایک کرسی پر مضبوطی سے باندھا۔ "تم آرام کرو۔۔میں پوچھ گچھ کر لیتا ہوں۔" کبیر نے کہا تو ساحر سر ہلاتے ہوئے ایک طرف موجود صوفے پہ بیٹھ گیا۔

"اسے مارنا نہیں۔۔اس کی ہڈیاں توڑ کر خود ہی اس کے کسی پیارے کو بلا کر ہم یہاں سے نکل جائیں گے بگ باس کو تحفہ بھیجنا ہے۔" ساحر غرایا۔

کبیر کے جسم میں سردی کی لہر دوڑی۔ ساحر کی سفاکی تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ کبیر کا ہاتھ بلند ہوا اور سامنے موجود شخص کے گال پہ برسنا شروع ہو گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کے جسم کو جھٹکا لگا تو کبیر کا ہوا میں اٹھا ہوا ہاتھ رک گیا وہ شخص ہوش میں آ رہا تھا۔ ساحر سرخ آنکھوں سے اسے گھور رہا تھا۔ اس نے کسمساتے ہوئے آنکھیں کھولیں۔

"میں کہاں ہوں؟" اس نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پہ پوچھا۔

جواب میں ایک زناٹے دار تھپڑ اس کے گال پہ لگا اور گال پھٹ گیا

ایک جھٹکے کے ساتھ اس کے منہ سے تین چار دانت اچھل کر زمین بوس ہوئے۔

"کتے کے بچے تم بچو گے نہیں۔۔" اس کا یہ کہنا، اسے بہت مہنگا پڑا جب کبیر کے ہاتھ مشین کی طرح اس پہ برسنے لگے۔

کچھ بھی ہو۔۔ گالی۔۔ کبیر خان برداشت نہیں کرنے والا تھا۔۔ اور اوپر سے تھا بھی پولیس انسپکٹر۔۔ اس شخص کو جلد ہی "پانجا" ادھر اُدھر اڑتا نظر آنے لگا۔

"کک۔۔۔ کیوں مار رہے ہو مجھے۔۔۔" وہ چیختے ہوئے بولا۔

"بگ باس چاہئے ہمیں۔۔۔۔" کبیر نے درشت لہجے میں کہا تو جواب میں وہ شخص تکلیف میں ہونے کے باوجود قہقہے لگانے لگا تو کبیر نے حیرت سے مڑ کر ساحر کی طرف دیکھا۔۔۔

"تو تم پہلے یہ پوچھ لیتے۔۔ بغیر تشدد کے بھی سب کچھ بتا دیتا میں۔ بگ باس تم جیسے لوگوں کو جوتے کی نوک پہ رکھتا ہے میں بتا دیتا ہوں سب کچھ تم بگ باس تک پہنچ کر دکھانا۔۔" اس نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

چیچک زدہ چہرہ، نحوست، لہولہان منہ۔۔ خون سے شرابور گریبان اور اس کے قہقہے۔۔۔ عجیب ساماحول بناہوا تھا۔

"تمہارے بگ باس کا میں وہ حال کروں گا کہ اس کا باپ بھی اسے پہچاننے سے انکار کر دے گا۔۔" ساحر نے سرد لہجے میں کہا۔۔

نجانے اس کے لہجے میں کیا تھا جو اس شخص کے قہقہوں کو بریک لگ گئی۔۔ وہ گھور کر ساحر کی طرف دیکھنے لگا۔

"تمہارے بارے میں کافی معلومات مل چکی ہیں مجھے۔۔ تم نے پیٹر، مارٹی اور روکسن وغیرہ کا خاتمہ کیا ہے۔۔ تم خود سینے میں گولیاں کھا چکے ہو پھر بھی اس جوڑے کو بچانے میں لگے ہوئے ہو۔۔ میرے خیال سے تم مقامی بھی نہیں ہو تمہاری ہمت کی میں داد دیتا ہوں مگر تم جس بلا کے پیچھے ہو وہ بہت خطرناک ہے۔" اس شخص نے اس بار سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"تم بولنا شروع کرو۔" ساحر غرایا۔

جواب میں اس شخص نے قہقہہ لگایا اور بگ باس کے بارے میں بتانا شروع کیا۔۔ وہ ایسی ہی معلومات تھیں جو ساحر اور اس کے ساتھی پہلے ہی جانتے تھے۔

"اب بتاؤ۔۔ جو کسی کے سامنے آتا ہی نہیں اور جس تک کوئی اس کی مرضی کے بغیر جا نہیں سکتا۔ جسے کوئی دیکھ نہیں پاتا اس تک تم کیسے پہنچو گے؟۔۔" اس شخص نے طنزیہ لہجے میں جواب دیا۔

"بگ باس اپنا پیسہ کہاں رکھتا ہے؟" ساحر نے سوال کیا۔

"پیسہ؟ اس بات کی کیا تُک ہی یہاں پہ؟" وہ شخص چونکا۔

"ایسے لوگ بلیک منی کو چھپائے رکھتے ہیں۔۔ بینک میں رکھ کر اپنا راز افشاء نہیں کرتے۔۔ بگ باس کا منی سٹور کہاں ہے؟" ساحر نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں پتہ۔۔" اس شخص نے نفی میں سر ہلایا۔

"خان صاحب۔۔ شروع ہو جائیں۔" ساحر نے کبیر سے کہا تو کبیر جارحانہ انداز میں آگے بڑھا۔

"تین پوائنٹس ہیں۔۔۔ میں ہی ان کا خیال رکھتا ہوں۔" کبیر کو دوبارہ آگے بڑھتے دیکھ کر وہ گھبرا گیا۔

"تفصیل سے بتاؤ۔" کبیر غرایا تو اس کا ٹیپ ریکارڈر دوبارہ چل پڑا۔

"اس کے باوجود تم بگ باس تک نہیں پہنچ پاؤ گے۔" تفصیل بتانے کے بعد وہ مسکرایا۔

"ہم اس تک نہیں جائیں گے، اب وہ خود ہمارے پاس آئے گا۔" ساحر مسکراتے ہوئے کھڑا ہوا۔

"وہ پاگل نہیں کہ تمہارے پاس آ جائے۔" اس شخص نے کہا۔

"میں جانتا ہوں مگر اسے ہمارے پاس تم لاؤ گے تو وہ ضرور آئے گا۔"

ساحر نے کہا تو وہ شخص ایسی نظروں سے ساحر کو دیکھنے لگا جیسے ساحر کا دماغی توازن ٹھیک نہ رہا ہو۔۔

"بگ باس کے بارے میں جان کر تمہارا دماغ گھوم گیا ہے میں بھلا کیوں اسے تمہارے پاس لاؤں گا؟" اس نے چیخ کر کہا۔

"جو کہا تھا وہ کام پورا کرو۔۔ پارسل بھیجنا ضروری ہے۔" ساحر نے کبیر سے کہا اور باہر نکل گیا۔

کبیر اس شخص کی طرف بڑھا جس کی ہڈیاں ٹوٹنے کا وقت آچکا تھا۔

روز کلب کی پر شکوہ عمارت شہر کی خوبصورت عمارات میں سے ایک تھی کلب باقاعدہ حویلی طرز کا تھا، جس میں ایک بڑا سالان، خوبصورت باغیچہ اور وسیع پارکنگ جیسی سہولیات موجود تھیں۔ کلب دن بھر آباد رہتا تھا جس میں منچلوں کی تعداد زیادہ رہتی تھی۔ اگرچہ بگ باس کا خوف ان کی رگوں پہ سواری کرتا تھا مگر اس کلب کے اندر ان کو ہر طرح سے سکیورٹی فراہم کی جاتی تھی اور حقوق کا خاص خیال رکھا جاتا تھا۔

پارکنگ میں ایک جدید ماڈل کی کار رکی اور اس میں سے تینوں دوست باہر نکلے۔ وہ تینوں نئے میک اپ میں تھے۔ سب سے بھدا میک اپ ساحر کا تھا اس کے چہرے پہ چیچک کے دانے اور نحوست تھوک کے حساب سے موجود تھی۔ باقی دونوں اس کے پیچھے مودب ہو کر چل رہے تھے وہ لاپرواہی اور تیزی سے آگے آگے چل رہا تھا۔ کلب کے مرکزی دروازے پہ اسے دربانوں نے جھک کر سلام کیا اور وہ انہیں

نظر انداز کرتے ہوئے ہال میں پہنچ گیا اس کا رخ لفٹ کی طرف تھا۔ کلب کا سارا سٹاف اسے ادب سے سلام کرتا جارہا تھا مگر وہ کلف زدہ کپڑے کی طرح اکڑا ہوا آگے گزر جاتا۔ لفٹ میں سوار ہو کر اس نے بیسمنٹ کے لئے بٹن پریس کیا۔

"وہاں پہ۔۔۔"

جبران نے بات شروع ہی کی تھی کہ ساحر نے اسے تیز نظروں سے دیکھا تو وہ چپ کر گیا۔

لفٹ کا دروازہ کھلنے پہ وہ باہر نکلے۔ بیسمنٹ میں باقاعدہ کمرے بنے ہوئے تھے۔ ایک سائیڈ پہ کاؤنٹر بھی موجود تھا جس پہ باڈی بلڈر نما شخص موجود تھا۔

"یس باس۔۔۔"

اس نے چیچک زدہ شخص کے چوکھٹے کو دیکھتے ہوئے ادب سے پوچھا۔

"بلیو روم۔۔۔" ساحر نے جواب دیا۔

اس کا لہجہ مارک (جسکی کبیر نے ہڈیاں توڑی تھیں) جیسا ہی تھا مگر وہ مکمل طور پہ مارک کا لہجہ نہ اپنا پایا تھا۔

"او کے باس۔" اس شخص نے کہا مگر اس کے لہجے میں حیرت بھی شامل تھی۔

شاید وہ ساحر کے لہجے کی وجہ سے حیران تھا مگر ظاہر ہے وہ اس پہ اعتراض کرنے کے قابل بھی نہ تھا لہذٰا اس نے ساحر کو ایک چابی اور کارڈ پکڑا یا، ساحر نے وہ دونوں چیزیں پکڑیں اور واپس مڑا۔

"تم دونوں یہیں رکو۔۔" اس نے تحکمانہ لہجے میں ان دونوں سے کہا اور ان کے درمیان سے آگے نکل گیا۔

راہداری میں چلتے ہوئے وہ ایک کمرے کے سامنے پہنچ کر رک گیا اس نے کارڈ دروازے میں بنے ایک خانے میں ڈال دیا، چند لمحے ٹھہرا، جب اسے مخصوص گھنٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے پھر چابی سے لاک

کھولا چند لمحوں بعد کٹاک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھل گیا۔ دروازہ کھلتے ہی وہ اندر داخل ہوا اس کے پیچھے دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

متوسط درجے کا کمرہ، گودام کی طرح کا تھا جس میں تا حدِ نگاہ کرنسی کے ڈھیر لگے ہوئے تھے اس نے گھوم کر سامنے موجود کروڑوں ڈالرز کی کرنسی کا جائزہ لیا۔ سامنے موجود نوٹ نئے اور کڑک ہونے کی وجہ سے معصوم بچے کی طرح پاک نظر آرہے تھے مگر ساحر جانتا تھا کہ بظاہر صاف ستھرے نوٹ کس کس قسم کی کالک سے کمائے گئے ہیں۔ نوٹ بذاتِ خود تو بے جان اور بے قصور تھے مگر انسانیت کی منافقت نے کاغذ کے ان ٹکڑوں کو بدنام کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑ رکھی تھی۔

کرنسی کے معائنہ کے بعد اس نے ایک طرف موجود بڑی الماری کا رخ کیا۔ الماری بہت سے کاغذات سے بھری پڑی تھی اس نے چند ایک فائلیں نکال کر چیک کیں۔

یہ وہ فائلیں تھیں جو مقامی حکومت کے کارندوں کی پاکیزگی اور شرافت (گھٹیا بلیک میلنگ کا مواد) کو اپنے اندر چھپائے ہوئے تھیں اور

اسی عزت کے تحفے کے بدلے وہ سب بگ باس کے تلووں کو زبان سے پالش کرتے تھے۔

وہ چند لمحے رک کر سوچتا رہا پھر اس نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا تو ایک لمبی مگر چپٹی پلاسٹک کی بوتل بر آمد ہوئی۔ اس نے بوتل کا ڈھکن اتارا اور ایک طرف سے شروع کر کے، کرنسی کے ڈھیر پہ کوئی مائع گراتا گیا۔ ایک بوتل ختم ہونے پہ اس نے کوٹ کی دوسری جیب سے ایک اور بوتل نکالی اور دوبارہ اپنی کاروائی میں جت گیا۔ وہ ایک پتلی سے لائن کی صورت میں مائع گراتا جا رہا تھا، سارے ڈھیر پہ مائع ڈالنے کے بعد اس نے الماری سے کاغذات نکال نکال کر اس ڈھیر پہ رکھنے شروع کئے۔ تقریباً پانچ منٹ میں وہ الماری خالی کر چکا تھا یہ کام نپٹا کر اس نے ایک بار کمرے کا جائزہ لیا اور پھر جیب سے لائٹر نکالا۔ لائٹر پکڑے وہ کمرے کے دروازے پہ پہنچا، ہینڈل پکڑ کر لاک کھولا اور پھر لائٹر جلا کر اس ڈھیر پہ پھینک دیا۔۔ بھک کی آواز کے ساتھ اس ڈھیر نے آگ پکڑلی ساحر جلدی سے باہر نکلا دروازہ لاک کر کے اس نے چابی

کو جان بوجھ کر الٹی سمت پوری قوت سے موڑا تو چابی تالے میں ہی ٹوٹ گئی وہ چابی کا باقی حصہ پکڑے کاؤنٹر کی طرف بڑھا اس نے ٹوٹی ہوئی چابی باڈی بلڈر کو تھمائی۔

"چابی لاک میں اٹک گئی تھی۔۔ اس کے ساتھ کسی نے چھیڑ خانی تو نہیں کی؟" اس نے ڈانٹتے ہوئے پوچھا۔

"نن۔۔ نن۔۔ نہیں باس۔۔۔ میں ادھر ہی ہوتا ہوں۔" اس نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر مجھے پتہ چلا کہ اس کے ساتھ کسی نے چھیڑ خانی کی ہے تو تمہاری خیر نہیں۔۔ جلدی کسی کو بلا کر لاک ٹھیک کراؤ۔۔" ساحر نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ وہ شخص ریسیور اٹھا کر فوری مکینک بلانے کے انتظام میں لگ گیا۔

وہ تینوں جس خاموشی سے آئے تھے اسی خاموشی اور تیز رفتاری سے پارکنگ میں پہنچے۔ کار میں سوار ہو کر وہ کلب سے باہر نکلے اور کلب کے

عقب میں پہنچے وہاں پہنچ کر کار کے اندر ہی انہوں نے میک اپ بدلا اور کار وہیں چھوڑ کر پیدل سڑک کی طرف چل دیئے۔ اس بار انہوں نے لانگ کوٹ پہن رکھے تھے جن میں اسلحہ چھپایا گیا تھا۔

"تینوں کلبوں سے کیا لینا تھا تم نے؟" جبران نے پوچھا۔

"آگ لگانی تھی۔۔۔" ساحر نے خشک لہجے میں کہا۔

"آگ؟ میں سمجھا نہیں۔۔" جبران نے کہا۔

"ہر کلب کے بلیو روم میں۔۔ بلیک منی کا تقریباً کروڑوں ڈالرز کا ذخیرہ تھا اور بلیک میل کرنے کے لئے کاغذات بھی۔۔" ساحر نے جواب دیا۔

"تم نے آگ لگ دی ہر شے کو؟"۔۔۔ جبران نے حیرت کے مارے رکتے ہوئے پوچھا۔۔ کبیر کا حال بھی جبران سے مختلف نہیں تھا۔

"ہاں۔۔ اب بگ باس اپنے مال کی باقیات پہ ماتم کرنے ضرور آئے گا۔" ساحر نے لاپرواہی سے کہا۔

اس کے انداز سے لگ رہا تھا جیسے وہ ردی کو آگے لگا کر آیا ہو۔ کبیر اور جبران نے الجھن بھری نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا انہیں شاید سمجھ نہیں آرہی تھی کہ ساحر یہ سب کیوں کر رہا ہے۔

"تمہیں معلوم ہے کہ بگ باس کہیں بھی ہمارے ہاتھ نہیں لگ رہا۔ ادھر کیرل اور ہنٹ کی جان بھی سولی پہ لٹکی ہوئی ہے۔ آج جو مہرہ، مارک ہمارے ہاتھ لگا تھا، وہ بگ باس کا خاص آدمی تھا۔ اس سے تفتیش میں بلیک منی کا ذکر سامنے آیا۔ بلیک منی ہونے کی وجہ سے بگ باس اس پیسے کو کسی بھی بینک میں نہیں رکھ سکتا تھا تو اپنے تین کلبوں میں یہ پیسے ذخیرہ کئے۔ ان تین میں سے اب میں تیسرا اور سب سے بڑا ذخیرہ جلا کر آرہا ہوں۔۔ پچھلے دو کلبوں میں بھی میں نے یہی کام کیا ہے اب وہ بگ باس گھبرا کر سامنے آئے گا اور اگر اب بھی نہ بل سے نکلا تو میں سارے کلب بھی جلا دوں گا۔" ساحر نے سرد لہجے میں تفصیل بتائی۔

"بگ باس کا کرنا کیا ہے؟۔۔ شہر میں تو اس کے خلاف جائے گا کوئی نہیں نہ ہماری کوئی مدد کرے گا۔۔۔" کبیر نے پوچھا۔

"کسی کی ہمیں ضرورت بھی نہیں۔ ہم اس کی لاش چوک میں لٹکائیں گے، اس نے یہاں کے لوگوں اور خاص طور پہ لڑکیوں کا جینا حرام کیا ہوا ہے۔ اسے ہم نشانِ عبرت بنا کر جائیں گے۔ بگ باس۔۔ مافیا کنگ ہے اس علاقے کا۔ لاتعداد منشیات کے گروپس کو درپردہ سنبھالتا ہے کوئی ان کے سامنے دم نہیں ہلا سکتا۔" ساحر نے جواب دیا۔

"تمہیں یہ باتیں کہاں سے پتہ چلیں؟" جبران نے پوچھا۔

کیونکہ وہ دونوں اکٹھے ہی چھٹیاں گزارنے آئے تھے اور اس کے سامنے تو ساحر نے کسی قسم کی کوئی جاسوسی نہیں کی تھی کہ اسے یہ معلومات مل جاتیں۔

"اب تک میں تین لوگوں کو انٹیروگیٹ کر چکا ہوں۔۔ روکسن، ڈیوڈ اور اب مارک۔۔ سب کی معلومات کو ملا کر یہی نچوڑ بنتا ہے۔" ساحر

نے جواب دیا۔ اب وہ دوبارہ روزکلب کی عمارت میں داخل ہو چکے تھے۔

"کبیر تم سڑک پہ چلے جاؤ۔۔ایک ٹیکسی انگیج رکھو۔۔جبران تم پارکنگ کے آس پاس رہو۔۔اگر بگ باس آئے تو مجھے بتانا۔۔اس کی کار کی تفصیلات کبیر تک پہنچا دینا۔۔اس کا پیچھا کرنے کی نوبت آئے تو تیاری مکمل ہونی چاہیئے۔" ساحر نے اچانک رکتے ہوئے کہا تو کبیر اور جبران سر ہلاتے ہوئے وہیں سے مڑ گئے۔

کلب میں پہنچ کر اس کا رخ اس بار ایک کونے میں موجود خالی میز کی طرف تھا۔ کچھ ہی دیر بعد ایک ویٹر وہاں پہنچ گیا۔ ساحر نے اسے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ان کے مزید دوست آرہے ہیں، اکھٹے ہی آڈر کریں گے ساتھ ہی اس نے بیرے کو ایک نوٹ بھی تھما دیا جسے تھامتے ہی اس نے کھلی باچھوں کے ساتھ سلام جھاڑا اور وہاں سے چلا گیا۔

بچپن میں بچے اکثر اور بلخصوص بارش کے بعد، چڑیاں پکڑنے کے لئے ایک جال بچھاتے تھے جس میں گندم کے دانے ڈال کر اس کے اوپر

کوئی بڑا سا برتن الٹا کر کے رسی سے بندھی لکڑی کی ایک چھوٹی سے چھڑی کے سہارے اس طرح کھڑا کیا جاتا تھا کہ جیسے ہی اس لکڑی کو رسی کی مدد سے آہستگی سے کھینچا جاتا تو وہ برتن دھڑام سے گر جاتا۔ جال بننے والا دور کسی اوٹ میں بیٹھ جاتا اور جیسے ہی چڑیا دانہ چگنے آتی تو رسی کھینچتا جس سے برتن گر جاتا اور بے چاری چڑیا جو پیٹ بھرنے کے لالچ میں اس برتن کے نیچے پڑے دانے چگ رہی ہوتی تھی وہ برتن کے اندر پھنس جاتی، ساحر اس وقت وہی جال پھیلا کر کلب میں براجمان تھا، فرق یہ تھا کہ اس جال میں کوئی چڑیا نہیں تھی بلکہ ایک مگرمچھ تھا۔

اس بار ساحر نے کیرل اور ہنٹ کو بھی تنہا نہیں چھوڑا تھا متوقع خطرے کے باعث اس نے ان کا میک اپ کر کے انہیں ایک غیر معروف پرائیوٹ ہسپتال میں داخل کروا دیا تھا، وہ نہیں چاہتا تھا کہ دوبارہ ان پہ حملہ ہو۔۔ اور خود اب اس جھنجھٹ سے اکتاہٹ بھی محسوس کر رہا تھا۔

تیز دھوپ شیشوں کی ناتواں سی رکاوٹ کو پھلانگتی ہوئی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ شیشوں سے اُس طرف ایک چھوٹا سا سوئمنگ پول نما تالاب تھا جس میں دودھ سی سفید بطخیں تیراکی کے جوہر دکھا رہی تھیں۔ ہوا کی سرسراہٹ کانوں کی سماعت کو جلا بخش رہی تھی تالاب سے تھوڑا ہٹ کے، لان کے وسط میں دائرے کی صورت میں صوفہ نما کرسیاں پڑی ہوئی تھیں کرسیوں سے لے کر، لان کے درمیان موجود پکے رستے تک، سبز رنگ کا ہی کارپٹ بچھا ہوا تھا جس کا مقصد گھاس کو مہنگے جوتوں سے بغل گیر ہونے سے روکنا تھا۔

صوفہ نما کرسیوں میں سے ایک کرسی پہ ایک پتلے نین نقش، سفید بال، چمکدار آنکھوں اور قابلِ رشک صحت کا مالک ایک شخص بیٹھا تھا۔ اس نے یقیناً جوانی میں صنفِ مخالف کے دلوں پہ نادیدہ چھریاں چلائی ہوں گی، اس وقت اس کے ایک ہاتھ میں چائے کا کپ اور دوسرے ہاتھ میں اخبار تھا وہ گرما گرم چائے پینے کا عادی تھا مگر آج۔۔۔ چائے کا کپ ۔۔ ایک لایعنی چیز کی طرح معلق تھا اور اس کی تیز نظریں اخبار کی

سطروں پہ گھوم رہی تھیں خبر پڑھنے کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھوں میں آگ کی چنگاریاں بھی جان پکڑ رہی تھیں۔ پوری خبر پڑھ کر اس نے اخبار کو ایک طرف رکھا اور چائے کا کپ سامنے میز پہ رکھ دیا کرسی سے ٹیک لگا کر اس نے آنکھیں موند لیں وہ کافی دیر یونہی آنکھیں بند کئے پڑا رہا۔

"کیا ہوا ڈیڈی؟" ایک شگفتہ سی آواز سن کر اس نے آنکھیں کھولیں۔

سامنے درمیانے قد کا پرکشش نوجوان کھڑا تھا، جو نجانے کب آکر وہاں کھڑا ہو گیا تھا، نوجوان کا چہرہ معصومیت کا شاہکار تھا اپنے انداز و اطوار سے وہ بہت سلجھا ہوا نظر آرہا تھا اس کو معصومیت اپنی ماں سے ہی ملی ہو گی۔

"جوزف۔۔ تم نے اخبار پڑھا؟" اس نے درشت لہجے میں پوچھا۔

"نہیں ڈیڈ۔۔۔ وقت نہیں ملا۔۔" نوجوان جس کا نام جوزف تھا، نے اسی طرح شگفتہ لہجے میں جواب دیا۔

اس پہ ڈیڈ کے درشت لہجے کا اثر نہیں ہوا تھا۔

"پڑھ لو۔۔۔اس سے پہلے کہ تمہارے پاس کچھ بچے ہی نہ۔" اس شخص نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہوا کیا؟ کچھ بتائیں تو؟" اس نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"تمہاری کسی کرتوت کا ہی نتیجہ ہے، اگر تم سے بزنس اور اپنے لوگ نہیں سنبھالے جاتے تو مجھے بتا دو میں خود سنبھال لوں گا۔" اس شخص نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہاں سے چل دیا۔

نوجوان حیرت سے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

"عجیب بات ہے۔ آج تک ڈیڈ نے اس طرح مجھ سے برتاؤ نہیں کیا۔" وہ بڑبڑایا۔

اپنے ڈیڈ کی بات سن کر اس کی پیشانی پہ نظر آنے والی سلوٹیں، ڈیڈ کے جاتے ہی خود بخود مٹتی گئیں یوں محسوس ہوا جیسے اس پہ اپنے باپ کی کسی بات کا خاطر خواہ اثر نہیں ہوا۔ اس نے بے فکری سے سامنے موجود

کیتلی سے چائے ایک کپ میں ڈالی اور کپ کو اٹھا کر ہونٹوں سے لگایا چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے اس نے اخبار کو اپنی طرف کھسکایا اور پہلی خبر پہ نظر پڑتے ہی اسے اچھولگ گیا۔۔۔چائے گرتے گرتے بچی۔

"اوہ۔۔۔شِٹ۔۔" کہتے ہوئے اس نے چائے ایک سائیڈ پہ رکھی اور خبر کو پوری توجہ سے پڑھنے لگا خبر پڑھتے ہوئے اس کے چہرے پہ بارہ بجنے کے آثار صاف نظر آرہے تھے ساتھ ساتھ آنکھوں میں بے یقینی کے بادل بھی منڈلا رہے تھے۔

"یہ کیسے ممکن ہے؟ بگ باس کے لوگوں کو کون مار سکتا ہے۔۔" اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

مگر اخبار فوری جواب تو نہیں دیتا اس کے لئے اگلے دن کا انتظار کرنا پڑتا ہے جس کا اس کے پاس وقت نہیں تھا اس نے اخبار کو میز پہ پھینکا اور جیب سے فون نکال کر نمبر ملایا۔ پہلی بار کال ریسیو نہ ہونے پہ اس نے جھنجھلا کر دوبارہ نمبر ملایا، اس بار کچھ دیر بعد کال مل گئی۔

"یس باس۔۔" دوسری طرف سے مودبانہ آواز سنائی دی۔

"رومن میری کال دیر سے کیوں اٹنڈ کی؟" اس نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اس کی ساری شگفتگی ہوا ہو گئی۔

"باس۔۔۔وہ۔۔۔وہ۔۔" ہکلاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا وہ۔۔وہ۔۔لگا رکھی ہے۔۔" وہ دھاڑا۔

"میں ہسپتال کے رش میں پھنسا ہوا تھا۔۔" جواب ملا۔

"ہسپتال کیا کر رہے ہو؟" جوزف نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔۔۔مارک کے پورے جسم کی ہڈیاں کسی نے توڑ دی ہیں۔ میں تو ویسے ہی مارک سے ملنے اس کے اڈے پہ گیا تو وہاں پہ تو قیامت برپا تھی مارک کے گروپ کے چار لوگوں کی لاشیں بھی پڑی تھیں اور مارک کا جوڑ جوڑ ٹوٹا ہوا تھا کچھ دیر پہلے اس کی موت واقع ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ پوائنٹ ریڈ پہ دو بستر بھی موجود تھے جن کے ساتھ ڈرپ لٹکانے والے سٹینڈز بھی تھے، ایسے لگ رہا تھا جیسے مریض لیٹے رہے

ہوں۔" رومن کی سہمی ہوئی آواز میں جواب ملا۔ اسی بوکھلائے ہوئے ساری تفصیل ہی بتادی۔

"کس کی اتنی جرات کے ہمارے آدمی پہ ہاتھ اٹھائے؟" وہ چیخا۔

"بب۔۔باس۔۔اس بارے میں کوئی خبر نہیں ملی ابھی تک۔۔یہ تین گھنٹے پہلے کی بات ہے، مارک کی حالت دیکھنے کے بعد مجھے خود اپنا ہوش نہیں رہا تھا۔۔ابھی بھی ہسپتال میں ہی ہوں۔" جواب ملا تو نوجوان نے گالی دیتے ہوئے کال بند کردی۔

کرسی پہ بیٹھے ہوئے اس کی ٹانگیں پنجوں کے بل زور زور سے ہل رہی تھیں وہ بہت بے چین نظر آرہا تھا مارک اگر بچ جاتا تو اسے پتہ چل جاتا کہ ایسا کس نے کیا ہے مگر وہ تو زندہ ہی نہیں تھا۔

اب تک اس کے بہت سے آدمی مارے جاچکے تھے، جن میں پیٹر، ٹونی، روجر، ڈیوڈ اور اب مارک۔۔اس کے علاوہ ان کے ایک بزنس فرینڈ روکسن کی بھی موت ہوچکی تھی مگر قاتل کے طور پہ کوئی بھی سامنے

نہیں آیا تھا۔ ابھی وہ اسی مخمصے میں تھا کہ فون کی مترنم بیل کی آواز نے اسے چونکا دیا سکرین پہ نام دیکھ کر اس نے کال اٹنڈ کی۔

"یس۔۔۔"۔ اس نے کرخت لہجے میں کہا۔

"بب۔۔ بب۔۔ باس ہمارے کلبوں کے بلیورومز میں آگ لگ گئی ہے۔ سب کچھ جل کر راکھ ہو گیا ہے۔" دوسری طرف سے ہکلاتی ہوئی آواز سنائی دی اور جوزف کے توطوطے چڑیاں سبھی ہی اڑ گئے وہ ساکت و جامد سا اپنی جگہ پہ ایک مجسمے کی طرح بیٹھا تھا۔۔

"باس۔۔۔ باس۔۔۔" دوسری طرف سے آواز سن کر وہ چونک گیا۔

"کیسے ہوا یہ؟"

جوزف اس صدمے سے باہر نکل آیا تھا اور حیرت انگیز طریقے سے اپنے آپ کو سنبھال چکا تھا۔

"باس۔۔ اس بات کا علم نہیں ہو سکا مگر تینوں پوائنٹس پہ آخری بار مسٹر مارک ہی بلیو رومز میں گئے ہیں ان کے پاس کیونکہ سپیشل اتھارٹی ہے اس لئے انہیں نہ تو روکا گیا اور نہ ہی چیک کیا گیا۔۔۔" جواب ملا۔

"کیا۔۔ مارک؟۔ وہ تو مر چکا ہے کب کا۔" جوزف حلق کے بل چیخا۔

اس نے جو اپنا دماغ ٹھنڈا کیا تھا اور پر سکون ہوا تھا۔۔ وہ سکون پانی کی طرح بہہ گیا۔

"مم۔۔ مم۔۔ مگر سر۔۔ ہر کلب میں باقاعدہ ویڈیو بنی ہوئی ہے۔۔ مسٹر مارک ہی کمرے کے اندر گئے ہیں۔ کمرے کے اندر کیمرے نہیں تھے ورنہ بروقت پتہ چل جاتا۔" جواب ملا۔

"یو بلڈی فول۔۔۔ مجھے مت سبق پڑھاؤ۔۔" وہ کالر پہ ہی چڑھ دوڑا۔۔ اس نے غصے میں کال بند کی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

چند لمحے وہ بے چینی سے ادھر ادھر چلتا رہا اور پھر تیز رفتاری سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔۔ اس کے گاڑی میں بیٹھتے ہی، پیچھے اس کے گارڈز

جیپوں میں سوار ہوئے اور زوں۔۔ کی آواز کی ساتھ ساری گاڑیاں دوڑتی گئیں۔

بگ باس کی گاڑیاں۔۔۔ اور اوپر سے خطرناک حد تک بڑھی ہوئی رفتار۔۔ ہر گاڑی خود بخود سائیڈ پہ ہٹتی گئی۔ تیز رفتاری کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے گاڑیاں بیس منٹ کے بعد ہی روز کلب کے کمپاؤنڈ میں مڑ گئیں۔ ایک تو روز کلب نزدیک تھا اور دوسرا یہ ان کا سب سے اہم اڈہ تھا اس وجہ سے جوزف سب سے پہلے وہاں پہنچا کلب کے مرکزی دروازے کے سامنے پہنچتے ہی اس کے گارڈز بازوں کی طرح اڑتے ہوئے گاڑیوں سے نکلے اور انہیں دیکھتے ہی سب لوگ سائیڈ پہ ہو گئے۔ جوزف کار سے نکلا اور تیز رفتاری سے کلب میں داخل ہوا۔ اس کا رخ لفٹ کی طرف تھا اڑی رنگت کے ساتھ جلد ہی وہ لفٹ کے ذریعے .بیسمنٹ میں پہنچا اس کا دل ایسے ہی دھڑک رہا تھا جیسے رزلٹ چیک کرتے وقت سٹوڈنٹس کا دھڑکتا ہے، اور وہ دل میں جذبات بھی

ایسے ہی رکھے ہوئے تھا جیسے ایک متوقع فیل طالبعلم کے ہوتے ہیں کہ۔۔۔۔ فیل ہونے کی بات جھوٹ ہی ہو۔۔ اللہ بچا ہی لے۔۔

یہاں معاملہ الٹ تھا، سب کچھ وہ چکا تھا اور یہ کوئی خواب بھی نہیں تھا۔ جیسے ہی وہ بلیو روم پہنچا اس کے ارمان دو چالیس کی سپیڈ سے زمین بوس ہو گئے۔ وہاں ہر طرف راکھ ہی راکھ موجود تھی انہوں نے اتنی محنت سے اپنا پسینہ ۔۔۔ اور لوگوں کا خون ایک کر کے جو بلیک منی کے انبار لگائے تھے وہ راکھ کا ڈھیر بنا پڑا تھا۔۔ وہ پھٹی پھٹی نظروں سے سب کچھ دیکھ رہا تھا چند لمحے وہ پیسوں کی چِتا کو گھور تا رہا جیسے ابھی پیسے ہاتھ باندھ کر اس کے سامنے اصلی حالت میں کھڑے ہوئی جائیں گے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہونٹ بھنچے ہوئے واپس مڑا۔

"اس کی ویڈیو دکھاؤ مجھے۔۔" اس نے کہا تو ملازم ایک طرف دوڑتا گیا۔ کچھ ہی دیر بعد ایک جدید ٹیبلٹ پکڑے وہ واپس لوٹا اس پہ ویڈیو پہلے سے ہی پلے لسٹ میں تھی۔۔ جوزف نے پلے کا بٹن پریس کیا تو ویڈیو چلنے لگی کاؤنٹر سے چابی اور پاس لینے والا واقعی مارک تھا مگر اس کے

ساتھ دو نئے چہرے بھی نظر آئے جنہیں جوزف جانتا ہی نہیں تھا جوزف بغور مارک کو دیکھ رہا تھا جس کی چال دیکھ کر چونک گیا۔ اس کی چال پہ شک پڑنے کی وجہ سے جوزف نے جب غور کیا تو اسے مارک کی جسامت بھی پہلے سے مختلف نظر آئی مارک کمرے میں گیا اور کچھ دیر بعد وہ کمرے سے نکلا تو جیسے اس کی چابی لاک میں پھنس گئی اس نے زور لگا کر چابی نکالی اور کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا کہ اندر آگ لگ گئی ہے؟" جوزف نے سامنے موجود کاؤنٹر والے شخص سے پوچھا۔

"باس۔۔۔مارک نے کے مطابق چابی لاک میں ٹوٹ گئی تھی، انہوں نے مجھے میکنک کو بلانے کا اور جلدی لاک ٹھیک کروانے کا کہا۔" کاؤنٹر والے شخص نے جواب دیا۔

"میں ان کتوں کو چھوڑوں گا نہیں۔" وہ بڑبڑایا۔

"یس باس۔۔۔" کاؤنٹر والے نے شاید اس کی بڑبڑاہٹ سن لی تھی۔

"کچھ نہیں۔۔" جوزف نے کہا اور واپس لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ لفٹ سے نکل کر وہ کلب سے نکلا اور سیدھا اپنی کار میں جا بیٹھا۔ اس کے بیٹھتے ہی گاڑیاں چل پڑیں۔ اس نے فون نکال کر نمبر ملایا۔

"یس جوزف۔۔۔" اس کے ابا جی کی آواز سنائی دی۔

"ڈیڈ۔۔ بلیک منی کے ذخیرے جل چکے ہیں۔" جوزف نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہ جیسے اس کے ڈیڈ نے ہی وہ ذخیرے جلائے ہوں۔

"مجھے پتہ چل گیا ہے، تمہیں یوں نہیں نکلنا چاہیے تھا، جلدی واپس پہنچو، میں دیکھ لوں گا۔" اسے اس بار نرم لہجے میں ہدایت کی گئی۔

"اوکے ڈیڈ۔۔ میں اپنے پوائنٹ پہ جا رہا ہوں۔۔ ذہن پریشان ہے تھوڑی دیر تک آتا ہوں۔۔" جوزف نے کہا۔

"اوکے۔۔۔ فنتو وغیرہ وہیں پہ ہیں۔۔ دل بہلاؤ تم جا کر۔۔ باقی میں دیکھ لوں گا۔" جواب ملا اور کال بند ہو گئی۔

جوزف نے دوبارہ نمبر ملایا۔ اس بار اس نے اپنے سے آگے والی گاڑی میں موجود اسسٹنٹ کو کال کی تھی۔

"یس باس۔۔" دوسری طرف سے مودبانہ آواز سنائی دی۔

"آگے پیچھے دھیان رکھنا۔۔ ہو سکتا ہے ہم پہ حملہ ہو یا پھر کوئی ہمارا پیچھا کر رہا ہو اگر کوئی پیچھا کر رہا ہو تو ڈیتھ پوائنٹ کی طرف گاڑیاں موڑ دینا۔" اس نے غرا کر کہا اور فون بند کر کے سیٹ سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔

غالباً جوزف اور اس کے والد کا رشتہ بھی ایک طرح سے ایسے ایشیائی والد اور بیٹے جیسا تھا جس میں باپ کے زندہ رہتے بیٹا صرف عیاشی اور تفریح کرنے میں خود کفیل ہوتا ہے اور باپ کے مرتے ہی وہی بیٹا ہر معاملے میں سب کا باپ بھی بن اٹھتا ہے اور ذمہ داری بھی سنبھال لیتا

ہے مگر تب کے لئے ہی شاید کسی نے لکھا ہے کہ "اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔۔۔"

جوزف بھی پریشانی باپ کے سر منڈھ کے خود تفریح کرنے جا رہا تھا۔

ساحر کو جیسے ہی جبران کی طرف سے اشارہ ملا، اس کی نظریں کلب کے مرکزی دروازے کی طرف اٹھ گئیں جہاں سے ایک معصوم اور پر کشش نوجوان گارڈز کے حلقے میں تیزی سے لفٹ کی طرف بڑھتا ہوا نظر آیا۔ اس کے چہرے کی معصومیت دیکھ کر تو انسان اندازہ ہی نہیں کر سکتا تھا کہ وہ کس قسم کا مجرم ہے، مگر ساحر اس کی شخصیت کو جانتا تھا۔ اس وقت اس نوجوان کے چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا وہ لفٹ میں داخل ہوا تو دو گارڈز اس کے ساتھ چلے گئے جب کہ دو لفٹ کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ ساحر یہ دیکھ کر اٹھا اور کلب سے باہر نکلا سامنے ایک قطار میں پانچ گاڑیاں موجود تھیں جن میں سے چار تو نئے ماڈل کی جیپیں تھیں جبکہ ایک کار تھی ساحر کار اور جیپ کے درمیان سے گزرا اور یکدم لڑکھڑا کر منہ کے بل زمین پہ گرا۔۔

"اوہ۔۔۔" کی آواز کے ساتھ دو تین افراد اس کی طرف دوڑے مگر وہ خود ہی اٹھ چکا تھا، وہ لپکنے والے سب لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے باہر کی طرف لپکا۔

اس نے جبران کو بھی مخصوص اشارہ کیا تو وہ بھی نکل پڑا۔ چند لمحوں کے بعد وہ کبیر کے ساتھ ایک ٹیکسی میں موجود تھے۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ گاڑیاں تیز رفتاری سے کلب سے نکلیں ساحر نے دور جاتی ہوئی گاڑیوں کی طرف دیکھا اور پھر اطمینان سے ٹیکسی سے باہر دیکھنے لگا۔

"کیا ہوا؟ ان کے پیچھے نہیں جانا؟" کبیر نے اپنی مادری زبان میں پوچھا۔

مقامی لوگوں کے منہ سے عجیب سے زبان سن کر ڈرائیور نے چونک کر پیچھے دیکھا تو کبیر کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہو۔۔ جلد بازی میں وہ بھول گیا تھا کہ وہ میک اپ میں ہیں۔۔ اس نے اپنی دانست میں عقلمندی کی تھی کہ مقامی زبان میں بولا تو ڈرائیور بھی اس کی بات سمجھ جائے گا۔

مگر غیر مقامی زبان بولنے پہ کیا ہو گا۔۔ وہ یہ بھول گیا تھا۔

"یہ کیا کہا تم نے؟۔۔۔" ساحر نے مقامی زبان میں حیرت کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔۔ مجھے اپنے ایک غیر ملکی دوست کی یاد آگئی تھی وہ جب کسی کا انتظار کرتا تھا تو اکثر یہ جملہ بولتا تھا۔" کبیر نے بھی ہنس کر مقامی زبان میں جواب دی۔

ڈرائیور کی اس جواب سے حیرت کچھ کم ہوتی محسوس ہوئی۔ ساحر نے جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکالا اور اس کا بٹن پریس کیا تو اس کی سکرین آن ہوئی جس پہ ایک سرخ رنگ کا ڈاٹ نظر آرہا تھا۔

"ڈرائیور۔۔ ایسٹرن روڈ کی طرف چلو۔۔" ساحر نے سنجیدہ لہجے میں کہا

تو ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد ٹیکسی ایک رہائشی کالونی کے سامنے موجود تھی اس کالونی میں ساری کوٹھیاں دیکھنے لائق تھیں، ہر کوٹھی وسیع

احاطے پہ پھیلی ہوئی سر سبز و شاداب ماحول میں چھپی دلہن محسوس ہوتی تھی۔ کبیر نے ٹیکسی والے کو کرایہ ادا کر کے بھیج دیا۔

"ہماری نگرانی سے وہ چونک بھی سکتے تھے اس لئے میں نے اس کی کار پہ ٹریکر لگا دیا تھا اسی ٹریکر کی مدد سے ہم یہاں تک پہنچے ہیں۔ اب پورے ہوش و حواس میں رہ کر کام کرنا، ناکامی کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ اگر ان غنڈوں کو ایک موقع بھی ملا تو چیر پھاڑ دیں گے۔۔" ساحر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

وہ تینوں پیدل ہی چلتے ہوئے ایک بند گلی میں پہنچے۔ یہ کوٹھیوں کا عقب تھا جہاں پہ اکثر کوڑے کے ڈرم موجود رہتے تھے۔ ایک ڈرم کی مدد سے ساحر دیوار پہ چڑھا۔۔ دیوار پہ خاردار تار تو موجود تھی مگر اس کے درمیانی خلا میں سے بغیر کسی خاص احتیاط کے گزرا جا سکتا تھا باری باری وہ دوسری سمت کود گئے اور پھر چھپتے چھپتے وہ کوٹھی کے قریب پہنچے۔ کوٹھی کے قریب پہنچ کر وہ پھیل گئے اور کوٹھی کی دونوں اطراف سے آگے بڑھنا شروع ہوئے کوٹھی کی سامنے طرف ،

برآمدے میں ایک گن مین ٹہل رہا تھا، جبکہ دوسرا گیٹ کے قریب کرسی پہ بیٹھا موبائل کی خدمت کر رہا تھا۔ پورچ میں صرف کلب والی کار تھی، جیپیں غائب تھیں۔

برآمدے میں گھومنے والا شخص جب ساحر اور جبران کی طرف پشت کر کے دوسری طرف گیا تو ساحر دبے پاؤں تیزی سے آگے بڑھا اور ایک ستون کے پیچھے چپک کر کھڑا ہو گیا۔ وہ گارڈ دوسری طرف سے چکر پورا کر کے پھر اسی سمت آیا اور پھر دوسری طرف جانے کے لئے مڑا اسی وقت جبران نے ساحر کو اشارہ کیا تو ساحر نے دونوں ہاتھ ایسے آگے بڑھائے جیسے بچے کو ہاتھوں پہ لٹایا جاتا ہے، اسی وقت ٹرچ کی آواز سنائی دی اور گن بردار پیچھے کو الٹا جسے ساحر نے تیزی سے تھاما اور گھسیٹ کے برآمدے سے نیچے ڈال دیا۔ جبران نے نہایت مہارت کا ثبوت دیتے ہوئے اس کی پشت پہ ایسے گولی ماری کہ وہ سیدھی دل میں اتر گئی اسے اوٹ میں لٹا کر وہ چپکے اسے عمارت میں داخل ہوئے ان کے پیچھے ہی کبیر بھی اندر داخل ہوا۔ پنجوں کے بل چلتے ہوئے وہ کمروں سے

گزرتے گئے ایک کمرے کے سامنے باتوں کی آواز سن کر وہ تھم گئے۔ ساحر نے جھک کر دروازے سے کان لگا کر سُن گن لینے کی کوشش کی اسی وقت دروازہ کھلا اور سامنے ایک لحیم شحیم آدمی کھڑا حیرت سے اسے جھکے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔کبیر اور جبران چونکہ دونوں اطراف میں دیوار کے ساتھ لگے ہوئے تھے جس وجہ سے وہ انہیں نہ دیکھ سکا۔

"کون ہو تم اور کیا کر رہے ہو تم؟" اس نے غرا کر ساحر سے پوچھا۔

"کیبل آپریٹر۔۔میں ٹی وی کی آواز سے اندازہ لگا رہا تھا رہا تھا کہ آپ کے گھر سگنل پورے آتے ہیں یا رستے میں کہیں ڈنڈی مار جاتے ہیں۔۔ہم ہمیشہ پورے سگنل ہی بھیجتے ہیں پھر بھی کسٹمر کے پاس کم سگنلز پہنچتے ہیں۔۔" اس نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔

ساتھ ہی اس کا ہاتھ آگے بڑھا اور اس لحیم شحیم انسان کو کالر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔

"پسٹل استعمال کرو۔۔شور نہیں ہونا چاہیے۔" اس نے جھٹکے سے اس شخص کی گردن توڑتے ہوئے جبران سے تیز لہجے میں کہا۔

جبران تیزی سے کمرے میں داخل ہوا اور دفعتاً ٹرچ ٹرچ کی آواز کے ساتھ ہلکے ہلکے دھماکے ہوئے۔

"چار تھے۔۔ شکر ہے وہ حیرت سے اس شخص کو دیکھ رہے تھے ورنہ آسانی سے نہ مرتے۔" جبران نے باہر آکر اس مردہ شخص کی طرف اشارہ کرکے کہا۔

"اچھا ہے، ورنہ خواہ مخواہ شور ہوتا۔" کبیر نے کہا۔

ساحر اور کبیر کمرے چیک کرنے لگے جبکہ جبران تیزی سے آگے بڑھ گیا تھا۔ سارے کمرے خالی دیکھ کر ایک دفعہ تو وہ پریشان ہوئے مگر سیڑھیوں کے قریب کھڑے جبران نے انہیں اشارہ کرکے پاس بلایا وہ اس کے پاس پہنچے تو ان کے کانوں میں ایسی آوازیں پڑیں جیسے کوئی گتھم گتھا ہو، کتوں کے بھونکنے کی آواز بھی شامل تھی اور ساتھ ہی فلک شگاف قہقہے۔ انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔ چیخوں، قہقہوں اور غرانے کا یہ امتزاج بھی عجیب ہی تھا وہ تینوں ایک دوسرے کو کَور کرتے ہوئے اوپر چڑھنے لگے۔۔ سب سے آگے ساحر تھا۔

ایک فلور، دوسرا فلور۔۔۔اور پھر تیسرا اور آخری فلور۔۔وہ آوازیں چھت سے آرہی تھیں سیڑھیوں پہ موجود چھوٹے سے کمرے میں دبک کر جب سامنے چھت پہ نظر ڈالی تو عجیب سا منظر ان کا منتظر تھا۔ دو بلڈاگ کتے، جن کے منہ سے رالیں ٹپک رہی تھیں وہ سامنے چھوٹے چھوٹے اجسام پہ بار بار جھپٹ رہے تھے ان کا انداز ایسا ہی تھا جیسے پالتو بلی کھیلنے کی غرض سے بار بار گیند پہ جھپٹ رہی ہو۔ سامنے کرسی پہ وہی معصوم نوجوان بیٹھا قہقہے لگا رہا تھا جو کچھ دیر پہلے روز کلب گیا تھا۔

ساحر نے غور سے زمین پہ پڑے ان اجسام کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں

شدید غصے کا الاؤ دہکا اس نے فوری پسٹل سیدھا کیا اور ٹرچ ٹرچ کی آواز کے ساتھ دونوں کتے سروں میں گولی کھا کر ہاتھ پاؤں پھیلا کر لیٹ گئے جیسے تھوڑا سا کام کرنے کے بعد انہیں موت پڑ گئی ہو۔۔۔کتے بھی تو انسانوں کے سدھائے ہوئے ہی ہوتے ہیں، حرکتیں بھی کبھی کبھار اپنا لیتے ہیں۔۔

وہ نوجوان جو کتوں کا شغل دیکھ کر رہا تھا، جھٹکے سے کھڑا ہوا اور حیرت سے کتوں کی طرف دیکھا ان کے سروں سے بہتا خون دیکھ کر وہ طیش میں آگیا اس نے غصیلی نظروں سے سیڑھیوں پہ موجود دروازے کی طرف دیکھا تو ساحر، جبران اور کبیر کو وہیں رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے چھت پہ پہنچ گیا۔

"تم نے میرے کتوں کو مار دیا۔۔۔" وہ غرا کر بولا۔

"کتوں سے زیادہ تو ان انسانوں کی قدر ہے جنہیں تم کتوں کے آگے ڈال کر مزے لے رہے ہو۔۔" ساحر نے سامنے زمین پہ پڑے دو بونوں کی طرف اشارہ کیا۔

انہی دو بونوں پہ کتے بار بار جھپٹ رہے تھے اور وہ نوجوان اس منظر کو انجوائے کر رہا تھا۔ ان بونوں کا قد مشکل سے چار سے ساڑھے چار فٹ کے درمیان تھا دونوں لہولہان تھے اور معصوم خرگوشوں کی طرف دم سادھے پڑے تھے۔۔ ان کی حالت دیکھ کر سخت سے سخت دل بھی پگھل جاتا مگر وہ نوجوان۔۔۔۔

"یہ ہمارے ساتھ ایسا سلوک ہی کرتا ہے۔" ایک بھاری آواز سن کر ساحر نے چونکا اور پلٹا

سامنے سنہری پنجرے میں ایک اور بونا موجود تھا۔ اس کی آواز، اس کے جسم کے کل وزن سے بھی بھاری محسوس ہوتی تھی، امید کی جا سکتی تھی کہ اگر وہ تھوڑا سا اونچا بولے گا تو اپنی آواز کی دھمک سے ہی گر جائے۔ اس بونے کی آنکھوں میں آنسو تھے وہ پنجرے میں قید ہو کر اپنے ساتھیوں کو کٹتے دیکھ رہا تھا۔

"میں برحق تھا جو یہ سوچتا تھا کہ بگ باس کو چوک کے درمیان لٹکا کر مارنا چاہئے۔۔ تم لوگ جانوروں سے بھی بدتر ہو تم جیسے لوگ اس زمین پر بوجھ ہوتے ہیں۔" ساحر نے غرا کر اس نوجوان سے کہا۔

"تم کون ہو اور تمہاری جرات کیسے ہوئی میری رہائش گاہ میں داخل ہونے کی؟ تمہیں کسی نے روکا نہیں؟۔۔" وہ نوجوان جو کہ جوزف تھا، نے سخت لہجے میں کہا۔

"میرا پہلے شکار تمہارا آدمی پیٹر تھا اور پیٹر سے لے کر نیچے عمارت میں موجود تمہارے تمام آدمیوں کا قاتل ہوں میں۔۔ اس کے علاوہ میں نے ہی تمہارے بلیک منی کو آگ لگائی۔ "ساحر نے کہا۔

اس کی بات سن کر جوزف ایک بار تو سکتے میں آگیا مگر اگلے ہی لمحے اس نے ساحر پہ چھلانگ لگا دی۔

اس نے دوڑتے دوڑتے جیب سے خنجر نکالا اور اچانک ساحر پہ خنجر پھینکا ساحر پیچھے کی جانب کمان کی صورت میں جھکا اور ہاتھوں پہ خود کو روکتے ہوئے خنجر سے بچا مگر ابھی وہ سیدھا نہیں ہوا تھا کہ جوزف اس کے سر پہ پہنچ گیا۔ جوزف نے ٹانگ گھما کر زمین پہ موجود ساحر کے ہاتھوں پہ ماری تو ساحر ایک جھٹکے سے سر کے بل زمین پہ گرا۔۔ جوزف نے زوردار کک ساحر کی پسلیوں پہ رسید کی مگر وہ اپنے مقابل انسان کو جانتا نہیں تھا جیسے ہی اس نے کک اٹھائی، ساحر تڑپا اور قلابازی لگاتے ہوئے اس کی لات جوزف کے منہ پہ لگی وہ اوغ کی آواز کے ساتھ پیچھے دوڑتا گیا اس بار ساحر نے تیزی دکھائی اور دوڑ کر جوزف

کے پاس پہنچا، اس نے تیزی سے جوزف کا بازو پکڑ کر جھٹکا دیا تو جوزف کے منہ سے فلک شگاف چیخ نکلی۔۔ اس کا بازو ایک جھٹکے سے توڑ دیا گیا تھا ٹوٹا ہوا بازو ایسے لٹکا ہوا تھا جیسے کرکٹ کا ایمپائر چَوکے کا اشارہ کرتے کرتے تھک گیا ہو اور اس کا ہاتھ گردش کرتے کرتے نیچے لٹک گیا ہو۔ ٹوٹا ہوا بازو چھوڑ کر ساحر نے ایک زوردار مکا اس کی ناک پہ دے مارا۔۔ پچک کی آواز کے ساتھ ناک ٹوٹتی گئی۔۔ جوزف پہ تو جیسے چیخوں کا دورہ پڑ گیا ساحر نے اس کا دوسرا بازو پکڑ کر بھی توڑ دیا۔۔ اب جوزف کے دونوں بازو کرکٹ ایمپائر کی طرح چَوکا، چَوکا کہہ رہے تھے مگر ساحر مان نہیں رہا تھا۔

"میں تم سے ضرور لڑتا، مگر تم اس قابل ہی نہیں کہ یہ اعزاز تمہیں دیا جائے۔" ساحر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ساحر۔۔۔" کبیر نے چیخ کر اسے روکنے کے لئے آواز دی مگر ساحر جیسے اس کی آواز سن ہی نہیں رہا تھا اس نے جوزف کو سیدھا کیا اور پھر اچھل کر اس کے سینے پہ فلائنگ کک رسید کی۔۔

"اوہ۔۔۔" کبیر اور جبران کے منہ سے نکلا۔

پنجرے میں موجود بونا بھی گھبرا کر پنجرے سے ٹکرایا۔۔

ایک بلند چیخ کے ساتھ۔۔ جوزف۔۔ پہلے ہوا میں بلند ہوا۔۔ اور۔۔ پھر نیوٹن کے سیب کی طرح اڑتا ہوا چھت سے نیچے گرتا گیا۔۔۔ اس کی چیخ دور جاتی ہوئی محسوس ہوئی اور پھر چپ چھا گئی۔

ساحر لڑکھڑا، اسکی حالت شرابیوں جیسی ہو رہی تھی، اس نے سر جھٹکا جیسے آنکھوں کے سامنے آئی دھند کو جھٹک رہا ہو اور پھر لاپرواہی سے ہاتھ جھاڑے اور پنجرے کی طرف بڑھا اس نے پنجرہ اٹھا کر اس بونے کا آزاد کیا اور پھر دوسرے زخمی بونوں کی طرف بڑھا ان کو کندھوں پہ ڈال کر وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔۔ اس کے چہرے کو دیکھ کر ایسا ہی لگ رہا تھا کہ جیسے کچھ بھی نہیں ہوا۔

کبیر اور جبران ابھی تک حیرت سے ساکت کھڑے تھے۔ انہیں امید نہیں تھی کہ سب کچھ یوں آسانی سے ختم ہو جائے گا۔۔

ساحر انہیں نظر انداز کرتے ہوئے ان کے درمیان سے سیڑھیاں اترتا گیا، وہ دوڑنے کے انداز میں نیچے اترتا جا رہا تھا۔

"تم کیا کرتے پھر رہے ہو؟۔۔ تمہارا انداز عجیب سا ہے۔۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔" جبران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

وہ تینوں اس وقت ہسپتال میں تھے جہاں دو بونوں کو علاج کے لئے اندر بھیجا گیا تھا جبکہ تیسرا ان سے تھوڑے فاصلے پہ گم سم سا کھڑا تھا۔

ساحر نے نظر بھر کر جبران کی طرف دیکھا اور پھر کبیر کی طرف دیکھا۔

"میں نے کوشش کی تھی کہ انسپکٹر صاحب کو اس بار کیس میں نہ گھسیٹا جائے مگر میری غلطی کی وجہ سے ہی سہی مگر یہ بھی پہنچ گیا۔ دراصل میں یہاں چھٹیاں گزارنے نہیں آیا ابھی تک وہی کیس چل رہا ہے عصمت والا[1]۔ گولڈ مین جن لوگوں کو اغواء کرتا تھا وہ بگ باس کو ہی سپلائی کئے جاتے تھے۔" ساحر نے کہا تو وہ دونوں اچھل پڑے۔

---

[1] ناسور

"تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا؟" جبران نے کہا۔

"اصل میں میں تمہیں بھی اس میں شامل نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ بگ باس سے ٹکرانے والا کوئی بھی زندہ نہیں آج۔ میرا موڈ تھا کہ خود ہی سب کچھ کر لوں گا مگر یہاں پہنچ کر مجھے کوئی لائن آف ایکشن نہیں مل رہی تھی میں نے بگ باس تک پہنچنے کے لئے کوئی آسان طریقہ ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی مگر کامیابی نہ ملی۔ اسی دوران پیٹر سے

ٹکراؤ ہوا اور ہم کیرل اور ہنٹ تک پہنچے۔ اس کے بعد کے حالات تو تم دونوں جانتے ہو۔" اس نے کہا۔

"اب تو بگ باس مر گیا ہے۔۔ پھر؟" کبیر نے پوچھا۔

"وہ مرا نہیں۔۔ جب وہ چھت سے گرا تو سیدھا لان میں لگی گھنی جھاڑی نما باڑ کے اوپر گرا اور بچ گیا۔ اب تک تو اسے کسی ہسپتال میں ایڈمٹ کروا دیا ہو گا۔" ساحر نے کہا تو وہ دونوں حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا کہ وہ باڑ پہ گرا ہے؟" جبران نے پوچھا۔

"ایک تو مجھے چھت سے اس باڑ کا فاصلہ معلوم تھا۔۔ میرا اندازہ تھا کہ وہ باڑ پہ ہی گرا ہو گا پھر اس کے گرنے سے جو آواز آنی چاہیے تھی وہ نہیں آئی تیسرا میں جب دو بونوں کو لے کر دوڑتا ہوا نیچے پہنچا تو تم لوگوں کے آنے سے پہلے جا کر یہ اندازہ کنفرم بھی کر آیا تھا کہ وہ زندہ

ہی ہے میں نے اسے جان بوجھ کر چھوڑ دیا۔ "ساحر نے کہا تو اس بار وہ دونوں شاک کے مارے کھڑے ہو گئے۔

"تم نے اسے جان بوجھ کر چھوڑ دیا؟" دونوں نے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔

"آپ بگ باس کو تباہ کرنا چاہتے ہیں؟" سائیڈ پہ موجود بونے نے پوچھا تو وہ تینوں اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

"ہاں۔۔ مگر تم پہلے یہ بتاؤ کہ تم کیسے ان لوگوں کے ہتھے چڑھے؟" ساحر نے پوچھا تو بونا پاس آ کر ساحر کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھ کر بتاؤ۔۔" ساحر نے سائیڈ پہ موجود خالی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

"نہیں۔۔ آپ ہمارے آقا ہیں اور میں آپ کے برابر نہیں بیٹھ سکتا۔" اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ساحر نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

"میں مختصراً اپنی کہانی سنا دیتا ہوں، میرا نام پرنس فنتو ہے۔۔ میرا قد چھوٹا ہونے کی وجہ سے معاشرے میں میری جتنی ہتک کی گئی اس وجہ سے میں نہ تو پڑھ پایا اور نہ ہی کچھ بن پایا۔ ہمیشہ احساسِ کمتری میں مبتلا رہا اور کوئی بھی ڈھنگ کا کام نہ کر سکا۔ ایسے ہی وقت میں مجھے شُو جی اور ریمبو ملے۔۔ یہ دونوں بھی میرے جیسے ہی تھے مگر میری طرح احساسِ کمتری کی بیماری میں نہیں پھنسے تھے۔ ان کے ساتھ مل کر میں نے جیب کترنے کا کام سیکھا ساتھ ساتھ ہم لوگ سرکس بھی جاتے رہے اور جمناسٹک وغیرہ سیکھنا شروع کیا دن بھر ہم جیب کترتے اور پھر رات کو سرکس میں کرتب دکھانے پہنچ جاتے۔ ہم تینوں دوستوں کے شو کو بہت پذیرائی ملی اسی پذیرائی کی وجہ سے ہم لوگ بگ باس کی نظروں میں آ گئے۔ جوزف نے ہمیں سرکس والوں سے جیسے خرید ہی لیا شروع میں تو وہ ہم سے کرتب کروا کر لطف اندوز ہوتا جب وہ اس سے اکتا گیا تو اس نے نیا کھیل شروع کر دیا۔ وہ ہمیں اپنے کتوں کے آگے ڈال کر یہ کھیل انجوائے کرتا۔ کتے ہمیں صرف کاٹتے اور پھر چھوڑ دیتے۔ نہ تو کتے ہمیں مارتے تھے اور نہ ہی جوزف۔۔ جب ہم زیادہ زخمی ہوتے تو وہ

فوری ہسپتال پہنچا دیتا جہاں ہمارا علاج کر کے واپس بھیج دیا جاتا اور جیسے ہی ہم ٹھیک ہوتے یا جوزف کسی پریشانی میں ہوتا تو تفریح کی خاطر وہ دوبارہ اسی کھیل میں لگ جاتا۔۔" پرنس فنتوٗ نے اپنی کہانی سنائی، اس کی آنکھوں سے لگاتار آنسو جاری تھے۔

"مجھے افسوس ہے کہ تمہارے ساتھ یہ سب کچھ ہوا مگر اب تم آزاد ہو۔۔ جہاں چاہو جاؤ۔۔" ساحر نے اس کی گال پہ تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"اس قید میں مجھے ایک بات سمجھ آئی، ہم جو بھی غلطی کرتے ہیں اس کی سزا ضرور ملتی ہے۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے جو دھوکہ انسانوں کی جیبیں کاٹ کر دیا اس کی وجہ سے ہمیں کتوں کے آگے ڈال دیا گیا۔ میں دوبارہ اس زندگی میں نہیں جانا چاہتا۔ اور اگر ہم اکیلے رہے تو واپس اسی دنیا میں لوٹ جائیں گے۔ ہم آپ کے ساتھ ہی رہیں گے۔" فنتوٗ نے جذباتی انداز میں تقریر شروع کی اور آخری بات فیصلہ کن انداز میں کی۔

اس کی بات سن کر ساحر چونک گیا۔ اس نے حیرت سے پہلے فنٹو اور پھر کبیر اور جبر ان کی طرف دیکھا۔۔ جو یہ سن کر مسکرا اٹھے تھے۔

"میرے ساتھ۔ میرے ساتھ رہ کر تم کیا کرو گے؟" ساحر نے پوچھا۔

"کچھ بھی۔۔ ہم آپ کے ملازم بن کر رہے گے مگر رہیں گے آپ کے ساتھ ہی۔۔" فنٹو نے اسی طرح جواب دیا۔

"میرے ملازم؟۔ میں خود حکومت کا ملازم ہوں۔ میں کہاں سے ملازم رکھوں گا میرے تو اپنے خرچے پورے نہیں ہوتے۔" ساحر نے جواب دیا۔

"ہم تنخواہ کے بغیر کام کریں گے۔ ہم میں سے ایک آپ کے کام کرے گا باقی دو بھیک مانگیں گے اس طرح ہمارا گزارہ بھی ہو جائے گا اور آپ کی آمدن بھی بڑھ جائے گی۔" فنٹو نے کہا تو ساحر گلا پھاڑ کر ہنسا۔ اس کی بات سن کر کبیر اور جبر ان کی بھی ہنسی نکل گئی۔

ساحر کافی دنوں بعد کھل کر مسکرایا تھا جس پہ کبیر اور جبران کو بڑی خوشی ہوئی۔

"تم تو کافی تیز دماغ ہو۔ میرے ملک میں شاید تم رہ ہی نہ سکو۔" ساحر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

"آپ کا ملک؟ آپ کا ملک تو یہی ہے۔" فنٹو نے حیرت سے کہا۔

وہ تینوں میک اپ میں جو تھے۔ "نہیں۔۔ ہم ایشیائی ہیں۔" ساحر نے جواب میں اسے اپنے ملک کا نام بتایا۔ اس نے سوچا شاید اس طرح ہی یہ ننھی بلا ٹل جائے۔

"اوہ۔۔ واہ۔۔ ہمیں ایشیاء بہت پسند ہے۔۔ مزہ آگیا۔۔ وہاں کے مرچ مصالحے۔۔ اور مرچوں سے بھی کڑوے لوگ۔۔ وہاں تو ہر کوئی جیب کاٹنے میں ماہر۔۔۔" فنٹو نے اچھلتے ہوئے کہا اور بات ادھوری چھوڑ دی۔

"سوری آقا۔۔۔" اس نے ساحر سے معافی مانگتے ہوئے کہا۔

"ماشااللہ۔۔اچھی جوڑی بنی ہے۔۔" کبیر نے کہا تو جبران قہقہہ مار کر ہنسا۔

"سوری۔ میں تمہیں ساتھ نہیں رکھ سکتا البتہ تمہیں یہاں باعزت نوکری لگوانا میری ذمہ داری ہے۔" ساحر نے ٹھوس لہجے میں کہا تو فنتو کا چہرہ اتر گیا۔

"تم بگ باس کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہو؟" ساحر نے کہا تو فنتو نے لمبا سانس اندر کھینچا اور بگ باس کی کتاب کھولی۔۔

"یہ سب تو ہم پہلے ہی جانتے ہیں۔۔۔ تم یہ بتاؤ کہ تمہیں جوزف کس ہسپتال میں علاج کے لئے بھیجتا تھا؟" ساحر نے پوچھا

"وہ بگ باس کا ذاتی ہسپتال ہے۔ ہیلتھ سنٹر کے نام سے۔ اس میں صرف وہی لوگ جاتے ہیں جنہیں بگ باس اجازت دے۔ بہت جدید ہسپتال ہے۔ وِچ روڈ پہ سرخ رنگ کی عمارت ہے۔" فنتو نے جواب دیا اور ساتھ ہی ہسپتال کی مکمل تفصیل بتائی۔

"گڈ۔ تم دونوں کی ایک ڈیوٹی ہے۔" ساحر نے کبیر اور جبران کی طرف دیکھا، اور اٹھ کر باہر کی طرف بڑھا۔ وہ دونوں اس کے پیچھے چل دیئے۔ فنٹو آنکھوں میں نمی لئے ساحر کو دیکھ رہا تھا۔۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے چھوٹا بچہ غبارے بیچنے والے کو دور جاتے ہوئے حسرت بھرے انداز میں دیکھتا ہے مگر غبارہ خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔

پورے شہر میں ہو کا عالم تھا۔ چکنی و کشادہ سڑکوں پہ کہیں کہیں آوارہ کاغذ خرمستیاں کرتے گزر جاتا۔۔ شہر کے مکین گھروں کے اندر ہی دبکے ہوئے تھے جیسے ایمر جنسی نافذ ہو گئی ہو کاروبار بند تھے مزدور پیشہ لوگ اس بندش کی وجہ سے پریشان تھے تو تنخواہ دار لوگ چھٹی کا

خاموش جشن منا رہے تھے کیونکہ انہیں اس دن کی تنخواہ بھی ملنی تھی جبکہ محنت سے بھی جان چھوٹ گئی تھی۔

پورے شہر میں سناٹے کی وجہ حکومت کا کوئی اعلان نہ تھا بلکہ اس کی وجہ بگ باس کے کاروبار میں ہونے والے نقصانات، اس کے مارے جانے والے لوگ۔۔۔ اور خود جوزف پہ ہونے والے جان لیوا حملہ تھا۔

ذرائع کے مطابق جوزف پہ جان لیوا حملہ ضرور ہوا تھا مگر وہ بچ گیا تھا اس پہ حملے کی وجہ سے اس کا باپ حرکت میں آ سکتا تھا اور اس کے باپ کے عتاب کا نشانہ کوئی بھی بن سکتا تھا۔۔ اس وجہ سے شہر باسیوں نے اسی میں عافیت جانی کے وہ ڈربوں میں ہی رہیں۔

لارڈ ایمزن معمول کے مطابق خاموش بیٹھا اپنے پاؤں کو آہستہ آہستہ ہلا رہا تھا اس کے پیچھے قوی ہیکل باڈی گارڈز کھڑے تھے۔ کمرے میں کسی کے قدموں کی ہلکی سی آواز ابھری۔

"باس۔۔۔ ویڈیو میں نظر آنے والے تین لوگوں میں سے دو مل گئے ہیں۔" آنے والے نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کہاں ہیں وہ؟" لارڈ نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔

"رومن انہیں لے کر آرہا ہے۔" جواب ملا۔

"جوزف نے اس بلڈنگ کی چھت پہ کیمرے کیوں نہیں لگوائے تھے؟" لارڈ نے پوچھا۔

"باس۔۔ انہوں نے کہا تھا کہ عمارت کا کوئی نہ کوئی حصہ تو پرائیویسی کا حامل ہونا چاہیئے۔ ان کے مطابق عمارت کے اندر موجود کیمرے اور سکیورٹی کے ہوتے ہوئے کوئی بھی چھت پہ نہیں پہنچ سکتا تھا لہٰذا چھت پہ لگے کیمرے انہوں نے اتروا دیئے۔" جواب ملا۔

"سکیورٹی کدھر تھی اس وقت؟" لارڈ نے پوچھا۔

"روز کلب کے بلیو روم میں لگنے والی آگ کے بعد انہوں نے سب کو کسی ٹاسک کے لئے بھیج دیا۔ چھ سے سات لوگ اس عمارت میں موجود تھے مگر سب کو ختم کر دیا گیا ہے وہاں دونوں بلڈاگ بھی مردہ حالت میں تھے اور چھت پہ خون پھیلا ہوا تھا جس کا معائنہ کروانے پہ پتہ چلا

ہے کہ وہ ہے تو انسان کا ہے مگر باس جوزف کا نہیں۔ "اس شخص نے جواب دیا۔

" جوزف کو حد سے زیادہ اعتماد لے ڈوبا۔۔ دشمنوں کو کمزور سمجھنے کی غلطی کبھی نہیں کرنی چاہیئے۔ جوزف اسی خیال میں رہا کہ کوئی بھی بگ باس پہ ہاتھ نہیں ڈالے گا۔ اور وہ تھا بھی سچا، اس شہر میں تو واقعی ایسا کوئی نہیں جو یہ جرات کرے یہ کوئی نئے لوگ ہیں۔ خیر۔۔ بھرپائی تو کرنی پڑے گی۔ "لارڈ نے سنجیدگی سے کہا۔

"ہسپتال میں جوزف کی سکیورٹی پہ کون ہے اب جیگر؟" لارڈ نے اس شخص سے پوچھا۔

"باس جوزف کی حفاظت کے لئے شارٹ گن اپنے لوگوں کے ساتھ موجود ہے۔ "جیگر نے جواب دیا۔

"گڈ چوائس۔۔ رومن کب تک پہنچ جائے گا؟۔ "لارڈ نے کہا۔

"آدھے گھنٹے تک وہ ان لوگوں کو لے کر گراؤنڈ روم میں پہنچ جائے گا۔" جیگر نے کہا۔

"اوکے۔۔۔تب تک میں آرام کرتا ہوں۔۔مجھے بلا لینا جب وہ لوگ پہنچ جائیں۔۔۔اور کتے تیار رکھنا۔" لارڈ نے غرا کر کہا اور اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

اپنے کمرے میں پہنچ کر وہ سائیڈ میز کے سامنے کرسی پہ بیٹھ کر سوچوں میں گم ہو گیا۔۔وہ حیران تھا کہ ایسا کون سا شخص یا گروپ ہے جو اس طرح کھل کر ان کے خلاف حرکت میں آگیا ہے۔۔کسی میں جرات نہ تھی کہ بگ باس کے خلاف سوچ بھی سکتا مگر یہ لوگ تو سیدھے جوزف کے قتل تک پہنچ چکے تھے۔۔اس کی قسمت اچھی تھی کہ وہ نیچے موجود باڑ پہ گرا۔باڑ گھنی ہونے کی وجہ سے وہ براہِ راست زمین پہ گرنے سے بچ گیا اور اسی وجہ سے اس کی زندگی بھی بچ گئی۔

لارڈ نے کچھ سوچ کر ہاتھ بڑھا کر فون کا ریسیور اٹھایا اور نمبر ملایا۔

"لارڈ رچرڈ سپیکنگ۔۔" دوسری طرف سے سخت آواز سنائی دی۔

"ایمزن بول رہا ہوں۔۔ کیسے ہو؟" اس نے بے تکلفی سے کہا۔

"اوہ۔۔ ایمزن۔۔ اتنے بڑے آدمی نے آج رچرڈ جیسے ناکارہ کو یاد کیا واہ۔۔ زہے نصیب۔۔" رچرڈ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"تم اور ناکارہ۔۔۔ اس صدی کا سب سے بڑا لطیفہ ہے یہ۔۔" اس نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

"اس کا مطلب تو یہی ہوا کہ تمہیں بھی کوئی کام ہے مجھ سے۔۔" دوسری طرف سے رچرڈ نے ہنستے ہوئے بات کی تہ تک پہنچتے ہوئے کہا۔

"بالکل۔۔۔ تمہاری ذہانت کی وجہ سے ہی تو میں تمہارا گرویدہ ہوں۔۔ ایک مصیبت آن پڑی ہے جس کی سمجھ بھی نہیں آ رہی۔" اس نے کہا اور پھر خود ہی اب تک پیش آنے والے واقعات دہرا دیئے۔

"اس سب سے تو یہی لگتا ہے کہ کوئی پرانا دشمن نیند سے جاگ گیا ہے جو بڑی دلیری سے بگ باس کے پیچھے پڑ گیا ہے۔" رچرڈ کی آواز سنائی دی۔

"پرانا نہیں۔۔ ہم دشمن زندہ چھوڑنے کا رسک نہیں لیتے یہ کوئی نیا ہی گروپ ہے۔۔ تم ایک کام کرو۔۔" لارڈ نے کہا اور ساتھ ہی تفصیلی ہدایات دینی شروع کیں۔۔

"تمہیں یقین ہے کہ یہی معاملہ ہے؟" رچرڈ نے پوچھا۔

"نہیں۔۔ مگر میرا خیال ہے کہ ایسا ہی ہے۔ تم معلومات لے کر مجھے کال کرنا۔" لارڈ نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

ریسیور رکھ کر وہ وہیں بیٹھا سوچوں میں گم رہا۔ اسی طرح پندرہ منٹ سے زیادہ وقت گزر گیا۔۔ انٹر کام کی گھنٹی سن کر وہ چونک گیا اس نے ریسیور اٹھایا۔

"یس۔۔۔۔۔۔۔"

"باس۔ وہ لوگ پہنچ گئے۔" دوسری طرف سے جیگر کی آواز سنائی دی۔

"اوکے۔۔۔۔۔۔۔" اس نے کہا اور ریسیور رکھ کر وہ کھڑا ہوا۔

"آج میرے کتے پیٹ بھر کر پسندیدہ کھانا کھائیں گے۔۔" وہ بڑبڑاتے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔

ائیر کنڈیشنڈ تہ خانہ جنت کا سا ماحول بنا رہا تھا۔۔ تہ خانے میں دبیز قالین بچھے ہوئے تھے جن پہ چلتے ہوئے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے بندہ ہوا میں اڑ رہا ہو، ایک سائیڈ کی دیوار میں ایکویریم موجود تھا جس میں رنگ برنگی مچھلیاں تیر رہی تھیں اور دھیمی روشنی والی لائٹس خوابناک سا منظر پیش کر رہی تھیں۔ مگر اسی جنت کے ایک طرف جہنم بھی موجود

تھا۔۔ جہاں ایک دیوار میں مچھلیاں تیر رہی تھیں وہیں دوسری دیوار پہ ٹوکے، چھرے اور دوسرے تشدد کے آلات چمک رہے تھے۔ اسی دیوار کی جڑ میں دو بڑے بڑے سوراخ تھے جن کے سامنے لوہے کے دروازہ نما جنگلے لگے ہوئے تھے۔ کمرے کے وسط میں دو کرسیوں پہ ڈھلکے ہوئے سروں والے دو افراد موجود تھے جبکہ ان کے سامنے ایک آرام دہ کرسی خالی پڑی تھی۔ کمرے کے دروازے پہ ایک کالا کلوٹا سا حبشی نما انسان سینے پہ ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔ عام انداز میں دیکھنے سے ایسا ہی محسوس ہوتا تھا کہ وہ کوئی مجسمہ ہے جس پہ غلطی سے سیاہی کی بالٹی گر گئی ہو۔۔ کمرے میں مترنم سے گھنٹی کی آواز سن کر سیاہی کے پہاڑ میں حرکت ہوئی اور وہ سائیڈ پہ موجود تپائی پہ موجود انٹر کام تک پہنچا۔

"بُچر سپیکنگ۔۔۔" ریسیور اٹھاتے ہی اس کے منہ سے سرد آواز نکلی۔

"باس آرہے ہیں۔۔ انہیں ہوش میں لاؤ۔" دوسری طرف سے جیگر کی سخت آواز سنائی دی اور کال بند ہو گئی۔

اس نے ریسیور رکھا اور میکانکی انداز میں سائیڈ پہ موجود الماری کی طرف بڑھا۔ الماری کھول کر اس میں سے ایک بوتل نکال کر وہ ان بے ہوش افراد کی طرف بڑھا۔ اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا، بالوں سے پکڑ کر باری باری ان دونوں کے چہرے بلند کئے اور بوتل میں موجود گیس سنگھا کر واپس مڑا۔ بوتل بند کر کے الماری میں رکھی اور الماری کے پٹ بند کر وہ دوبارہ اپنی جگہ پہ جا کر جم گیا۔ اس کی نظریں ان دونوں پہ ایسے جمی ہوئی تھیں جیسے قصائی جانور خریدنے سے پہلے اس کا جائزہ لیتا ہے۔ ان دونوں افراد کے اجسام میں حرکت شروع ہو گئی تھی ان میں سے چھوٹے قد والے نے کسمساتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور تھوڑی دیر تک خالی خالی نظروں سے سامنے دیکھتا رہا اور یکلخت اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھری۔ اس نے گردن گھما کر کمرے کا جائزہ لیا اور اپنے ساتھ موجود نوجوان کو دیکھا جو کہ آنکھیں کھول چکا تھا۔

"آفیسر ہوش میں آجاؤ۔۔ہم 'جنت کم دوزخ' میں ہیں۔" اس نے مسکرا کر ساتھ والے سے کہا۔ وہ جبران تھا۔ کبیر نے بھی حیرت سے سارے کمرے کا جائزہ لیا۔

"عجیب نفسیات ہے ان لوگوں کی بھی۔۔ایک طرف تو ایسے لگتا ہے

جیسے جدید آئس کریم پارلر ہے اور دوسری طرف لوکل لاری اڈہ۔۔۔"

کبیر نے کہا تو جبران کے حلق سے قہقہہ بلند ہوا۔

انہیں اس طرح پر سکون دیکھ کر دروازے پہ کھڑے بُچر کی آنکھیں حیرت سے بھر گئیں اس کا خیال تھا کہ وہ ہوش میں آتے ہی چیخنا شروع ہو جائیں گے مگر وہاں تو ماحول ہی کچھ اور تھا۔

دروازہ کھلا اور لارڈ ایمزن کمرے میں داخل ہوا، اس کے پیچھے جیگر مودبانہ انداز میں چل رہا تھا لارڈ ایمزن ان دونوں کے سامنے موجود کرسی پہ بیٹھا۔ جیگر کے ہاتھ میں ایک وائرلیس فون پیس تھا جو لارڈ کا ڈائریکٹ رابطہ نمبر تھا۔ اس نے لارڈ کے ساتھ موجود میز پہ رکھا اور لارڈ کی کرسی کے پیچھے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔

دروازہ دوبارہ کھلا اور خوبصورت اور نوجوان لڑکی ہاتھ میں ٹرے تھامے اندر داخل ہوئی ٹرے پہ کافی مگ تھا جس میں سے بھاپ نکل رہی تھی لڑکی نے وہ ٹرے لارڈ ایمزن کے ساتھ موجود چھوٹی سے میز پہ رکھی اور واپس مڑ گئی لارڈ نے کافی مگ پکڑا اور چسکی لی۔

کبیر اور جبران نے معنی خیز انداز میں ایک دوسرے کو دیکھا یہ شاہانہ اندازِ تفتیش انہوں نے پہلی بار دیکھا تھا۔

"کون ہو تم لوگ؟" لارڈ نے سخت لہجے میں ان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تم کون ہو؟"۔۔ کبیر نے جواباً سرد لہجے میں پوچھا تو جیگر چونک اٹھا، ادھر دروازے کے پاس ہاتھ باندھ کر کھڑے بچر کے ہاتھ بھی جھٹکے سے کھل کر اطراف میں لٹک گئے۔ ان دونوں کے چہروں پہ حیرت ثبت ہو کر رہ گئی تھی۔۔ وہ دونوں تو الگ۔۔ لارڈ ایمزن نے بھی جھٹکے سے کبیر کی طرف دیکھا وہ یقیناً اس طرح کے انداز اور لہجے کا عادی

نہیں تھا اور نہ ہی کسی میں اس طرح لارڈ سے بات کرنے کی ہمت تھی۔ بچر تیزی سے آگے بڑھا مگر لارڈ نے ہاتھ اٹھا کر اسے منع کر دیا۔

"گڈ۔۔ بگ باس کے خلاف کام کرنے والے لوگوں کو ایسا ہی ہونا چاہیئے۔" لارڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام لارڈ ایمزن ہے، میں جوزف کا والد ہوں۔ وہی جوزف جسے تم لوگوں نے قتل کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔" لارڈ نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔ اس کی مسکراہٹ گم ہو چکی تھی، مسکراہٹ کی جگہ اب درندگی خیمہ زن تھی۔

"جوزف کو میرے ساتھی نے جان بوجھ کر زندہ چھوڑ دیا تھا۔" کبیر نے اسی طرح اطمینان سے جواب دیا۔

اس بار جیگر اور بچر کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ وہ نوجوان خود ہی لارڈ کے سامنے اقرار کر رہا تھا کہ انہوں نے ہی جوزف پہ حملہ کیا تھا۔۔ جیگر اور بچر جانتے تھے کہ اب ان کا حال بہت ہی عبرتناک ہونے والا ہے۔

اسی وقت سائیڈ میز پہ موجود وائرلیس فون پیس کی گھنٹی بجی، لارڈ نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ریسیور اٹھایا۔

"لارڈ ایمزن۔۔۔"

"لارڈ رچرڈ۔۔ تمہارا اندازہ درست نکلا۔۔ اُس ایشیائی ملک میں گولڈ مین کا سیٹ اپ تھا، اسے تباہ کرنے والے تین لوگ ہیں جن میں سے ایک پولیس انسپکٹر ہے، اس کا نام کبیر احمد خان ہے اس کے باقی دو دوستوں کے بارے میں کسی کے پاس کوئی کلیو یا معلومات نہیں گولڈ مین اور اس کے باقی گروہ کو انہوں نے اس طرح سے بکھیرا ہے کہ اس گروپ کا کوئی بھی اہم آدمی نہیں بچا۔ گولڈ مین لڑکیوں اور لڑکوں کو اغواء کر کے ایکسپورٹ کرتا تھا وہ بھی تقریباً چھ سے آٹھ سو کے قریب بازیاب کرا لئے گئے ہیں۔" لارڈ رچرڈ نے سنجیدگی سے کہا۔

"اتنی مفصل معلومات کیسے مل گئیں؟" لارڈ ایمزن نے پوچھا۔

"گولڈ مین وہاں کی اہم سیاسی شخصیت تھا جس کی گرفتاری اور اس کی رہائش گاہ پہ چھاپے پہ بہت سے بہت سے لوگ حیران ہوئے، جس

وجہ سے معلومات فروخت کرنے والے گروپ حرکت میں آگئے۔۔انہوں نے بڑی تیزی سے کام کرتے ہوئے اس کیس کی کڑیوں کو جوڑا۔میرا ایسے ہی ایک آدمی سے رابطہ تھا، جس سے یہ سب معلوم ہوا۔" لارڈ رچرڈ نے کہا۔

"ان کی پہچان کیا ہے جنہوں نے یہ سب کِیا؟"۔۔ایمزن نے پوچھا۔

"انسپکٹر کبیر کے بارے میں ہی پتہ چلا ہے۔۔قدو قامت میں بتا دیتا ہوں باقی کسی نے بھی انہیں نہیں دیکھا جہاں کہیں سکیورٹی کیمرے سے ویڈیو بنی ہے وہاں بھی وہ الگ الگ چہروں میں نظر آیا ہے جس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ میک اپ ایکسپرٹ ہیں۔" رچرڈ نے کہا اور ساتھ ہی تفصیلی انداز میں کبیر کا حلیہ بتا دیا۔

حلیہ اور قدو قامت سنتے ہوئے لارڈ ایمزن نے چونک کر کبیر کی طرف دیکھا اور جیسے جیسے رچرڈ حلیہ بتاتا گیا لارڈ ایمزن کے ہونٹ بھنچتے گئے۔

"شکریہ رچرڈ۔۔"اس نے مختصر جواب دیتے ہوئے کال بند کر دی۔

"مسٹر کبیر احمد خان۔۔۔" اس نے پھنکارتے ہوئے کہا تو کبیر نے لاشعوری طور پہ اس کی طرف دیکھا جیسے اچانک اپنا نام بلائے جانے پہ کوئی شخص چونک کر متوجہ ہوتا ہے۔

"کیا مطلب؟" کبیر نے جان بوجھ کر بات بنائی۔

"داد دینی پڑے گی تم لوگوں کی ہمت کی۔۔ تم لوگ گولڈ مین کو ختم کر کے یہاں تک پہنچ گئے مگر یہاں کوئی گولڈ مین نہیں، یہاں بگ باس کا راج ہے، تم لوگوں نے خود ہی یہاں آکر بھیانک غلطی کی ہے۔۔ اب تم موت مانگو گے مگر موت بھی تم سے پناہ مانگے گی۔ تمہارا تیسرا ساتھی کہاں ہے؟" اس نے غراتے ہوئے تقریر ہی کر ڈالی۔

"ڈھونڈ لو خود ہی۔۔۔ یہاں بگ باس کا راج جو ہے۔" کبیر نے طنزیہ لہجے میں جواب دیا تو ایمزن جھٹکے سے کھڑا ہوا۔

"اس کو، جس نے جوزف کو چھت سے گرایا ہے، کتوں کے آگے ڈال دو۔" ایمزن نے چیخ کر جبران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جیگر سے کہا تو کبیر کا قہقہہ بلند ہوا۔

"بس۔۔۔ اتنی دیر میں ہی پھٹ پڑے۔ یہ وہ نہیں جس نے جوزف پہ حملہ کیا۔ اُسے پکڑنا تم جیسے لوگوں کے بس میں نہیں تم جیسے لوگ اس کے سامنے طفلِ مکتب ہو۔۔" کبیر نے مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا تو ایمزن کے نتھنے غصے سے پھیلنے سکڑنے لگے۔

"اتنا ہی ٹارزن ہے تو تمہیں اب تک بچانے کیوں نہیں آیا۔؟" ایمزن نے کہا تو کبیر ہنس دیا۔

"افسانوی کہانیوں میں جادوگر اپنی جان کسی طوطے میں رکھ کر انہیں کہیں دور چھپا دیتے تھے کہ کوئی بھی انہیں مار نہ سکے ہمارا ٹارزن اسی طوطے کو پکڑنے میں لگا ہوا ہے۔" کبیر نے کہا۔

"اس بکواس کا کیا مطلب ہے؟" ایمزن پھٹ پڑا۔

"تمہاری جان کس طوطے میں ہے؟" کبیر نے سنجیدگی سے پوچھا تو ایمزن لمحہ بھر کے لئے رک کر سوچ میں پڑ گیا اور پھر اس کے چہرے کا رنگ بدلنا شروع ہو گیا۔

"جوزف۔۔۔ جوزف۔۔۔ جوزف" وہ اچانک چیخا جیسے نالائق طالبعلم کو اچانک استاد کے پوچھے گئے سوال کا درست جواب یاد آ گیا ہو۔۔

"یس۔۔ پہلے تو جوزف بچ گیا تھا مگر اب۔۔۔ وہ ٹارزن اب تک جوزف کو ختم کر چکا ہو گا۔" کبیر نے کہا۔

ایمزن جھٹکے سے جیگر کی طرف مڑا اور جیگر اسے دیکھ کر دوڑتا ہوا دروازے کے پاس موجود میز پہ رکھے فون کی طرف بڑھا۔۔ اس نے ریسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ملایا وہ کافی دیر کھڑا رہا اور پھر کریڈل دبا کر دوبارہ نمبر ملایا۔۔ اس طرح اس نے تین سے چار نمبر ملائے مگر اس کی کال اٹنڈ نہ ہوئی۔

"کوئی بھی کال اٹنڈ نہیں کر رہا۔۔" اس نے مڑ کر سہمی نظروں سے لارڈ کو دیکھتے ہوئے کہا تو لارڈ کا رنگ فق ہو گیا۔۔ وہ تقریباً دوڑتا ہوا وہاں سے نکلا اس کے پیچھے پیچھے جیگر اور بچر بھی نکلتے گئے۔

"چلو بھئی ڈیوٹی شروع۔۔۔" جبران بڑبڑایا۔

ان کے نکلتے ہی کبیر نے جسم کو جھٹکا دیا اور اسی طرح جھٹکے دیتے ہوئے

وہ مینڈک کی طرح اچھل اچھل کر جبران کے پاس پہنچا، اس نے اپنی کرسی جبران کی کرسی سے اس طرح جوڑی کے اس کے ہاتھ کی انگلیاں جبران کے ہاتھوں پہ بندھی رسی تک پہنچ سکیں۔۔ اس نے تیزی سے وہ رسی کھولنے کی کوشش شروع کر دی۔ اس کے اپنے ہاتھ بندھے ہونے کی وجہ سے دوسری رسی کھولنے میں بہت دقت پیش آ رہی تھی۔۔ دوسری رسی کا سرا بار بار اس کے ہاتھ سے نکل جاتا وہ پھر بھی نپولین بوناپاٹ کی مکڑی کی طرح بار بار کوشش کرتا رہا۔ اس کوشش میں اس کی انگلیاں شل ہو چکی تھیں مگر لگاتار کوشش کے باعث آخرکار وہ رسی کی گرہ کھولنے میں کامیاب ہو گیا گرہ کھلتے ہی اس نے

طویل سانس لیا اور مسکراتے ہوئے اس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں۔

گرہ کھلتے ہی جبران کا بازو تیزی سے حرکت میں آیا کیونکہ اب اس کی باری تھی محنت کرنے کی۔۔ جلد ہی اس نے اپنا بازو آزاد کر لیا اور پھر دوسرے طرف کی رسی کھولی، پاؤں کھولے اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔

"جلدی۔۔ ابھی بہت کام ہے۔" کبیر کی آواز سنائی دی۔

جبران دورازہ کھول کر باہر جھانکا راہداری سنسان پڑی ہوئی تھی، وہ واپس مڑا اور تیزی سے کبیر کو کھولنا شروع کیا، جلدی ہی وہ بھی آزاد ہو گیا۔

"اسلحہ تو ہے نہیں۔۔ یہ آلات ہی لے لیتے ہیں۔۔" جبران نے تشدد کی غرض سے رکھے گئے آلات کی طرف اشارہ کیا تو کبیر نے اثبات میں سر ہلایا۔

وہ ان آلات کی طرف بڑھے اور ضرورت کی چیزیں اٹھا کر دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"تم نے شروع میں ٹھیک ہی کہا تھا کہ بگ باس تک پہنچنا ہے تو ساحر کا ساتھ ہونا ضروری ہے، اب دیکھو اس کے پلان کے مطابق کتنی آسانی سے ہم بگ باس کی کچھار تک پہنچ گئے ہیں" جبران نے کہا تو کبیر مسکرایا۔

ان کے انداز سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ اپنے پلان کے مطابق ہی چل رہے ہیں۔ ایسا پلان جس کی لارڈ ایمزن کو سمجھ نہیں آئی تھی۔

وِچ روڈ کی سرخ عمارت میں ڈاکٹر، نرسیں اور امیر کبیر مریض گھومتے پھر رہے تھے یہ وہ مریض تھے جن کے پاس پیسہ بہت تھا، مگر کسی نہ کسی ایسی بیماری کا شکار ہو جاتے جس کا علاج اس ہسپتال کے علاوہ کہیں ممکن

نہ تھا سو وہ انتہائی مہنگے داموں علاج کروانے پہ مجبور تھے۔ یہ الگ بات تھی کہ اس ہسپتال کے ڈاکٹرز یہ جانتے تھے کہ کون سے وائرس کا شکار ہے، وہ اس وائرس کے علاج کا کورس شروع کروا کے پیسے اینٹھتے رہتے کیونکہ مریضوں کو اس مخصوص وائرس کا شکار بھی بگ باس کے لوگ کرتے اور پھر ان کا علاج بھی اسی کے ہسپتال میں ہوتا۔

ہسپتال میں اس وقت ایک ایمرجنسی مریض لایا گیا تھا جس کے جسم پہ آبلے ہی آبلے تھے اور وہ چیخیں مار رہا تھا۔ یوں تو اس ہسپتال میں بگ باس کی اجازت کے بغیر کوئی مریض ایڈمٹ نہیں کیا جاسکتا مگر یہ مریض شہر کے میئر کا رشتہ دار تھا جس وجہ سے ابتدائی طبی مدد کے لئے اندر آنے کی اجازت دے دی گئی تھی، ایڈمٹ کرنے کے لئے عملے نے وہی شرط رکھی تھی کہ بگ باس سے اجازت لی جائے۔

انہوں نے مریض کو اندر بلوا تو لیا تھا مگر بیماری سمجھنے سے قاصر تھے، کیونکہ یہ بیماری ان کے کسی وائرس کی وجہ سے نہیں تھی، وہ اس مریض کے ٹیسٹ کرنے میں مصروف تھے۔

اس مریض کے ساتھ جو ڈاکٹرز اور سٹاف آیا تھا ان میں سے ایک فربہ سا شخص چپکے سے کھسک گیا۔ اس نے سفید اپیرن اور منہ پہ سفید ماسک پہنا ہوا تھا۔ وہ مریض کے کمرے سے نکلا اور ہسپتال کے پبلک واش روم میں گھسا واش روم میں گھستے ہی اس نے کموڈ کا ڈھکن بند کیا اور پانی کھولنے کے لئے اس کے ساتھ لگی ٹینکی کا بٹن پریس کر کے اس میں کاغذ پھنسایا تاکہ بٹن دبا رہے اور کچھ دیر پانی بہتا رہے۔ پھر اس نے کوٹ اور اس کے نیچے پہنی شرٹ اتاری۔ نیچے بہت سی جیبوں والی جیکٹ پہن رکھی تھی جس نے ایک بڑی سے مصنوعی توند کو "کَس" کے پکڑ رکھا تھا۔ اس نے جیکٹ میں سے مختلف پرزے نکالنے شروع کیے۔ پرزے نکال کر اس نے تیزی سے جوڑنے شروع کیے اور ڈیڑھ منٹ سے بھی کم وقت میں ایک چھوٹی سے مشین اس کے سامنے پڑی تھی۔ اس نے کوٹ اور شرٹ پہنی، کموڈ کے بٹن میں سے پھنسا ہوا کاغذ نکالا اور مشین کا بٹن پریس کر کے آن کیا، جب مشین آن ہوئی تو اس نے ایک اور بٹن پریس کر کے مشین کو کموڈ کے پیچھے موجود خالی جگہ پہ کموڈ سے ہی ڈبل ٹیپ سے چپکا دیا۔ اس کاروائی سے فارغ ہونے کے بعد باہر نکل کر

اس نے ہاتھ دھوئے اور عمارت کے خارجی دروازے کی طرف چل دیا۔ ہسپتال سے نکلنے پہ اسے کسی نے نہ روکا، وہ تیزی سے ایمبولینس لے کر نکلتا بنا۔

"اب کرتے رہو کالیں۔۔۔بات ہوئی تو بات بنے گی۔" وہ بڑبڑایا۔

ایمبولینس ایک پبلک پارکنگ میں روک کر اس نے لباس اتارا تو نیچے اس نے سیاہ رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا۔ اس نے چمڑے کی جیکٹ میں سے ایک ٹوپی نکال کر یوں پہنی کے کسی بھی کیمرے میں اس کی شکل نہ نظر آئے۔ ایمبولنس میں سے نکل کر وہ پارکنگ سے نکل گیا۔ یوں ہی چلتے چلتے جب ایک ٹیکسی گزرنے لگی تو اس نے ٹیکسی روکی اور ڈرائیور کو ایڈریس بتا کر سیٹ کی پشت سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔

وہ ساحر تھا، جس کا منصوبہ تو تھا کہ چاہے کشت وخون کے میدان سے

گزرنا پڑے وہ جوزف کو اٹھا کر لے جائے گا تاکہ کبیر اور جبران وہاں پلان کے مطابق لارڈ ایمزن کے پیچھے لگ سکیں۔ مگر نجانے کیوں اس نے پلان بدل دیا۔ جوزف کی جو حالت تھی اس وجہ سے بگ باس کا

لوگوں میں خوف کچھ کم ہو گیا تھا اور ہر طرف افواہیں پھیلنا شروع ہو گئی تھیں کہ بگ باس کی ٹکر کا کوئی شہر میں آچکا ہے مگر کون۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ یہ ایک اندھا سوال تھا۔

ساحر بگ باس کے سیٹ اپ کے مکمل خاتمے کے لئے چاہتا تھا کہ لارڈ ایمزن جیسا خطرناک شخص بھی نہیں بچنا چاہیئے اور نہ ہی جوزف۔ اسی وجہ سے اس نے کبیر اور جبران کو جان بوجھ کر کھلے میں بھیجا کہ لارڈ ایمزن ضرور ان پہ حملہ کرے گا اور اب تک ہونے والی ساری کاروائی کے پیچھے موجود وجہ جاننے کے لئے ضرور اپنی رہائش گاہ کے نیچے بنے شاہی اڈے میں لے جائے گا کیونکہ مارک (چیچک زدہ شخص)، جس کے روپ میں اس نے کلبوں میں موجود بلیک منی کو آگ لگائی تھی، اس کے بقول لارڈ ایمزن اپنی رہائش گاہ سے بہت ہی کم نکلتا ہے اور اس کا ہر طرح کا اڈہ، رہائش گاہ کے نیچے موجود ہے۔

جبران اور کبیر کو بھیجنے کے بعد اس نے فنٹو کو اپنے ساتھیوں کے پاس

رکنے کا کہا اور خود ہسپتال کی لانڈری سے لباس بدلا۔ وہ میڈیکل سٹاف کے روپ میں بگ باس کے ہسپتال کی طرف جانے ہی لگا تھا کہ اسی ہسپتال میں آبلوں سے بھرے ہوئے جسم والا مریض لایا گیا، اس شخص کا پروٹوکول دیکھ کر ساحر بھی لمحہ بھر کے لئے رک گیا۔ اور جب اسے بگ باس کے ہسپتال ریفر کیا گیا تو ساحر اس حسین اتفاق پہ حیران رہ گیا۔ اس نے بڑھ کر اس مریض کا سٹریچر تھاما اور چیخ چیخ کر رستہ صاف کرواتے ہوئے اسے لے کر ایمبولنس میں چڑھ گیا۔ اس کے ساتھ ایک ڈاکٹر بیٹھا اور باقی سٹاف پچھلی گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔ بغیر کسی رکاوٹ کے وہ بگ باس کے ہسپتال پہنچا اور وہاں فون کالز کو جام کرنے کا انتظام کر کے باہر نکل گیا۔ اس نے ایسا سسٹم استعمال کیا تھا جس سے کالر کی طرف سے تو کال آتی رہتی مگر کال موصول نہ ہوتی اور دونوں طرف سگنل اور نیٹ ورک بھی ٹھیک ہوتا۔۔ اس طرح جب کبیر اور جبران لارڈ ایمزن کو الجھاتے کہ جوزف کی جان خطرے میں ہے تو وہ ضرور پریشان ہوتا، پھر ہسپتال کال کر کے کنفرم کرتا، جب ہسپتال کال ہی ریسیو نہ ہوتی تو پھر اندازے کے مطابق وہ کبیر اور جبران کو چھوڑ کر

وہاں سے بھاگتا۔۔ ساحر کا اندازہ تھا کہ لارڈ ایمزن رہائش گاہ سے نہیں نکلے گا مگر اس کی سکیورٹی ضرور ہسپتال کی طرف دوڑ لگائے گی جس وجہ سے کبیر اور جبران کے پاس موقع ہوتا کہ وہ لارڈ ایمزن پہ ہاتھ ڈال سکیں۔

ایک بار لارڈ ایمزن پہ ہاتھ پڑ جاتا تو دوبارہ اسی پلان پہ ریورس چلتے ہوئے جوزف کو بھی بڑی آسانی سے اٹھا سکتے تھے۔

ساحر، اپنے حصے کا کام کر چکا تھا، اب وہ لارڈ ایمزن کی رہائش گاہ کی طرف جا رہا تھا تاکہ کسی بھی موقع پہ ٹیم ناکام نہ ہو۔

"جیگر تم فوری ہسپتال پہنچو۔۔۔ اپنے ساتھ آدمی لے کر جاؤ۔۔ جوزف کا بال بھی بیکا نہیں ہونا چاہیئے۔" لارڈ نے تہ خانے سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے کہا۔۔ اس کا رخ اپنے آفس کی طرف تھا۔

"یس لارڈ۔۔۔۔" جیگر نے کہا اور قدموں پہ گھوم گیا۔

اس نے بچر کر لارڈ کے ساتھ رہنے کا اشارہ کیا اور خود تیزی سے عمارت کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

لارڈ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔ بچر اس کے کمرے کے دروازے پہ چوکنا ہو کر کھڑا ہو گیا۔

لارڈ کمرے میں داخل ہوتے ہی الماری کی طرف دوڑا۔ الماری کی دراز کھول کر اس میں سے ایک جدید مگر چھوٹے سائز کا ٹرانسمیٹر نکال کر ایک سائیڈ پہ موجود کرسی پہ بیٹھا اور ٹرانسمیٹر کر میز پہ رکھ کر فریکوئنسی سیٹ کی۔

"ہیلو۔۔ہیلو۔۔لارڈ کالنگ ٹو رافٹر۔۔۔اوور۔۔" اس نے بار بار جملہ دہرانا شروع کیا۔

"یس لارڈ۔۔رافٹر اٹنڈنگ یو۔۔اوور" تھوڑی دیر بعد ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"کال دیر سے کیوں اٹنڈ کی؟۔۔اوور۔"وہ غرایا۔

"لارڈ۔۔۔یہاں ایک مریض لایا گیا ہے، مئیر صاحب کا رشتہ دار ہے اس کو اٹنڈ کرنے میں مصروف تھے۔۔سوری۔۔"دوسری طرف

سے سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"شارٹ گن ہے وہاں ؟۔۔اوور۔۔"لارڈ نے پوچھا۔

"یس لارڈ۔۔وہ باس جوزف کے کمرے کے سامنے موجود ہے۔۔۔اوور" رافٹر نے جواب دیا۔

"جوزف کمرے میں ہی ہے ؟۔۔۔اوور"لارڈ نے بیتابی سے پوچھا۔

"یس لارڈ۔۔اوور۔۔"رافٹر نے جواب دیا مگر اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

اس کا جواب سن کر لارڈ مارے حیرت کے اچھل پڑا۔

"شارٹ گن فون کال کیوں نہیں ریسیو کر رہا؟۔۔اوور۔"

"میں کیا کہہ سکتا ہوں لارڈ۔۔اگر آپ کہیں تو اس سے بات کرا دوں آپ کی ؟۔۔اوور۔۔"رافٹر نے کہا۔

"اسے کہو مجھے سپیشل نمبر پہ کال کرے۔۔اوور اینڈ آل۔۔"لارڈ نے کہا

اور بٹن پریس کر کے کال بند کر دی۔

اس کے چہرے پہ اطمینان تھا کہ جوزف بخیریت ہے مگر آنکھوں میں الجھن ڈورے ڈالے ہوئی تھی کہ اگر جوزف سمیت سب ٹھیک ہیں تو وہاں کال کیوں نہیں اٹنڈ کی جا رہی تھی اور تہ خانے میں موجود کبیر نے لارڈ کو جوزف کے متعلق ڈرایا کس وجہ سے تھا ابھی وہ اسی مخمصے میں تھا کہ سائیڈ پہ موجود فون کی گھنٹی بجی۔

"یس۔۔لارڈ سپیکنگ۔۔۔"

"شارٹ گن سپیکنگ۔۔لارڈ آپ نے یاد فرمایا۔۔" دوسری طرف سے

باریک اور تیز آواز سنائی دی۔

"تم جیگر کی کال کیوں نہیں اٹنڈ کر رہے تھے تھوڑی دیر پہلے؟" لارڈ نے سخت لہجے میں اسے جھاڑا۔

"کال۔۔۔۔مجھے تو کسی کی کال نہیں آئی لارڈ۔۔" جواب ملا۔

"تم اب جھوٹ بھی بولنا شروع ہو گئے ہو؟ اس نے میرے سامنے تمہیں کال کی تھی اور تم نے کال اٹنڈ نہیں کی۔۔۔ اس کے بعد جیگر نے تمہارے دو تین آدمیوں کو کال کی مگر کسی نے بھی اٹنڈ نہیں کی۔" لارڈ نے غرا کر کہا۔

"مم۔۔ مم۔۔ میں سچ کہہ رہا ہوں لارڈ۔۔ آپ میرا موبائل چیک کر سکتے ہیں مجھے کوئی کال نہیں آئی اور نہ ہی میرے کسی آدمی کو باس جیگر کی کال آئی ہے۔۔" دوسری طرف سے شارٹ گن کی ہکلاتی ہوئی آواز سنائی دی تو لارڈ نے ریسیور پٹخ دیا۔

اس نے کرسی سے پشت لگائی اور سوچ میں ڈوب گیا۔۔ ابھی ایسے چند لمحے ہی گزرے تھے کہ وہ جھٹکے سے سیدھا ہوا۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

"ٹریپ۔۔۔ یہ ٹریپ ہے۔" وہ پرجوش انداز میں بڑبڑایا۔

وہ تیزی سے اٹھ کر ملحقہ کمرے میں گھسا کمرے کی بڑی دیوار کے

ساتھ ایک لمبا سا پینل تھا جس پہ مختلف رنگوں کے بہت سے بٹن تھے۔ اس نے سب سے پہلے دیوار کے ساتھ نصب بڑی سی سکرین کو آن کیا۔ سکرین پہ رہائش گاہ کے مختلف حصے نظر آرہے تھے اس کی نظر عقاب کی طرح اپنا شکار ڈھونڈ رہی تھی اور جلد ہی اسے شکار نظر آ گیا۔

سکرین پہ کبیر اور جبران نظر آرہے تھے جن کے ہاتھوں میں تہ خانے سے اٹھائے گئے آلات تھے وہ محتاط انداز میں چلتے آرہے تھے۔ ان کا رخ لارڈ ایمزن کے کمرے کی طرف ہی تھا یہ دیکھ کر لارڈ کے چہرے پہ زہریلی مسکراہٹ ابھری۔

"تم ذہین ہو سکتے ہو مگر تمہاری موت تمہیں یہاں کھینچ لائی ہے۔" اس نے نفرت سے ہونٹ سکوڑے۔

جیسے ہی کبیر اور جبران راہداری میں پہنچے تو بچر جو کہ لارڈ والے کمرے کے دروازے پہ پہرہ دے رہا تھا وہ چونک گیا اور ان دونوں کو دیکھ کر اس کے بازوؤں کی مچھلیاں تڑپنے لگیں۔۔ جبران نے کبیر کو رکنے کا اشارہ کیا اور خود بچر کی طرف دوڑا۔

لارڈ ایمزن حیرانی سے جبران کو دیکھ رہا تھا جو کسی بھی طرح سے بچر کا مقابل بننے کے لائق نہیں تھا، ساتھ ہی لارڈ مطمئن بھی تھا کہ کم از کم ایک تو بچر کے ہاتھوں ذبح ہو گا۔

جبران دوڑتے ہوئے بچر کی طرف بڑھتا جا رہا تھا، یہ دیکھ کر بچر بھی وحشی سانڈ کی طرح جھومتا ہوا اس کی طرف بڑھا اس نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے جیسے جبران کو بھینچ کر گلے لگانا چاہتا ہو مگر جبران دوڑتے ہوئے یکدم گھٹنوں کے بل فرش پہ گرا اور سلائیڈ کرتا یکبارگی بچر کے پاس سے گزرا، ساتھ ہی اس کا ہاتھ تیزی گھوما اور بچر چیخ کر گھوما اور کٹے ہوئے شہتیر کی طرح دھماکے سے زمین پہ گرا۔

لارڈ ایمزن آنکھیں پھاڑے زمین پہ پڑے بچر کو دیکھ رہا تھا جبکہ جبران راہداری میں کھڑا مسکرا رہا تھا۔ اس نے بجائے جسمانی ورزش کے ذہنی ورزش کر ترجیح دیتے ہوئے ہاتھ میں موجود لمبے سے چھرے کو استعمال کیا اور بچر اس کے سامنے اپنی ران تھامے پڑا تھا جس سے خون نکل نکل

کر تالاب کی شکل اختیار کر چکا تھا۔۔ جبران نے پوری قوت سے وار کیا تھا تا کہ بجر دوبارہ اٹھ نہ سکے۔ لارڈ نے تیزی سے بٹن پریس کیا۔

"واہ جبران صاحب۔۔ کیا ترکیب لگائی۔" کبیر کی آواز کمرے میں گونجی۔

"جلدی چلو۔۔ لارڈ صاحب کہیں سب کچھ جان ہی نہ جائیں۔" جبران نے کہا تو لارڈ مسکرایا۔

کبیر اور جبران آگے بڑھے تو لارڈ کا ہاتھ بھی ایک بٹن کی طرف بڑھا۔ ابھی وہ تھوڑا سا آگے ہی بڑھے ہوں گے کہ ایک سایہ باز کی طرح ان پہ جھپٹا کبیر تو ایک طرف ہٹ گیا تھا جبکہ جبران اس سائے کی زد میں آکر چیختا ہوا دیوار سے ٹکرایا، ان کے سامنے بجر کھڑا تھا جس کے زخم سے ابھی تک خون بہہ رہا تھا مگر چہرے پہ وحشت ثبت تھی۔

جبران نے داد بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھا کیونکہ وہ جانتا تھا

کہ اس کی ضرب کھانے کے بعد بھی بچر کس حوصلے سے اس کے سامنے جما ہوا ہے مگر اگلے ہی لمحے وہ بچر کی جانب بڑھا۔ دوڑتے ہوئے اس نے ہاتھ گھمایا اور وہ لمبا چھرا بجلی کی سی تیزی سے بچر کی گردن کی طرف بڑھا، بچر نہ صرف پیچھے کی طرف جھک کر اس ضرب سے بچا بلکہ اس نے ہاتھ بڑھا کر چھرا پکڑا اور ناقابلِ یقین حد تک تیزی سے سیدھا ہوتے ہوئے اس نے چھرا گھمایا۔

جبران بوکھلا کر رکا اور اپنا توازن کھو بیٹھا۔۔ بچر نے جس تیزی رفتاری کا مظاہرہ کیا تھا اس پہ کبیر بھی عش عش کر اٹھا۔

جبران لڑکھڑا کر دھڑام سے نیچے جا گرا اس سے پہلے کہ وہ سیدھا ہوتا، بچر ڈکراتا ہوا اس کی طرف بڑھا۔

"بہت ہو گیا یہ ڈرامہ۔۔ سوری بچر مجھے اور بھی کام ہیں۔۔" لارڈ بڑبڑایا اور ساتھ ہی بٹن پریس کر دیا سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں رہداری کی دیواروں سے مشین گنوں کی نالیں جھانکیں۔

"جبران۔۔۔ گر جاؤ۔۔" کبیر کی چیختی ہوئی آواز سن کر لارڈ نے ہونٹ بھینچے، اسی وقت کمرہ گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا اور ساتھ ہی انسانی چیخیں بلند ہوئیں جن میں کبیر اور جبران کی درد بھری چیخیں بھی شامل تھیں چیخیں سن کر لارڈ کے چہرے پہ فتح مندی کے جذبات امڈ پڑے۔

راہداری میں ابھی تک فائرنگ جاری تھی، دیواروں کا سیمنٹ اکھڑ چکا تھا اور ہر طرف گردو غبار ہی نظر آ رہا تھا۔

"وہ مارا۔۔۔" ایمزن چیخا اور خوشی کے مارے ناچنے لگ گیا اس وقت اگر اسے شہر کی عوام دیکھ لیتی تو حیرت سے مر ہی جاتی کہ لارڈ ایمزن جیسا شخص ناچ رہا ہے مگر وہ حقیقتاً ناچ رہا تھا اور بغیر گانے کے، ناچ کے تمام آداب کو ملحوظِ خاطر رکھ کر، پورے لوازمات سے ناچ رہا تھا جس کا مطلب تھا کہ گانا اس کے ذہن میں بج رہا ہے۔ جو پھندہ ساحر نے ترتیب دیا تھا وہ شاید اسی کے ساتھیوں کے گلے پڑ گیا تھا۔۔۔ یا پھر وہی پھندہ کَسا جا رہا تھا۔

ساحر لارڈ ایمزن کی رہائش گاہ کے سامنے موجود تھا، رہائش گاہ کیا وہ تو پورا قلعہ نظر آ رہی تھی جس کی دیواریں بہت اونچی تھیں اور مرکزی دروازہ لکڑی کا ہونے کے باوجود کافی جاندار اور بڑا تھا۔ رہائش گاہ چاروں طرف سے اس طرح سے تعمیر کی گئی تھی کہ چوری چھپے اندر گھسنا ناممکن نظر آتا تھا اور اوپر سے دن کے اجالے میں تو یہ کام موت کو دعوت دینے کے برابر تھا جب سامنے سڑک آباد تھی۔ ساحر کافی دیر

سے رہائش گاہ کے سامنے ایک مناسب جگہ پہ کھڑا کبیر اور جبران کے کاشن کا انتظار کر رہا تھا مگر ابھی تک کوئی کاشن نہیں ملا تھا جس وجہ سے اس کے چہرے پہ پریشانی نظر آرہی تھی اچانک اس کا موبائل جاگ اٹھا، اس نے جیب سے موبائل نکالا اور کبیر کا نمبر دیکھ کر چونک گیا۔۔۔ ان کے درمیان طہ ہوا تھا کہ واچ ٹرانسمیٹر پہ کاشن دیا جائے گا مگر اب موبائل پہ کال آرہی تھی۔۔۔ اس نے کال ریسیو کر کے کان سے موبائل لگایا تو گولیاں کی تڑتڑاہٹ سن کر وہ گھبرا گیا، اس نے بار بار کبیر کو مخاطب کیا مگر جواب ندارد۔۔۔ جبکہ گولیاں قہقہے لگائے جا رہی تھیں۔ اس نے موبائل جیب میں ڈالا اور سامنے موجود گیٹ کی طرف دیکھا جو اندر سے بند تھا ساتھ ہی اس کی نظریں گیٹ کے آس پاس کے ماحول کا تیزی سے جائزہ لینے لگیں۔

مشکل یہ درپیش تھی کہ زبردستی اندر گھس نہیں سکتا تھا، اگر کبیر اور جبران پلان کے مطابق کامیاب ہو جاتے تو وہ خود ہی ساحر کو اندر لے

جاتے مگر فون کال سے ساحر جان گیا تھا کہ ان کا پلان ناکام ہو گیا ہے اور معاملہ الٹا ان کے گلے پڑ گیا ہے۔

انہی سوچوں میں گم اس کی نظر ایک طرف رکتی کار پر پڑی تو وہ اس کی طرف دوڑ پڑا، ابھی کار کا ڈرائیو پوری طرح کار سے نکلا نہیں تھا کہ ساحر نے اس کے گلے میں ہاتھ ڈال کر اسے باہر کھینچا اور خود تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھا۔ ڈرائیور چیختا ہی رہ گیا اور ساحر نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھائی، کار کا رخ عمارت کے دروازے کی طرف تھا اور ساحر کا پاؤں ایکسلیٹر پہ۔۔۔۔شاں کی آواز یکدم ٹھاہ۔۔۔میں بدلی اور گاڑی U شکل میں مڑتی ہوئی پوری قوت سے گیٹ سے ٹکرائی مگر بظاہر لکڑی کا گیٹ دراصل آہنی گیٹ تھا جسے گاڑی کی ضرب سے کوئی فرق نہ پڑا، اس کے برعکس مڑتی ہوئی گاڑی پوری قوت سے گیٹ سے ٹکرانے اور اپنی تیز رفتاری کے باعث ایک سائیڈ سے ہوا میں بلند ہوئی جھٹکا کھا کر گیٹ کے ساتھ الٹ کر گری۔۔۔غنیمت یہ کہ جیسے ہی کار گیٹ سے ٹکرائی تو گاڑی کے اندر موجود بڑا سا غبارہ نمودار ہوا جس وجہ سے ساحر

ونڈ سکرین یا اسٹیرنگ سے ٹکرانے سے بچ گیا مگر اس کا ذہن جھنجھلا اٹھا۔ چند سیکنڈز کے لئے وہ بے دم سا پڑا رہا اور پھر ہڑبڑا کر اوپر کو اٹھا اور پہلو کے بل گری گاڑی کے شیشے سے بلند ہوتے ہوئے باہر نکلا۔ اس نے کار پہ کھڑے ہو کر گیٹ کی طرف دیکھا اور پھر سڑک کی طرف مڑا۔ سامنے سڑک پہ گاڑیاں اور لوگ رک کر اس کی طرف اشارے کرتے ہوئے بھنبھنا رہے تھے، گاڑی کا مالک ایک طرف کھڑا گاڑی کی میت کو آنکھیں پھاڑے دیکھ رہا تھا، کسی میں بھی اتنی ہمت نہ تھی کے وہ آگے بڑھتے کیونکہ سب جانتے تھے کہ وہ رہائش گاہ کس کی ہے۔

ساحر نے لوگوں پہ نظر ڈالی اور پھر اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر اپنی پلاسٹک کی توند میں ہاتھ ڈالا جب ہاتھ باہر نکلا تو اس میں ایک چھوٹے سائز کا مگر طاقت ور ڈائنامائیٹ نکالا، بم نکالتے ہوئے ساحر نے گاڑی کے مالک کی طرف دیکھا۔

"کیا حال ہے شہزادے؟؟۔۔" وہ چلایا اور مسکرا کر ہاتھ ہلایا جیسے ابھی فلائٹ سے اترا ہو اور وہ شخص اسے ریسیو کرنے آیا ہو جواب میں اس شخص نے اچھل کر کچھ بکا جو یقیناً گالی قسم کا ہی کچھ تھا۔

اس کو سلام کرنے کے بعد ساحر نے ڈائنامائیٹ کو ایک منٹ پہ سیٹ کر کے گاڑی کے نچلے حصے (جو اب سڑک کی طرف تھا) میں آئل ٹینکی کی سائیڈ میں پھنسایا اور جمپ مار کر گاڑی سے اترا اور ایک طرف کو دوڑ لگا دی۔ ابھی وہ زیادہ دور نہیں گیا تھا جب زوردار دھماکہ ہوا اور نہ صرف گاڑی اڑی بلکہ ساتھ کہ گیٹ کا ایک حصہ بھی ٹوٹتا گیا۔۔ تیل کی ٹینکی کے ساتھ ہونے کی وجہ سے ڈائنامائٹ کی طاقت میں اضافہ بھی ہو گیا تھا۔

ساحر مڑا اور حیران و پریشان لوگوں کو سڑک کنارے چھوڑ کر دوڑتا ہوا اس ٹوٹے ہوئے حصے سے اندر داخل ہوا اور عمارت کے دروازے کی طرف دوڑتا گیا۔ دوڑتے دوڑتے اس نے پسٹل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔ اندر مکمل خاموشی تھی، اس کی نظریں تیزی سے اطراف کا جائزہ

بھی لیتی جارہی تھیں اور قدموں کی برق رفتاری بھی قائم تھی۔ لیکن چہرہ سرخ ہونے کے ساتھ ساتھ سانس چڑھ رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ جلد ہی چکرا کر گرنے والا ہے۔۔ وہ ہونٹ بھینچے بڑھتا چلا جارہا تھا۔

چند ہی لمحوں میں وہ پورچ سے ہوتے ہوئے اصل عمارت کے مرکزی دروازے پہ پہنچا، دروازہ بند تو تھا مگر لاک نہیں لگا ہوا تھا وہ دروازے کو دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہوا۔ اب وہ جھکے جھکے انداز میں راہداری میں پنجوں کے بل دوڑتا جا رہا تھا، اس کا رخ لارڈ ایمزن کے کمرے کی طرف تھا اس کا یہی خیال تھا کہ کبیر اور جبران یقیناً بندشیں توڑ کر تہ خانے سے نکل چکے تھے جس وجہ سے کبیر کال ملا پایا تھا لہٰذا وہ پہلے لارڈ کے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"لگتا ہے چھٹی ہو گئی ہے ، بچے کہیں بھی نظر نہیں آرہے۔۔" وہ بڑبڑایا۔ آنکھوں میں الجھن سموئے، ہانپتا ہوا آگے بڑھتا جارہا تھا۔

راہداری میں وہ ٹھٹک کر رک گیا، سامنے دیوار پہ نظر پڑی تو وہ چھلنی کی سی حالت میں تھی وہ تیزی سے آگے بڑھا، سامنے تین انسانی وجود

ٹیڑھے میڑھے پڑے تھے جن میں دو تو کبیر اور جبران کے تھے اور ایک سیاہ پہاڑ۔

"اتناسناٹا کیوں ہے؟" وہ دھیمی آواز میں بولا۔

"ہم تو شکار کا انتظار کر رہے تھے، تم کہاں سے ٹپک پڑے۔۔" کبیر کا جسم ہلا اور وہ اٹھ کر بیٹھ گیا، اس کے ساتھ ہی جبران بھی اٹھ بیٹھا۔

"بھبھ۔۔ بھبھ۔۔" ساحر کے چہرے کا رنگ بدلا۔

"ہم بھوت نہیں۔۔" جبران مسکرایا۔

"تت۔۔۔ تمہارے پیچھے بھبھ۔۔" ساحر نے سہمی ہوئی آواز میں کہا تو جبران بدک کر اٹھا اور کبیر بھی تیزی سے مڑا۔۔

"کیا بکواس ہے۔۔" خالی راہداری دیکھ کر جبران بگڑ گیا۔

"ایمزن کہاں ہے؟" ساحر نے سخت لہجے میں کہا۔

"وہ اپنے کمرے میں تھا، اس کا نام بجر ہے، یہ ہمارے پیچھے آیا، اس سے لڑائی کے دوران ہی دیواروں سے گنیں نکلیں اور فائرنگ شروع ہو

گئی۔ فائرنگ سے ایک لمحہ پہلے مجھے آواز محسوس ہوئی جیسے کوئی کہہ رہا ہو۔ "سوری بچر۔۔۔" یہ سنتے ہی پہلے خیال نیچے گرنے کا آیا تو میں نے جبران سے بھی کہا، تب سے ہم لیٹے ہوئے تھے، اب تو کافی دیر ہو گئی ہے۔" کبیر نے جواب دیا۔

"گڈ۔۔ تم لوگ نیند پوری کرتے رہو۔۔ ایمزن نکل چکا ہو گا۔" ساحر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کہاں جا سکتا ہے وہ بھاگ کے۔۔" جبران نے بھی منہ بنایا۔

"یہاں ہوتا تو اب تک دوبارہ حملہ کر چکا ہوتا۔" ساحر نے تلخ لہجے میں کہا، اسکا موڈ نجانے کیوں بگڑ گیا۔

وہ تیزی سے ایمزن کے کمرے کی طرف بڑھا اور لات کی بھرپور ضرب سے دروازہ کھولتے ہوئے اندر داخل ہوا۔ خالی کمرہ اس کا منہ چڑھا رہا تھا۔

"بیڈ پہ سو جاؤ۔۔" سامنے خالی بیڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ساحر نے کہا۔

"کیوں مرچیں چبا رہے ہو۔۔" جبران نے کہا۔

ساحر جواب دینے کی بجائے ساتھ والے کمرے میں گھسا جسے کنٹرول روم کی طرح استعمال کیا جاتا تھا۔ کبیر اور جبران بھی اس کے پیچھے پیچھے اس کمرے میں داخل ہوئے، ساحر سوئچ پینل کی طرف بڑھا۔

"ویلکم مسٹر ٹارزن۔۔۔" ایک طنزیہ آواز گونجی تو ساحر چونک گیا۔

"ایمزن۔۔۔" کبیر نے جلدی سے کہا۔

ان کے پیچھے دروازہ خودبخود بند ہو گیا۔ کبیر اور جبران نے پریشان نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا، وہ جان گئے تھے وہ خود پھندے میں پھنس گئے ہیں۔

"کیسے ہوں پیارے منکو۔۔۔۔" ساحر نے پچکارا۔

اس پہ دروازہ بند ہونے کا خاطر خواہ اثر نظر نہیں آ رہا تھا، ہو سکتا ہے کہ وہ پریشانی چھپا رہا تھا۔

"میری بہت خواہش تھی کہ تم سے ملاقات ہو، ان دونوں میں ہمت ہے مگر جس طرح انہوں نے تمہاری تعریف کی تو میں نے سوچا کہ ایسے ذہین اور بہادر انسان سے ملنا چاہئے جس نے گولڈ مین کو جڑ سے اکھاڑا، جو بگ باس کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا اور پہلی بار کوئی بگ باس کو اتنا نقصان پہنچا سکا۔" ایمزن نے کہا۔

"کیوں؟ میرا منہ کالا کر کے گدھے پہ بٹھانا تھا؟۔۔ مگر اس میں ایک قباحت ہے، منہ تو میں کالا کر لوں خود ہی مگر تمہاری سواری میسر نہ ہو سکے گی۔" ساحر نے کہا، اس کی نظریں کنٹرول پینل کا طواف کر رہی تھیں۔

"تم میرے پیچھے کیوں آئے ہو؟" ایمزن نے اس کی بات کو نظر انداز کیا۔

"گولڈ مین بہت چھوٹا مہرہ تھا، وہ جس گدھے کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا اس تک پہنچنا تھا۔" ساحر نے کہا۔

"اوہ۔۔۔ تو تم اصل راز جانتے ہو۔۔ تم واقعی خطرناک شخص ہو۔۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ بروقت تمہارا ٹریپ سمجھ گیا ورنہ تم تو میری گردن کاٹ دیتے۔" ایمزن نے جیسے جھرجھری لی۔

"میں تمہاری گردن نہیں کاٹوں گا۔۔" ساحر نے کہا۔

"تو پھر؟ حصہ چاہیئے تمہیں؟" لارڈ چونکا۔

"میں تمہارے بگ باس شہر کے درمیان پھانسی دوں گا تاکہ اس کی آتما کو شانتا ملے۔۔ شانتی کے تو وہ لائق ہی نہیں۔۔۔ رہ گئی تمہاری بات، تو تم بھی اس کے ساتھ ہی بھگتو گے۔۔" ساحر نے کہا۔

"تم یہاں سے نکلو گے تو کچھ کرو گے۔۔۔ میں تمہیں یہیں دفن کر دوں گا۔" ایمزن غرایا۔

"کوشش کر کے دیکھ لو۔" ساحر نے ایک بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

بٹن دبنے کے بعد چند لمحے خاموشی رہی اور پھر قہقہہ بلند ہوا۔

"تمہیں کیا لگا کہ یہ بٹن کام کرنے کی حالت میں ہوں گے۔۔ بائی بائی مسٹر ٹارزن۔۔۔" ایمزن کا طنزیہ لہجہ سنائی دیا اور ساتھ ہی گڑ گڑاہٹ کی آواز کے ساتھ جیسے زلزلہ آ گیا۔۔ اچانک دھماکے کی آواز سنائی دی اور ان کو یوں لگا جیسے ان کے جسم پھٹ کر ہزاروں ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئے ہوں۔

ساحر کے ذہن میں آخری خیال یہی آیا کہ اس کی غلطی کی وجہ سے کبیر اور جبران بھی پھنس گئے۔۔

مگر اب شاید دیر ہو چکی تھی۔

راہداری کی دیواروں سے ہونے والی فائرنگ جیسے ہی بند ہوئی لارڈ ایمزن کا ناچ بھی بند ہو گیا، اس نے سکرین کی طرف دیکھا جہاں دھویں کے علاوہ کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔ ایمزن بھی وہیں رکا رہا اور جب تھوڑی دیر بعد دھواں چھٹا تو رہداری کا کوئی حال نہیں تھا، غریب کے چھونپڑے میں ان گنت چھید جیسے راہداری بھی اُدھڑی ہوئی تھی اور تین وجود ٹیڑھے میڑھے فرش پہ پڑے تھے، سیمنٹ وغیرہ کی وجہ سے فرش پہ موجود خون کو دیکھنا بھی دشوار تھا، ایمزن ایک ناب کے

ذریعے زُوم کرنے لگا۔ عجیب ڈھیٹ اور فارغ البال قسم کا آدمی تھا ایمزن، بجائے کہیں مصروف ہونے یا کچھ اور کرنے کے، وہ بڑے تحمل کے ساتھ کبیر اور جبران پہ زوم کر کے وہ کرسی پہ براجمان ہو گیا، اس کے چہرے پہ تو یقین تھا کہ راہداری میں موجود لوگ مر چکے ہیں مگر نجانے کیوں وہ باہر جانے سے کترا رہا تھا اور شاید ان دونوں کی موت بھی کنفرم کرنا چاہتا تھا۔

کچھ دیر گزرنے تک وہ منظر کو دیکھتا رہا، پھر وہ چونک گیا۔ کمرے میں ہلکی ہلکی آواز میں الارم بجنا شروع ہو گیا، اس نے گھوم کر دوسری سکرین کی طرف دیکھا اور جھٹکے سے کھڑا ہو گیا، وہ تیزی سے سکرین کے پاس پہنچا۔ سکرین پہ اس کی رہائش گاہ کا مرکزی دروازہ نظر آ رہا تھا جس سے اب ایک کار پہلو کے بل بغلگیر تھی۔ ایمزن کی آنکھوں میں الجھن نمودار ہوئی۔ اسی وقت کار کی کھڑکی سے ایک شخص باہر نکلا جس نے سامنے کسی کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر ہاتھ ہلایا جیسے جہاز پہ سوار ہوتے ہوئے الوداع کر کہہ رہا ہو۔۔

"اوہ۔۔۔یہی ہے ان کا تیسرا ساتھی شاید۔۔" ایمزن بڑبڑایا۔

اس کی نظریں سکرین پہ اور دانت ہونٹوں پہ جمے ہوئے تھے، اس شخص نے شرٹ میں ہاتھ ڈالا اور کچھ نکال کر اس کار کے ساتھ فٹ کیا۔

"یہ کر کیا رہا ہے بیوقوف۔۔ اس دروازے پہ ہزار بار بھی کار کی ٹکر مارے تو یہ نہیں ٹوٹے گا۔۔" وہ بڑبڑایا۔

وہ شخص اب کار سے دور بھاگ رہا تھا اس سے پہلے کہ لارڈ کچھ سمجھتا، کار اچانک پھٹ گئی اور ساتھ ہی دروازے کا ایک حصہ ٹوٹ کر الگ ہو گیا۔

"اوہ۔۔اوہ۔۔۔یہ بیوقوف ہرگز نہیں۔۔خطرناک شخص ہے۔۔" ایمزن نے جھرجھری لی۔

اسی وقت اس کی آنکھیں لاشعوری طور پہ دوسری سکرین پہ پڑیں تو اس کی آنکھیں پھیلنے لگیں، راہداری میں پڑے ہوئے کبیر اور جبران کے جسموں میں حرکت ہوتی اس نے دیکھ لی۔

"یہ کیا عفریت ہیں، باہر وہ نہیں رک رہا، اندر یہ نہیں مر رہے۔۔" اس نے جھر جھری لیتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑا۔ وہ تیز رفتاری سے ایک الماری کے پاس پہنچا اور پٹ کھول کر اندر داخل ہوا، پھر اس نے الماری بند کی تو چٹک کی آواز کے ساتھ الماری میں روشنی ہو گئی مگر بلب کہیں نظر نہ آ رہا تھا۔ اس نے مخصوص جگہ پہ پاؤں سے ٹھوکر ماری تو الماری کا اندرونی حصہ لفٹ کی طرح اوپر اٹھنے لگا۔ چند لمحوں بعد لفٹ رکنے کے بعد خود بخود دروازہ کھلا اور ایمزن ایک اور سجے سجائے فلور پہ پہنچا، اس کی ٹانگوں کی حرکت دیکھنے لائق تھی، ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ ڈھلوان اتر رہا ہو جس وجہ سے آہستہ چلنا ممکن نہ ہو۔ ایک کمرے میں پہنچ کر وہ تھما۔ یہ کمرہ بھی آپریشن روم کی طرز پہ ہی بنا ہوا تھا، اس نے کرسی سنبھالی اور سب سے پہلے تو نیچے والے آپریشن روم میں موجود تمام مشینوں کو بند کیا اور پھر سکرین روشن کر کے ان پہ توجہ ڈالی۔

گیٹ توڑ کر وہ شخص اندر داخل ہو چکا تھا اور راہداری میں اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ چکا تھا، ان کے درمیان بات چیت جاری تھی، آنے والے کا موڈ بگڑا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

"گڈ۔۔ یہ ان کا لیڈر نظر آتا ہے، مگر اس کی توند۔۔ عجیب لوگ ہیں ایشیائی بھی۔ لگتا ہے ان کے ہاں بڑے عہدے پہ بڑے پیٹ والا شخص ہی بیٹھتا ہے۔" ایمزن نے سوچ میں ڈوبے لہجے میں کہا اور ہاتھ بڑھا کر ساؤنڈ سسٹم کو آن کیا۔

"کہاں جا سکتا ہے وہ بھاگ کے۔۔" چھوٹے قد والے نے منہ بنایا۔

"یہاں ہوتا تو اب تک دوبارہ حملہ کر چکا ہوتا۔" نوارد کا لہجہ تلخ تھا۔

"واقعی ذہین ہے۔" اس کی بات سُن کر ایمزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

وہ تیزی سے ایمزن کے کمرے کی طرف بڑھا اور لات کی بھرپور ضرب سے دروزاہ کھولتے ہوئے اندر داخل ہوا۔ خالی کمرہ اس کا منہ چڑھارہاتھا۔

"بیڈ پہ سو جاؤ۔۔" سامنے خالی بیڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ساحر نے کہا۔

"کیوں مرچیں چبارہے ہو۔۔"

توندوالا جواب دینے کی بجائے ساتھ والے کمرے میں گھسا جسے کنٹرول روم کی طرح استعمال کیاجاتا تھا۔

"ویلکم مسٹر ٹارزن۔۔۔" ایمزن نے طنزیہ لہجے میں کہاتوتوندوالا شخص چونک گیا۔

"ایمزن۔۔۔"اس کے ساتھی کبیر نے جلدی سے کہا۔

ایمزن نے تیزی سے ایک بٹن دبایااوران کے پیچھے دروازہ خودبخودبند ہوگیا۔

"کیسے ہوں پیارے منکو۔۔۔" نوارد نے ایمزن کو پچکارا۔۔

اپنے ساتھیوں کے برعکس وہ پر سکون نظر آ رہا تھا۔

"میری بہت خواہش تھی کہ تم سے ملاقات ہو، ان دونوں میں ہمت ہے مگر جس طرح انہوں نے تمہاری تعریف کی تو میں نے سوچا کہ ایسے ذہین اور بہادر انسان سے ملنا چاہیئے جس نے گولڈ مین کو جڑ سے اکھاڑا، جو بگ باس کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا اور پہلی بار کوئی بگ باس کو اتنا نقصان پہنچا سکا۔" ایمزن نے کہا۔

اس کے بعد ان کے درمیان مکالمہ جاری ہو گیا جس کا اختتام ایمزن نے تیزی سے ایک بٹن دبا کر کیا۔

"تمہیں کیا لگا کہ یہ بٹن کام کرنے کی حالت میں ہوں گے۔۔ بائی بائی مسٹر ٹارزن۔۔۔" ایمزن کا طنزیہ لہجہ سنائی دیا اور ساتھ ہی گڑ گڑاہٹ کی آواز کے ساتھ جیسے زلزلہ آ گیا۔۔اچانک دھماکے کی آواز سنائی دی۔

"بھاڑ میں جاؤ۔۔۔بڑے آئے تھے بگ باس کو ختم کرنے۔ تمہاری جلی ہوئی لاشیں چوک میں میرے کتے نوچیں گے۔" اس نے نفرت بھر لہجے میں کہا اور سکرین آف کر کے اٹھ کھڑا ہوا۔

دھماکہ ہوتے ہی یکلخت وہ اچھل کر زمین پہ گرے۔ دھماکے سے سب کے اوسان خطا ہوئے مگر گرنے سے لگنے والا جھٹکا لگنے سے ساحر کے اوسان بجائے گم ہونے کے سنبھلے اور وہ اچھل کر کھڑا ہوا، کمرے میں

موجود ایک طرف موجود پینل دھماکے سے پھٹا تھا اور ابھی ہر دیوار کے ساتھ ایک ایک پینل تھا۔ جس دیوار کے ساتھ پینل پھٹا تھا اس طرف آگ بھڑک اٹھی تھی اور ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے پٹرول ڈالا گیا ہو، لمحے بھر سے یہاں سے وہاں پہنچ رہی تھی آگ۔ اسی وقت دوسرا دھماکہ ہوا اور ساحرا اچھل کر عقبی دیوار سے ٹکرایا۔ کمرے میں موجود فرنیچر اور کارپٹ آگ پکڑ چکے تھے جس کی وجہ سے کمرے میں دھویں کے بادل جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔

(کمروں میں لگی آگ کی یہ خاصیت ہوتی ہے کہ زمین سے تھوڑی سی اونچائی سے لیکر چھت تک دھواں جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے جس میں بہت سے ایسے ذرات شامل ہوتے ہیں جو انسانی صحت کے لئے نقصان دہ ہوتے ہیں، دھواں انسان کی آنکھوں میں گھس کر بصارت ختم کرتا ہے، اور ناک سے وجود میں گھس کر انسان کا دماغ تک ماؤف کر دیتا ہے کیونکہ ذرات بھری ہوا میں آکسیجن کمی ہوتی ہے اور جب دماغ کو پوری آکسیجن نہیں ملتی تو انسان بوکھلاہٹ میں دوڑتا ہے اور نظر نہ آنے کے

سبب خود بخود کسی بھاری چیز سے ٹکرانے، کھڑکی وغیرہ سے باہر گرنے کے سبب نقصان کر بیٹھتا ہے، ایسے صورتحال کا ایک سود مند حل یہ بھی ہوتا ہے کہ انسان فرش پہ لیٹ کر کرالنگ کرتے ہوئے اس جگہ سے رفو چکر ہو۔)

جبران دوسرے دھماکے کے بعد اچانک اٹھا اور پھر آنکھیں ملتا ہو لڑکھڑاتے ہوئے دوبارہ ڈھیر ہو گیا جبکہ کبیر بے حس و حرکت کمرے کے وسط میں پڑا تھا۔ ساحر نے نظر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا اور کرالنگ کرتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا مگر آگ کی شدت کے پیشِ نظر اس نے کرالنگ کر خیر باد کہا اور رُولنگ شروع کر دی، چند ہی لمحوں میں وہ دروازے کے پاس تھا، دروازے سے ٹکرا کر اس کا جسم رکا تو اس نے سر کو دو تین بار جھٹکا دیا کیونکہ جسم کو رُول کرنے کی وجہ سے اس کا سر چکرانے لگا تھا۔ لیٹے لیٹے اس نے شرٹ سے توند میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا ڈائنامائیٹ نکال کر دروازے سے چپکایا۔ اس بار اس

نے وقت 10 سیکنڈ سیٹ کیا اور اندھا دھند انداز میں جسم کو Roll Back کرنا شروع کیا۔

آگ، دھواں، جلتی ہوئی ہر چیز۔۔ اس پہ ڈائنامائیٹ۔۔ ساحر نے بہت بڑا رسک لیا تھا مگر وہ جانتا تھا کے اس کے علاوہ چارہ کوئی نہیں، دروازہ تو شاید وہ توڑ لیتے مگر دھاتی چادر۔۔۔۔

دھماکے سے کمرہ لرز کر رہ گیا۔۔ ساحر کا رُول ہوتا ہوا جسم بھی جھٹکے سے اچھلا اور وہ کمر کے بل ایک میز کے کونے سے ٹکرایا۔۔ اس کے منہ سے بھیانک چیخ نکلی، کمر پہ لگنے والی ضرب نے اسے ادھ مرا سا کر دیا جس وجہ سے وہ کچھ دیر تو اس سے ہلا جُلا ہی نہ گیا اور وہ بار بار سر کو جھٹک رہا تھا۔

"انسان بن۔۔۔ بہت کام ہے آج۔۔" اس نے ہونٹ بھینچ کر سر کے عقب میں چپت رسید کرتے ہوئے کہا اور سامنے موجود بے سود پڑے کبیر اور جبران کو دیکھا۔

"سانڈ کہیں کے۔۔" بڑبڑایا۔۔

"جبران۔۔۔" جبران کے جسم میں حرکت دیکھ کر وہ دھاڑا۔

"اٹھنا مت۔۔۔ کرالنگ کرتے ہوئے دروازے کی طرف جاؤ، جلدی۔۔ ورنہ مجھے تلا ہوا جبران کھانا پڑے گا، تلی ہوئی چیزیں مجھے کچھ خاص پسند نہیں۔" اس نے جبران کو اٹھتے ہوئے دیکھ کر چیخ کر کہا۔

جبران نے اٹھنا ترک کیا اور لیٹے لیٹے رخ بدلا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کی رفتار بہت کم تھی اور آنکھوں سے پانی جاری تھا، وہ نیم وا اور دبی دبی آنکھوں سے رستہ دیکھ کر آگے بڑھ رہا تھا۔

اسی اثناء میں ساحر، کبیر کی طرف کرالنگ کرتا ہوا بڑھا، ساتھ ہی ایک اور پینل پھٹا اور ساحر لمحہ بھر کے لئے اپنے سر کو کہنیوں کے حصار میں لئے رکا اور دوبارہ کبیر کی طرف بڑھا۔ کبیر کے قریب پہنچ کر وہ ٹانگوں پہ ایسا اٹھا جیسے رکوع میں ہو، اس طرح اُس نے کبیر کے دونوں بازوں پکڑے اور اپنی آنکھیں بھی دھویں سے محفوظ کیں اور جھٹکے سے کبیر کو کھینچا تو مارے تکلیف کے اس کی آہ نکلی اور اس کا ایک ہاتھ فوری اپنی کمر پہ پہنچا مگر فوری اس کا ہاتھ واپس کبیر کے بازو پہ پڑا، ہونٹوں پہ دانت

جمائے اور کبیر کو کھینچ کر دروازے کی طرف بڑھا۔ کبیر کی پینٹ کے ایک پائنچے کو آگ لگ چکی تھی، ساحر اسے تیزی سے کھینچ کر آپریشن روم سے ملحقہ کمرے میں پہنچا اور کمرے کے وسط میں پہنچے ہی کبیر کو چھوڑا اور جھکے جھکے ہی کبیر کے پاؤں کے پاس پہنچ کر اس کے پائنچے پہ لگی آگ بجھائی اور کمر پہ ہاتھ رکھے فوری لیٹ گیا۔ تکلیف سے اس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔

"جبران۔۔۔" اس نے پوری قوت سے جبران کو آواز دی مگر آواز جیسے حلق میں پھنس گئی۔

"کیا ہوا؟"۔۔ جبران کی آواز سنبھلی ہوئی آواز سنائی دی۔

"پ۔۔پا۔۔۔" ادھورے الفاظ کے ساتھ ہی وہ بے ہوش ہوتا گیا۔

جبران، جو اس سے تھوڑے فاصلے پہ اوندھا پڑا تھا، وہ تیزی سے اس کے پاس آیا اور اس کا سر گود میں رکھا، اور گال تھپتھپا کر آوازیں دینے لگا مگر وہ تو بے ہوش ہو چکا تھا۔

جبران اٹھا اور ساحر کو بازوؤں سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے واش روم میں لے گیا، واش روم میں لے جا کر ایک ٹونٹی کے نیچے اس کا سر رکھ کر ٹوٹی کو پورا کھولا، پھر واپس کمرے میں پہنچا اور کبیر کو اسی طرح کھینچ کر واش روم میں لے گیا، کچھ ہی دیر میں ساحر کے جسم میں حرکت ہوئی تو جبران نے اسے کھینچ کر ایک طرف کیا اور کبیر کو ٹونٹی کے نیچے ڈال دیا۔

"پپ۔۔پانی۔۔۔" ساحر کی آواز سن کر جبران پلٹا اور ہتھیلیوں کو جوڑ کر ٹونٹی کے نیچے کیا، پانی بھر کر ساحر کے ہونٹوں سے لگایا۔ ابھی اس نے دو تین بار ہی ایسا کیا تھا کہ ساحر کی گردن دوبارہ ڈھلک گئی۔

اُدھر کبیر ہوش میں آنا شروع ہو گیا تھا۔

"کبیر ۔۔ جلدی اٹھو۔۔ساحر کی حالت خراب ہے۔۔" جبران کی رُندھی ہوئی آواز سن کر کبیر کے جسم کو جھٹکا لگا اور وہ سیدھا ہوا۔

"کک۔۔کیا ہوا اسے۔۔۔" کبیر نے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

"بار بار بے ہوش ہو رہا ہے اور اس کا ہاتھ کمر پہ ہے، شاید شدید ضرب لگی ہے، اس کی حالت پہلے ہی خراب تھی اور اب مزید۔۔" جبران نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

کبیر نے اٹھ کر ساحر کو کھینچا کر کندھے پہ ڈالا اور واش روم سے نکلا۔

جبران اسے کے پیچھے پیچھے تھا اور اس کی آنکھوں سے پانی جاری تھا، یہ پانی اُس دھویں کی وجہ سے نہیں بلکہ ساحر کے لئے بہنے والے آنسوؤں کا تھا۔

"پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے اس کیس میں۔۔ یہ بیچارہ ہر بار عتاب کا شکار بن رہا ہے۔" جبران نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔ ایسا ہوتا رہتا ہے۔" کبیر نے کہا مگر اس کی اپنی آنکھوں میں پانی جھلملا رہا تھا۔

انہوں نے لارڈ کے بیڈ پہ ساحر کو لٹایا اور اس کی شرٹ کے بٹن کھولنے شروع کیئے۔

دونوں نے سختی سے دانت ہونٹوں پہ جمائے ہوئے تھے اور کنپٹیاں ابھری ہوئی نظر آرہی تھیں، نظر آرہا تھا کہ وہ آنسوؤں کو ہی روکنے کی کوشش میں ہیں۔

لارڈ ایمزن اپنی رہائش گاہ کے ایک خفیہ حصے میں موجود تھا اور بڑے اطمینان سے نیم دراز حالت میں ایک رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا۔ دروازے پہ دستک سن کر اس نے چونک کر سامنے دیوار پہ موجود گھڑی کو دیکھا، وقت دیکھ کر اس کے چہرے پہ زہریلی مسکراہٹ ابھری۔

"یس۔۔ اندر آجاؤ۔۔"

دروازہ کھلا اور جیگر اندر داخل ہوا اس نے لارڈ کو سلام کیا۔

"باس جوزف کو ہم ساتھ لے آئے ہیں۔" جیگر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا مسئلہ تھا جس وجہ سے وہاں کال ریسیور نہیں ہوئی تھی؟" لارڈ نے پوچھا۔

"اس پہ کام جاری ہے، ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا۔ ایک انجان شخص ہسپتال میں سے نکلتا ہوا نظر آیا ہے CCTV کی ویڈیو میں اس کے علاوہ ابھی تک کوئی سراغ نہیں۔ ہسپتال کے اندر چونکہ ہر جگہ کیمرے نہیں اس وجہ سے وہاں سے بھی کچھ معلوم نہیں ہو سکا، پوچھ گچھ کے ذریعے ہی کلیو مل سکے گا۔" جیگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔۔ فرسٹ آپریشن روم میں تین لاشیں پڑی ہوں گی جلی ہوئیں، انہیں اٹھواؤ اور تیاری کرو۔ ان کی نمائش ہو گی آج دوپہر کو سٹی چرچ کے سامنے ۔ سب سے اہم بات ، ہمارے کتے بھی وہاں موجود

ہونے چاہئے۔" لارڈ نے نظریں رسالے پہ جماتے ہوئے کہا تو جیگر مودبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے مڑ گیا۔

فون کی گھنٹی سن کر وہ چونک گیا، رسالہ ایک طرف رکھ کر اس نے ریسیور اٹھایا۔ "یس۔۔۔۔"

"لارڈ رچرڈ بول رہا ہوں ایمزن۔۔ کیسے ہو؟" لارڈ رچرڈ کی آواز سنائی دی، لہجہ بے تکلفی سے بھرپور تھا۔

"اوہ۔۔۔ رچرڈ۔۔ ایک خوشخبری ہے۔۔ تم نے جن تین ایشیائی لوگوں کے بارے میں اطلاع دی تھی وہ شکار ہو گئے ہیں مگر انہوں نے بگ باس کا نقصان بھی بہت کیا ہے۔" ایمزن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اسی کام کے لئے تمہیں کال کی ہے۔ انسپکٹر کبیر خان کے والد کا نام وجاہت خان ہے جو کہ ایک آرمی ریٹائرڈ کرنل ہے۔۔"

"وہ تینوں مر چکے ہیں، اب اس تفصیل کا کیا فائدہ؟" ایمزن نے منہ بناتے ہوئے اس کی بات کاٹی۔

"سن تو لو۔۔۔ایک تو وجاہت خان، دوسرا، کبیر کا ایک دوست ہے جو کہ بہت ہی خطرناک شخص ہے، اس کا نام ساحر ہے جس کی اپنی الگ ہسٹری ہے اور نواب کا بیٹا ہے۔ کبیر اور ساحر کا بہت ملنا جلنا ہے شواہد سے ظاہر ہے کہ یہی ساحر، کبیر کے ساتھ ہے اور یہ دوستوں کا گروپ ہی تمہارے پیچھے پڑا ہوا ہے۔" رچرڈ نے توقف کیا۔

"میرے پیچھے پڑا ہوا ہے نہیں۔۔۔پڑا ہوا تھا۔۔بتایا تو ہے کہ وہ تینوں مر چکے ہیں۔" ایمزن نے سخت لہجے میں کہا۔

"پہلی بات۔۔۔یہ تین نہیں، چار دوست ہیں۔ ان میں سب سے خطرناک

ساحر ہے، اس کے بعد جو بڑی مصیبت ہے وہ ابھی تک ان کے ساتھ نہیں آیا، وہ اپنے ملک میں ہی ہے۔

اب رہ گئی ان تینوں کی بات، ساحر جیسے شخص کو تم مار دو گے یہ تمہارا خیال ہے، وہ اپنے ملک کے کسی خفیہ ادارے سے منسلک ہے اور تربیت یافتہ ایجنٹ ہے۔ "رچرڈ نے کہا

" کبھی تم کہتے ہو کہ وہ دوست تمہارے پیچھے ہیں، کبھی کہتے ہو کہ ساحر حکومت کا ایجنٹ ہے۔۔ صاف بات کیوں نہیں کرتے۔۔" ایمنزن نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم بات پوری کرنے ہی کہاں دے رہے ہو۔۔ تمہارے خلاف وہ ذاتی طور پہ کام کر رہے ہیں مگر ایک شخص حکومت کا بھی شامل ہے، اگر اسے کچھ ہوا تو بین الاقوامی مسئلہ بن سکتا ہے کیونکہ وہ یہاں حکومت کے خلاف کچھ بھی نہیں کر رہا جو حکومت ان کی مدد کرنے سے انکار کرے۔ جب ان لوگوں کی حکومت ساحر کے لئے مطالبہ کرے گی تو یہاں کی حکومت بھی حرکت میں آئے گی۔

ان کا چوتھا دوست تو اپنے ملک میں ہی ہے، لیکن کوئی اور شخص ہے جو ان کے پیچھے سائے کی طرح لگا ہوا ہے۔ یہ جو شخص ان کے پیچھے پیچھے

ہے اسے شخص کبیر خان کے والد کے ساتھ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کبھی ڈرائیور کے روپ میں کبھی کسی اور روپ میں۔۔ مگر اس کا مخصوص قدو قامت ہے جس وجہ سے ہر روپ میں پہچان لیا گیا۔ ان سب کا یہ ملاپ ظاہر کر رہا ہے کہ یہ سب لوگ مل کر کچھ کھچڑی پکا رہے ہیں۔ تمہیں بتانے کا مقصد یہ ہے کہ بگ باس پہ جو خطرہ منڈلا رہا ہے وہ ابھی بھی قائم ہے جب تک وہ چوتھا شخص مل نہ جائے۔" رچرڈ نے کہا۔

"تمہیں یہ سب کیسے پتہ چلا؟" ایمزن نے پوچھا۔

"تمہیں میری طبیعت کا تو پتہ ہے ہے، جب تک پوری بات جان نہ لوں سکون نہیں ملتا، جب تم نے گولڈ مین سے متعلق بتایا تو مجھے بھی بے چینی بنی کہ ایسے ملک میں اس طرح سے کون کام کر سکتا ہے لہذا میں نے چھان بین شروع کر دی اور یہ باتیں سامنے آئیں۔" رچرڈ نے کہا۔

"تمہاری اسی عادت کی وجہ سے آج تمہیں زندگی کی پریشانیوں سے مستقل سکون مل جائے گا۔ تمہیں اس مسئلے میں ٹانگ نہیں اڑانی چاہئے

تھی۔" لارڈ ایمزن کو دوسری طرف سے ایک سخت اور غراتی ہوئی آواز سنائی دی جسے سن کر اس کی جسم میں سردی کی لہر دوڑی۔

یہ آواز رچرڈ کی طرف سے آئی تھی، وہ شخص رچرڈ سے ہی مخاطب تھا۔

"کک۔۔ک۔۔کون ہو تم؟" رچرڈ نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔۔

اس نے کال بند نہیں کی تھی۔

"تم پہلے ہی بہت کچھ جان چکے ہو جو کہ مضرِ صحت ہو، اگر تم درمیان میں نہ آتے تو جان بچ جاتی۔۔ مگر اب۔۔ میں یہ راز نہیں افشاء نہیں کر سکتا جو تم نے ایمزن کو بتایا ہے۔۔ تم چھٹی کرو۔"

وہ یقیناً چوتھا ایشائی تھا جس کی بات لارڈ رچرڈ کر رہا تھا، اس کی آواز ہڈیوں میں سرایت کر رہی تھی۔ لارڈ کا دماغ گھوم رہا تھا کہ لارڈ رچرڈ تک کوئی کیسے پہنچ سکتا ہے، اس کا اور لارڈ رچرڈ کا یہ تعلق کوئی نہیں جانتا تھا اس کے باوجود وہ ایشیائی لارڈ رچرڈ تک پہنچ چکا تھا۔

ٹرچ۔۔۔ کی آواز سن کر ایمزن کو جھٹکا لگا۔ ایمزن ریسیور کان سے لگائے سُن بیٹھا تھا کہ چند لمحوں کے بعد آواز ابھری۔

"ہیلو مسٹر ایمزن۔۔۔" وہ آواز ایمزن سے مخاطب ہوئی۔

ایمزن کی آواز جیسے حلق میں اٹک گئی، اس کی آواز ہی نہ نکل رہی تھی، یہ دوسری طرف موجود شخص کے لہجے اور لہجے میں موجود اعتماد اور سردمہری کی وجہ سے تھا۔

"میں نے سنا ہے کہ تم نے ساحر اور اس کے ساتھیوں کو مار گرایا ہے، اگر یہ سچ ہے تب بھی مجھے فرق نہیں پڑتا، وہ اچھا کام کرتے ہوئے مرے، یہ بہت بڑی بات ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ مجھے اب تک ایسا محسوس ہی نہیں ہو رہا کہ وہ تمہارے ہاتھوں مرے ہیں۔ اس کے باجود، اگر وہ مر ہی گئے ہیں تو میں آ رہا ہوں تم سے ملنے۔ کوئی ایسا کونہ تلاش کرو دنیا میں جہاں تم کسی کو نظر نہ آسکو، کیونکہ تمہارا قلعہ میرے سامنے مٹی کا ڈھیر ہے۔" غراتی ہوئی آواز سنائی دی اور کال بند ہو گئی۔

لارڈ ایمزن ساکت و جامد، ریسیور کان سے لگائے بیٹھا تھا۔ اس نے میکانکی انداز میں ریسیور سیٹ پہ رکھا اور سائیڈ ٹیبل سے ٹشو اٹھا کر پیشانی پہ رگڑا۔ ٹشو گیلا سا ہو گیا تھا۔

"کیا آفت ہیں یہ لوگ۔۔ تین گئے تو ایک اور آ گیا۔۔ وہ مرے گا تو ایک اور۔۔۔ مگر یہ مریں گے کیسے؟" ایمزن بڑبڑایا۔۔

"ان سے میری براہِ رست دشمنی بھی کوئی نہیں پھر بھی لڑنے مرنے پہ تُلے ہیں اگر دشمنی ہوتی تو۔۔۔" اس نے جھرجھری لی۔

"بھاڑ میں جائیں۔۔ دیکھ لوں گا۔۔ تین تو کتے کی موت مرے ہیں، چوتھا بھی شامل ہو لے ساتھ۔۔" اس نے کندھے اچکا کر رسالے کی طرف ہاتھ بڑھا اسی وقت دھماکہ ہوا اور وہ اچھل کر کھڑا ہوا، رسالہ زمین پہ جا پڑا تھا۔

اب ہلکی ہلکی فائرنگ کی آواز سنائی دینے لگی، ایمزن دروازے کی طرف دوڑا، راہداری میں بھاگتے ہوئے سکیورٹی روم میں پہنچا۔ سامنے سکرین آن تھی جس میں عمارت کے مختلف حصے نظر آ رہے تھے۔ اس نے کچھ

بند کیمروں کا view آن کیا۔ اپنی پرانی رہائش گاہ کا منظر دیکھ کر وہ چونک گیا۔

"what nonsense یہ بھوت ہیں ۔۔۔مائی گاڈ۔۔۔" ایمزن نے چیختے ہوئے کہا۔

سکرین پہ کبیر اور جبران فائرنگ کرتے نظر آرہے تھے جبکہ ساحر سر جھکائے ایک طرف بیٹھا ہوا تھا۔ فائرنگ رکتے ہی اس نے سر اٹھایا اور کبیر اور جبران سے کچھ کہا۔

"میں تمہاری ہڈیوں کا سرمہ بنا دوں گا۔۔۔عذاب بنا دی ہے تم نے میری زندگی۔۔" لارڈ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے ایک لیور کھینچا۔

اسی وقت وہ کمرہ حرکت میں آیا جس میں وہ تینوں موجود تھے، وہ کمرہ برق رفتاری سے نیچے جانا شروع ہو گیا۔

ساحر کی نظر چھت کی طرف اٹھی اور مسکرایا۔

ایمزن حیرت بھرے انداز میں اسے دیکھ رہا تھا، اس کی مسکراہٹ بہت ہی جاندار تھی، ایسا محسوس ہی نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کسی مشکل سے گزر رہا ہے، ایمزن کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ اُسے ہی دیکھ رہا ہو۔ اس نے کبیر کو مخاطب کیا تو کبیر نے چونک کر لائٹ کی طرف دیکھ اور پھر فائر کر دیا، اچانک ہی سکرین تاریک ہو گئی۔

"حرامزادے ہیں یہ تینوں۔۔ دیکھ لوں گا انہیں۔" وہ زور سے میز کو لات مارتے ہوئے اعتماد سے خالی لہجے میں چیخا۔

"اوہ۔۔۔شٹ۔۔۔" وہ چیخا اور پھر پاؤں پکڑ کر زمین پہ بیٹھ رہا۔

اس کے سارے کَس بل نکل چکے تھے، لارڈ ایمزن کی بجائے اب وہ کوئی عام سے شخص نظر آ رہا ہے جس کے ذہن میں ان تین دوستوں ۔۔اور ان سے زیادہ اس چوتھے شخص کا خوف ڈیرہ ڈال چکا تھا وہ لاشعوری طور پہ ٹوٹ رہا تھا۔

ساحر کو ہوش آچکا تھا۔ اس کی جسمانی کمزوری ابھی تک ویسے ہی تھی کیونکہ آرام نام کی کوئی چیز ابھی تک میسر نہیں آئی تھی اور پھر سونے پہ سہاگہ۔۔ جب وہ میز سے ٹکرایا تو جو مصنوعی توند اس نے پہن رکھی تھی اس کا ہک پشت میں گہرائی تک گھس گیا جس وجہ سے اس سے چلا

بھی نہ گیا اور اسے کھینچ کر نکالنے کا وقت بھی نہیں تھا جس وجہ سے وہ آگ لگنے کے دوران حرکت میں رہا اور وہ تینوں اس کمرے سے نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

اب کبیر اور جبران نے وہ ہک نکال کر اس کی عارضی بینڈج کر دی تھی اس کے باوجود وہ تیز حرکت کرنے سے معذور ہی نظر آرہا تھا لہٰذا وہ بیڈ پہ سکون سے لیٹا ہوا تھا اور کبیر اور جبران سامنے بیٹھے تھے۔

"اب کام کریں انمول رتنوں۔۔۔" ساحر نے مسکرا کر دونوں سے کہا۔

جبران نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ کبیر نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا، یقینی بات ہے وہ ساحر کو کوئی الٹا جواب ہی دینے لگا تھا۔

"کیا کرنا ہے ہے؟" کبیر نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"اس کمرے سے نکلنا ہے اور لارڈ ایمزن کو ڈھونڈنا ہے، وہ اسی عمارت میں ہو گا۔" ساحر نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔۔ تم یہیں رہو۔۔ ہم کرتے ہیں کام۔" کبیر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ میرا پیٹ کہاں ہے، اس میں کافی سامان مل جائے گا۔" ساحر نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ دونوں ہنس پڑے۔

"بڑے کام کا ہے تمہارا پیٹ۔۔" جبران نے کہا۔

وہ مصنوعی توند کی طرف بڑھا اس میں سے پسٹل اور فالتو گولیاں نکالیں۔ "یہ میری ہی ایجاد ہے اور اب مستقل ساتھ رکھنے کا موڈ ہے میرا۔۔" ساحر مسکرایا۔

اسلحہ نکال کر جبران ابھی وہ سیدھا نہیں ہوا تھا کہ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا، سامنے جیگر کھڑا تھا جو ان تینوں کو زندہ دیکھ کر اپنی جگہ پہ جم گیا۔

"تت۔۔۔ت۔۔ تم۔۔" جیگر کے الفاظ اس کے منہ میں ہی اٹک گئے۔

"کبیر۔۔۔۔" ساحر دھاڑا تو کبیر نے جمپ لیا اور جیگر کو لیتا ہوا راہداری میں دھڑام سے گرا اسی وقت جیگر اڑتا ہوا دوبارہ اندر گرا ساتھ ہی کبیر دروازے میں گرا اور پیچھے گولیوں کی بوچھاڑ ہو گئی۔

جیگر کے گرتے ہی جبران اس کے سر پہ پہنچا اور پسٹل کا دستہ پوری قوت سے دے مارا، پھر بے ہوشی کی تصدیق کے لئے ایک بار اور ضرب لگائی ۔اس کے بعد ان دونوں نے دروازے کو مورچہ بنایا۔ وہ سنبھل سنبھل کر گولیاں برسا رہے تھے کیونکہ اتنی زیادہ گولیاں ان کے پاس نہیں تھیں جو فضول خرچی کرتے۔

ساحر بیڈ سے اترا اور جیگر کے پاس پہنچا، اس کا بیلٹ نکال کر جیگر کے ہاتھ باندھے اور اپنی توند کی طرف بڑھا۔ توند میں سے کچھ نکال کر وہ کبیر اور جبران کے سر پہ پہنچا۔

"اب دیکھو بد ہضمی کا نتیجہ۔۔۔ کم کھایا کرو۔۔ پتہ نہیں پیٹ میں کیا کیا لئے گھومتے رہتے ہیں لوگ۔۔" اس نے منہ بناتے ہوئے کچھ اچھال دیا

اور بند راہداری میں کان پھاڑ دھماکہ ہوا۔۔۔ پھر ہلکی ہلکی فائرنگ شروع ہو گئی۔ ساحر دیوار سے ٹیک لگا کر سر جھکا کر بیٹھ گیا۔

"جلدی ختم کرو۔۔" اس نے سر اٹھا کر کبیر سے کہا۔

اسی وقت کمرے کو جھٹکا لگا اور کمرہ نیچے کی طرف لفٹ کی طرح حرکت کرتا ہوا محسوس ہوا۔

"ہر جگہ کیمرے لگائے ہوئے ہیں ایمزن نے۔۔ میرے خیال سے اب تہ خانے میں ہی پہنچیں گے۔" جبران نے کہا۔

"اس بار ایمزن رسک نہیں لے گا، وہ کمرے سے نکلنے کا موقع بھی نہیں دے گا۔۔۔ کبیر ۔۔۔لائٹ بند کرو۔۔" ساحر نے تیز لہجے میں کہا۔۔ اس کی نظریں لائٹ پہ اور اس کے ساتھ لگے چھوٹے سے کیمرے پہ تھیں، جسے دیکھ کر وہ مسکرایا۔

ٹھائیں کی آواز کے ساتھ لائٹ بجھتی گئی۔۔

"واہ۔۔خواہ مخواہ بٹن بنائے گئے ہیں، ہر گھر میں ایک پسٹل ہونا چاہئے

جس سے لائٹ، فریج، اے سی۔۔ ہر چیز بند کی جا سکے۔۔" ساحر چہکا۔

کبیر نے کوئی جواب نہ دیا، ظاہر ہے جواب دینے کو بچا ہی کیا تھا، لائٹ تو بٹن سے بھی بند کی جا سکتی تھی۔

"تم نے ٹھیک کیا جو فائر کیا۔۔ پتہ نہیں بٹن دبانے سے اس جادوئی کمرے میں کیا ہو جاتا۔" ساحر نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ اچھا ہے۔۔ پہلے بیچارے کی ٹانگ کھینچ لی اور اب۔۔" جبران کی آواز سنائی دی اور اسی وقت کمرہ رکتا گیا۔ کمرہ رکتے ہی اس کا دروازہ کھلا۔

"واہ۔۔ میرا خیال تھا کہ دروازہ نہیں کھلے گا۔" جبران مسکرایا۔

"اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کمرے میں ہمیں کوئی نقصان نہیں، اصل میں نقصان کمرے سے باہر ہے، اسی وجہ سے دروازہ کھولا گیا۔" کبیر بڑبڑایا۔

"گڈ۔۔۔ ایسا ہو سکتا ہے۔۔ مگر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ لارڈ ایمزن کے آنے کے لئے کمرے کا یہ میکنزم ہو اور باہر کوئی خطرہ نہ ہو۔" ساحر نے کہا۔

پھر بھی۔۔ رسک تو ہے۔۔۔" جبران نے کہا مگر کسی نے جواب نہ دیا۔

"ساحر کے ہوتے ہوئے اتنی خاموشی کیوں ہے؟" کبیر مسکرایا مگر ساحر کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔

"سو تو نہیں گیا؟" جبران بھی ہنسا۔

"سو نہیں گیا۔۔۔ وہ نکل گیا ہے باہر۔۔۔ پاگل کہیں کا۔۔" چند لمحوں کے بعد کبیر جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اب؟۔۔" جبران کے منہ سے اتنا ہی نکلا۔

"اب ادھر ہی رہو۔۔ پتہ نہیں کیا مصیبت ہے یہ ساحر بھی۔۔ یہ نہ ہو ہمارے نکلنے سے کچھ الٹا ہو جائے۔" کبیر نے کہا۔

"تم سے ایک بات کرنی تھی۔۔۔" جبران نے کہا۔

"کرو۔۔پارک میں جو ہیں۔۔" کبیر نے جھنجھلا کر کہا۔

"پھر موقع نہیں ملنا۔۔ہم سب نے جو پلان کیا تھا تنظیم بنانے کا، میں اس کے حق میں نہیں رہا اب۔۔ساحر کی حالت دیکھ ہی لی ہے ہم نے۔۔یہ بہت خطرناک کام ہے۔۔اسے تو فرق نہیں پڑے گا مگر مجھے پڑتا ہے اگر ہم میں سے کسی کو بھی کچھ ہو۔۔تم کیا کہتے ہو؟۔۔" جبران نے سنجیدگی سے کہا۔

"ساحر نے ایک بار اس بات کی مخالفت کی تو تم نے پھر سے ہاں کر دینی ہے۔" چند لمحوں بعد کبیر کی آواز سنائی دی۔۔وہ شاید کچھ سوچ رہا تھا۔

"نہیں۔۔اس کی بات نہیں سنوں گا میں۔۔" جبران نے دوٹوک کہا۔

"اوکے۔۔میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔ساحر ان معاملات میں زیادہ ہی سیریئس ہو جاتا ہے جس کے بعد اس کی حالت بھی سیریئس ہو جاتی ہے۔بہت خطرہ ہے اس میں۔۔وہ جو کام پہلے کر رہا ہے وہی کافی ہے۔ میں بھی اپنی بساط کے مطابق کر رہا ہوں اور تم بھی۔" کبیر نے بھی فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"آجاؤ باہر۔۔۔ کھانا لگ گیا ہے۔۔۔ یہاں بڑا اچھا ماحول ہے۔۔" ساحر کی دور سے آواز سنائی دی۔

"لگتا ہے وہ پہلے والا تہ خانہ ہی ہے۔" کبیر مسکرایا اور دونوں ہنستے ہوئے باہر نکلے۔

یہ واقعی وہی تہ خانہ تھا جس میں وہ لوگ پہلے رکھے گئے تھے۔

"یہاں ہی رکھا گیا تھا ہمیں۔۔" کبیر نے ساحر کی طرف دیکھ کر مسکرا کر کہا۔

"لائٹ بند کردو۔۔۔" ساحر نے معنی خیز انداز میں کہا تو جبران ہنستے ہوئے سوئچ بورڈ کی طرف بڑھا۔

"بٹن مت دباؤ۔۔" ساحر نے سنجیدگی سے کہا تو کبیر نے پسٹل نکالا اور فائر کی آواز کے ساتھ ہی اندھیرا اچھل گیا۔

"یہاں سے کیسے نکلے تھے؟" ساحر نے پوچھا تو جبران نے ساری تفصیل بتائی۔

"مگر وہ دروازہ باہر سے لاک ہے، ہے بھی لوہے کا۔۔ توڑا نہیں جا سکتا۔ جب تم لوگ بچ نکلے تھے تب تو وہ جلدی بھی بند کرنا بھول گئے تھے جو تم لوگ آسانی سے نکل گئے۔" ساحر نے سوچ میں ڈوبتے ہوئے کہا۔

اسی وقت کھٹکا سنائی دیا۔ یہ آواز ایک دیوار سے آ رہی تھی۔

"اس طرف دیوار میں بڑے بڑے سوراخ ہیں، جن کے سامنے مضبوط جالیاں ہیں لوہے کی۔۔ یہ باپ بیٹا، کتے رکھنے کے عادی ہیں، شاید کتوں کے لئے ہی وہ رستہ بنایا گیا ہے کہ شکار کھیلیں۔" کبیر نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو اب ہم کتوں کا کھانا بنیں گے۔۔" آوازیں سن کر جبران مسکرایا۔

"شش۔۔" ساحر نے کہا اور خاموشی چھا گئی۔ وہ آواز کی سمت بڑھتا گیا اور جالی کے پاس رک گیا۔

"جالیوں کے پاس آ جاؤ۔۔ جیسے ہی جالی کھلی اور کتے نکلیں۔۔ ہم اندر گھس جائیں گے۔۔ اور پیچھے جالیاں بند کرتے ہوئے دوسری طرف نکل جائیں گے۔" ساحر نے سرگوشی کی تو وہ دونوں بھی پاس کھسک آئے۔

آوازیں اب قریب آنا شروع ہو گئی تھی جس وجہ سے ساحر کا جسم تنا ہوا تھا، اسکی کمر دکھ رہی تھی مگر وہ اسے نظر انداز کرتے ہوئے کام میں جُٹا ہوا تھا کیونکہ وہ اس وقت شیر کی کچھار میں تھے جہاں ایک غلطی سے جان جاسکتی تھی اور ایک درست چال سے کیس ختم ہونے کو ہو جاتا۔

تہ خانے میں پہنچتے ہی انہوں نے روشنی گل کی تو ایمنزن جھنجھلا اٹھا۔

"میں چاہتا تو تھا کہ تم لوگ آسان موت مرتے مگر تم لوگ اس لائق نہیں ہو۔۔" اس نے بڑبڑاتے ہوئے تین چار بٹن پریس کئے اور پھر سر جھٹکتا ہوا باہر کی طرف بڑھ گیا۔

راہداری سے نکل کر وہ چھوٹے سے لان میں پہنچا جس کی دوسری طرف آہنی پنجروں میں چار دیو قامت کتے موجود تھے۔ کتے ایک طرف موجود دروازے سے اندر گھستے جا رہے تھے۔

"سوری۔۔۔ تمہیں انتظار کرنا پڑا۔" ایمزن نے ہاتھ ہلا کر کہا جیسے کتے اس کی بات سن رہے ہوں۔

اس نے رخ بدلا اور آگے بڑھتا گیا۔ لان میں سے ہوتے ہوئے وہ عقبی طرف پہنچ کر دوبارہ عمارت میں گھسا اور سیدھا چلتا گیا۔ تیسرے کمرے کے سامنے وہ تھم گیا۔ کمرے کے سامنے دو لوگ کھڑے تھے۔

"شارٹ گن۔۔ کیسی حالت ہے جوزف کی؟" اس نے ایک شخص سے پوچھا جس کے چہرے پہ زخم کافی تعداد میں موجود تھے۔

"ٹھیک ہیں باس۔۔۔ ہوش میں ہیں اب۔۔ ڈاکٹر بھی پہنچ رہا ہے دوبارہ تھوڑی دیر میں۔۔" شارٹ گن نے مودبانہ انداز میں کہا اور لارڈ سر ہلاتے ہوئے اندر داخل ہوا۔

سامنے جوزف نرم بستر پہ لیٹا ہوا تھا۔

"کیسے ہو جوزف؟" لارڈ نے مخاطب کیا۔

"ٹھیک ہوں پاپا۔۔۔" جوزف نے آنکھیں کھولتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا۔

"گڈ۔۔۔ تم پہ حملہ کرنے والے لوگ مرنے ہی والے ہیں۔" ایمزن نے کہا۔

"انہوں نے میرے کتے مار دیے۔" جوزف نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

عجیب بات تھی کہ اسے اپنی حالت سے زیادہ کتوں کی فکر تھی۔

"ڈونٹ وری۔۔ پورا پورا بدلہ لیا جائے گا۔" ایمزن نے کہا۔

دروازے پہ دھماکے کی آواز سن کر ایمزن چونک گیا۔۔

"کیا ہوا شارٹ گن؟" ایمزن نے آواز دی۔

"شارٹ گن۔۔۔ کی گردن لانگ ہو گئی ہے اور باقی سارے کا سارا شارٹ ہو گیا ہے۔۔" چہکتی ہوئی آواز سن کر ایمزن جھٹکے سے کھڑا ہوا۔

"تت۔۔۔تت۔۔۔تم۔۔" ایمزن سامنے کھڑے نوجوان کو دیکھ کر ہکلایا۔

"مم۔۔مم۔۔۔میں۔۔" نوجوان نے نقل اتاری۔

"تم لوگ تہ خانے سے کیسے نکلے؟۔۔۔" ایمزن نے سنبھلتے ہوئے پوچھا۔

"اس طرح۔۔" ساحر نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم۔۔۔" سامنے کھڑے انسان کو دیکھ کر ایمزن اور جوزف کے منہ سے نکلا۔

سامنے پرنس فنتو کھڑا تھا۔۔وہی بونا۔ جسے جوزف کتوں کے سامنے ڈال کر تماشہ دیکھتا تھا۔ "ہاں میں۔۔یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مالک خطرے میں ہو اور فنتو آرام سے بیٹھا رہے۔۔"فنتو نے مسکرا کر کہا۔

"مالک۔۔۔تم اپنے مالک سمیت غرق ہو جاؤ گے۔" ایمزن دھاڑا۔

"آج کی قسط ہیں ختم۔۔۔" ساحر ہونٹوں پہ دانت جما کر دوڑا، اس سے پہلے کہ ایمزن کچھ سمجھتا، ساحر نے اس کی گردن پہ ہاتھ ڈالا اور اسے اٹھا کر زمین پہ دے مارا۔۔ایک چیخ کے ساتھ ایمزن تڑپا اور کنپٹی پہ لات وصول کرتے ہوئے ٹھنڈا ہو گیا۔

"مسٹر جوزف۔۔۔تم سب بہت عیاشی کی زندگی گزارتے اگر تمہارا باپ کیرل کے پیچھے نہ پڑتا۔۔۔"ساحر نے ہاتھ بلند کرتے ہوئے کہا۔

"کون کیرل۔۔۔۔"جوزف نے اتنا ہی کہا تھا کہ ضرب کنپٹی پہ لگی اور وہ بے ہوش ہوتا گیا۔

لارڈ ایمزن کی عمر تو ہو گئی تھی مگر جوانی کے جذبات اونچائی سے گرنے والے پانی کی طرح ہر طرف تیزی سے چھینٹے اڑانے کے فراق میں رہتے تھے ایسے میں ہی اس کا سامنا کیرل سے ہوا اور شاید قدرت نے جان بوجھ کر اس کا سامنا کیرل سے کروایا جس کی وجہ سے ساحر اینڈ کمپنی مقابلے میں کود پڑی۔

مخصوص خدوخال اور جسامت کی لڑکی دیکھ کر ایمزن کا دماغ خراب ہو جاتا تھا اور وہ آپے سے باہر ہو جاتا تھا۔ اس جوڑے سے بھی اس کی

ٹکر کچھ دن پہلے ہوئی تھی، لڑکی اس کے معیار کی تھی اور تھی بھی عام لڑکیوں سے ہٹ کر۔۔ شرمیلی اور حساس طبیعت۔۔ جس نے جلتی پہ تیل چھڑکنے کا کام کیا۔۔ ایمزن کا گھٹیا اور ضدی ذہن اس لڑکی پہ اٹک گیا۔۔ مگر اس کا شوہر کباب میں ہڈی بن گیا، اسی کی وجہ سے خاموشی میں ہونے والی چھیڑ خانی شور کی صورت اختیار کر گئی جس کی وجہ سے ایمزن کی لوگوں میں بے عزتی ہوئی۔ وہاں تو ایمزن نے رد عمل نہیں دکھایا مگر دل میں کڑھتا رہا۔ اس نے جوڑے کی نگرانی کروائی اور بار بار انہیں اٹھانے کی کوشش کی مگر ہر بار کسی نہ کسی وجہ سے ناکام رہا۔

اس نے کمال ہوشیاری سے اپنی یہ بیماری اپنے بیٹے سے چھپائی ہوئی تھی جس وجہ سے جوزف اس سارے تماشے سے انجان تھا۔ وہ قطعی بے خبر تھا کہ اس کا باپ رُومیو بھی ہے۔

لارڈ ایمزن کو مارک کی موت پہ اس بات کی خبر ہوئی کہ یہ سارا نقصان کیوں ہو رہا ہے، اس سے پہلے اس کے لوگ تو مرتے رہے مگر اس کے وفاداروں نے بات اس تک نہ پہنچنے دی کہ خود ہی سنبھال لیں گے اور

انہوں نے کوشش بھی کی مگر ناکام رہے۔ جب خبر اخبار میں چھپی اور بگ باس کا نام اس میں آیا تو اس کا ماتھا ٹھنکا، پھر جب مارک مرا، بلیک منی جلا اور جوزف پہ حملہ ہوا تو وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا کہ یہ سب اس کی وجہ سے ہو رہا ہے۔

اپنے وفاداروں کی حد سے زیادہ وفاداری کی وجہ سے پھندہ اس کے گلے میں فِٹ ہوتا ہوا نظر آرہا تھا مگر وہ وفاداروں کو فی الوقت سزا دے کر مزید کمزور نہیں ہونا چاہتا تھا اور خود معاملات کو سنبھالے کے لئے کود پڑا۔۔۔ جسے اب مکھن سے بال کی طرح نکالنے والے پہنچ گئے تھے۔

عام لوگوں کے لئے جوزف ہی بگ باس تھا جس سے سب کی جان جاتی تھی مگر یہ بات کم ہی لوگ جانتے تھے کہ اصل بگ باس لارڈ ایمزن ہے۔ لارڈ ایمزن سے تو لوگ اس وجہ سے ڈرتے تھے کہ وہ بگ باس کا "باپ" ہے۔۔۔ یہ جانے بغیر کہ بگ باس تو وہ "آپ" ہے۔

اس نے بھی بڑی کوشش کی تھی کہ ساحر اور اس کے دوستوں کو پکڑ لے، اس میں وہ کامیاب بھی ہوا مگر آخر میں اپنے ہی گھر میں وہ قید ہو

چکا تھا کیونکہ قدرت کسی کا لحاظ نہیں کرتی، جب، جس کی اور جہاں پہ باری آجائے دھر لیا جاتا ہے پھر چاہے وہ بادشاہ ہو یا ادنیٰ ملازم۔

شہر کے اخبارات، TV، انٹرنیٹ اور ہر قسم کا میڈیم ہی چیخ رہا تھا۔ بگ باس کو اغواء کر لیا گیا تھا اور اغواء کرنے والے نے اعلان کیا تھا کہ سٹی چرچ کے سامنے، دو گھنٹوں کے اندر اندر بگ باس کو پھانسی دی جائے گی۔

یہ اعلان بلاشبہ ہر شخص کے لئے خوشی کی نوید تھی مگر قانون کی اپنی مجبوریاں ہوتی ہیں جس وجہ سے قانونی ادارے حرکت میں آچکے تھے باوجود اس کے کہ وہ بگ باس کو بچانا نہیں چاہتے تھے۔ سٹی چرچ کے

آس پاس والا علاقہ پولیس کے گھیرے میں تھا، ٹریفک جام کر دی گئی تھی صرف چیدہ چیدہ گاڑیاں ہی اس سڑک سے گزر رہی تھیں باقی لوگوں کو متبادل رستے کی طرف بھیجا جا رہا تھا۔ چرچ کے سامنے تھوڑے فاصلے پہ چوک بنتا تھا جس میں کبھی کبھار بگ باس کے شکار کو پھانسی دی جاتی تھی مگر کبھی بھی کوئی بھی یہ ثابت نہ کر پایا تھا کہ اس پھانسی بگ باس بھی شامل ہے، ہمیشہ وہ قانون کی پکڑ سے نکل جاتا۔ چوک کو خاص طور پہ گھیرا گیا تھا کیونکہ وہیں پھانسی دیئے جانے کے امکانات زیادہ تھے۔ اس کے علاوہ بھی اس سڑک کے آس پاس والی اہم مقامات پہ بھی کڑی نگرانی تھی۔ پولیس کی نفری تمام اہم مقامات پہ موجود تھی جس وجہ سے چوری چھپے یا بھاگ کے گزر جانا ناممکن تھا۔ وہاں کے باسیوں کو گھروں میں بند رہنے کا حکم دیا گیا تھا مگر وہ لوگ کونوں، دروزوں سے آنکھیں لگائے بیٹھے تھے کہ براہِ راست یہ کاروائی دیکھی جا سکے۔

لمحہ بہ لمحہ بگ باس کو پھانسی دینے کا وقت قریب آتا جارہا تھا لوگوں کی بے چینی بڑھتی جارہی تھی اور پولیس اہلکار بھی ہوشیار سے ہوشیار تر ہو رہے تھے۔ ہر کوئی بار بار گھڑی دکھ رہا تھا۔

عین اسی وقت ایک خستہ حالت میں دوڑتا ہوا شخص سٹی چرچ کے مرکزی چوک کی طرف بڑھتا آرہا تھا۔ آس پاس موجود پولیس اہلکاروں کی بندوقیں تن گئیں۔۔ وہ جیسے ہی قریب آیا سب کی بندوقیں تو بندوقیں، سر بھی جھکتے گئے، جہاں جہاں تک خبر پہنچی ہر ایک بندہ خوف سے چھپنے کی کوشش میں لگ گیا۔ کھڑکیوں کے سامنے لوگ ایسے دور بھاگے جیسے ملک الموت کو دیکھ لیا ہو۔

چند لمحے پہلے پرجوش اور پر امید نظر آنے والا ہر ایک تماشائی اب سراسیمگی کی حالت میں تھا۔ اور اپنے بِلوں میں دوبارہ گھسنے کے لئے دوڑ پڑے۔۔

"میرے بیٹے کو اغواء کرنے والے یہاں سے تھوڑی دور ایک بلڈنگ میں موجود ہیں، وہ اسے مار کر پھر پھانسی دیں گے۔۔۔ میرے ساتھ چلو

تم سب لوگ تا کہ اسے بچایا جائے۔۔" آنے والے نے سخت لہجے میں کہا۔

اسکے چہرے پہ زخم تو تھے مگر وہ آسانی سے پہنچانا جا سکتا تھا، گردن پہ بھی بہت بڑا زخم تھا جس وجہ سے وہ بہت تکلیف میں بول رہا تھا۔

"لارڈ۔۔سب لوگ تو نہیں جا سکتے۔۔ ہمیں ابھی مزید آدھا گھنٹہ یہاں پہ ناکہ لگائے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔" سارجنٹ نے آگے بڑھ کر ادب سے کہا۔

"تم لارڈ ایمزن کو منع کر رہے ہو۔۔ تمہاری یہ جرات۔۔ تم لوگ میرے بیٹے کی موت دیکھنے کی امید لگائے بیٹھے ہو۔۔۔ یاد رکھنا ایک ایک کا گھر جلا دوں گا اگر میرے ساتھ نہ گئے اور میرے بیٹے کو کچھ ہوا تو۔۔" نوارد جو کہ لارڈ ایمزن تھا، زور زور سے چیخا اور پھر گلا پکڑ کر کھانسنے لگ گیا۔

"ہماری مجبوری سمجھیں لارڈ۔۔ پلیز۔۔" سارجنٹ بے بسی سے بولا۔

"دیکھو سارجنٹ۔۔ میری ایک کال پہ میرے لوگ پہنچ جائیں گے مگر تب تک دیر ہو جائے گی اور جوزف نہیں بچے گا، لیکن۔۔ اگر ایسا ہوا تو میرا بدلے تمہارے بیوی بچوں سے شروع ہو گا۔" ایمزن نے دانت نکوستے ہوئے کہا۔

"لارڈ۔۔ ہم آپ کے ساتھ چلتے ہیں، کچھ لوگ یہاں رہنے دیں پلیز۔۔" سارجنٹ نے سہمے ہوئے لہجے میں منت کی۔

لارڈ نے کھا جانے والی نظروں سے اس کی طرف دیکھا اور پھر چند لمحوں کے بعد بولا۔

"اوکے۔۔ دس لوگ یہاں چھوڑ دو۔۔ جلدی کرو۔۔" اس نے کہا تو سارجنٹ نے سکون کا سانس بھرا اور پھر واپس دوڑا۔۔۔

دس منٹ کے اندر اندر پولیس کی گاڑیاں سائرن بجاتی ہوئی وہاں سے نکلیں۔۔۔ جبکہ عوام مایوسی کی حالت میں واپس اپنے اپنے کام لگ گئی۔ ان کے ذہنوں میں تھا کہ آج یومِ آزادی ہے مگر لارڈ ایمزن کو دیکھ کر

سب سمجھ گئے کہ ان کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا اور ان کے نصیب میں خوف ہی ہے۔

اس وقت سٹی چرچ سے تھوڑے فاصلے پہ موجود ایک بلڈنگ میں مقامی نوجوان کھڑکی کے سامنے موجود تھا وہ واپس پلٹا۔

"کیا تم محسوس کر رہے ہو کہ لوگ کتنی شدت سے تمہاری پھانسی کے منتظر ہیں۔" ساحر جو اس وقت مقامی میک اپ میں تھا، نے لارڈ ایمزن سے مخاطب ہو کر کہا۔

لارڈ ایمزن سامنے کرسی پہ بندھا ہوا تھا۔ وہ سب عمارت کے چوتھے فلور پہ موجود تھے۔ جوزف دوسرے کمرے پہ بیڈ پہ بندھا ہوا تھا۔

"مگر تم نے دیکھ لیا ہے کہ قانون ہی تمہاری راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے تم اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکو گے۔" لارڈ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"انسان جتنا بھی طاقتور ہو جائے، قدرت کی گرفت سے نہیں بچ سکتا۔" ساحر نے کھڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں آج بھی یہاں سے زندہ نکلوں گا اور نکلتے ہی سب سے پہلے اس لڑکی کو اٹھاؤ گا جس کی وجہ سے تم یہ سب کر رہے ہو اور اس کا وہ حشر ہو گا کہ وہ مرنا چاہے گی مگر موت نصیب نہیں ہو گی۔ تم نے میرے بیٹے پہ میرا یہ راز کھول کر اچھا ہی کیا، مجھے بتاتے ہوئے شرم آتی تھی، آج کے بعد میں کھل کر شکار کروں گا۔" ایمزن اطمینان سے مسکرا رہا تھا۔

"اگر تم سوچتے ہو کہ تمہاری اس قسم کی باتوں سے میں غصے میں آجاؤں گا اور تمہیں کسی قسم کا موقع مل جائے گا بھاگنے کے لئے تو تم غلط ہو۔

دوسرا، اب شکار کرنا تمہارے نصیب میں نہیں۔" ساحر نے کہا۔

"وقت ہی بتائے گا۔۔" لارڈ نے نفرت سے تھوکا۔۔

"تمہارے لئے خوشخبری ہے۔۔ پولیس کی ساری نفری جا چکی ہے۔"

ساحر نے ہنس کر کہا تو ایمزن نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا۔

"تم مجھے خوفزدہ کرنے کے لئے جھوٹ بول رہے، ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔" اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"میرا ایک ساتھی تمہارے میک اپ میں پولیس کو وہاں سے ہٹا لے گیا ہے۔ اس نے سب سے کہا ہے کہ جوزف کی جان خطرے میں ہے میرے ساتھ چل کر اس کو بچاؤ۔۔ سب اس کے ساتھ چلے گئے ہیں تاکہ بگ باس کے عتاب سے بچ سکیں۔۔ تم خود سوچو، جب خود لارڈ ایمزن سب کو وہاں سے ہٹنے کا کہے تو کون مردود انکار کرے گا۔" ساحر نے کہا۔

"یہ۔۔ یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔" ایمزن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وقت ہو گیا۔۔۔لارڈ ایمزن۔۔میں اپنا وعدہ ضرور پورا کرتا ہوں۔۔ تمہیں بیچ چوک کے۔۔لوگوں کے سامنے لٹکانے کا وعدہ میں نے اپنے دوستوں سے کیا تھا۔۔تیار ہو جاؤ۔۔"ساحر نے سرد لہجے میں کہا اور باہر نکل گیا۔

ایمزن کا چہرہ زرد پڑ گیا اور ڈوبتے دل کے ساتھ اس نے ہونٹوں پہ زبان پھیری، وہ جانتا تھا کہ یہ نوجوان اسے نہیں بخشے گا۔

"جو لوگ بگ باس کو پھانسی پہ لٹکا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں وہ باہر آ جاؤ۔۔ اگر تم لوگ باہر نہ آئے تو ہم بگ باس کو چھوڑ دیں گے۔۔ پھر عمر بھر غلامی کرتے رہنا یہ موقع بار بار نہیں ملے گا۔۔۔"

یہ آواز گلیوں میں گونج رہی تھی، جسے سن کر لوگوں میں ہلچل برپا ہو گئی۔ ایک طرف وہ بگ باس کو مرتا دیکھنا چاہتے تھے دوسری طرف وہ دیکھ چکے تھے کہ لارڈ ایمزن زندہ ہے اور وہ سب کا خون بہا سکتا تھا جس وجہ سے لوگ چہ مگوئیوں میں لگے ہوئے تھے۔

"یہ۔۔۔ یہ تو فازر کی آواز ہے۔۔" ایک فلیٹ میں موجود کیرل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

انہیں ساحر نے صبح صبح ہی وہاں پہنچنے کا کہہ دیا تھا اور وہ بھی باقی لوگوں کی طرح کھڑکی سے لگی سب دیکھ رہی تھی مگر جب لارڈ ایمزن سامنے آیا تو سب کچھ بدل گیا۔۔ وہ گھٹنوں میں سر دیئے رو رہی تھی کہ اب پھر بگ باس اس کے پیچھے پڑ جائے گا۔

"لگتا تو ایسا ہی ہے۔۔" اس کے شوہر ہنٹ نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"چلو باہر۔۔۔ جلدی۔۔" کیرل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا، خوشی سے چھکتے ہوئے اس نے گالوں سے آنسو ہاتھ کی پشت سے صاف کرنے کی کوشش کی۔

"پاگل ہو گئی ہو۔۔۔ لارڈ ایمزن کو دیکھا نہیں تم نے۔۔ وہ جان سے مار دے گا ہمیں۔۔ پہلے ہی وہ دشمن بنا ہوا ہے۔۔" ہنٹ نے ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا۔

"اب کون سا زندہ ہیں۔۔۔ میں جا رہی ہوں باہر۔۔ اور جب فازر کہہ رہا ہے تو میں ضرور جاؤں گی۔۔ تم بیٹھو۔۔" کیرل نے فیصلہ کن لہجے

میں کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"رکو۔۔۔ آتا ہوں، جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا۔" ہنٹ کی آواز سنائی دی تو وہ مسکرا کر رک گئی۔

وہ پہلا جوڑا تھا جو سڑک پہ نکلا، وہ پر اعتماد چال کے ساتھ سٹی چرچ سے پہلے چوک کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔ ان کو نکلتے دیکھ کر پولیس کے اہلکار انہیں روکنے کے لئے آگے بڑھے اور ان کے سامنے جم گئے۔۔ ابھی ان کی بحث جاری تھی جب کھڑکیاں اور دروازے کھلے اور لوگ نکلنا شروع ہوئے۔۔ پھر تو جیسے تانتا ہی بندھ گیا۔۔ پولیس والے لوگوں کی بھیڑ میں گم ہی ہو گئے۔۔ تمام لوگ چوک کے گرد دائرے کی صورت میں جمع ہونا شروع ہو گئے۔ اتنا نظم و ضبط تو شاید کسی وزیر کی آمد پہ نہیں ہوتا جتنا اس وقت نظر آرہا تھا۔

ایک طرف سے ہارن کی آواز سن کر لوگ کی بھیڑ چھٹنے لگی، پھر ایک کار تیز رفتاری سے آگے بڑھتی گئی، لوگ تیزی سے اسے رستہ دیتے جارہے تھے۔ گاڑی چوک میں پہنچ کر رکی اور اس میں سے درمیانے قد

مگر سمارٹ جسم کا نوجوان نکلا، اس نے اطراف میں نظر گھمائی اور پھر ڈگی کی طرف بڑھا۔

کار کی دوسری طرف سے ایک اور نوجوان نکلا۔ وہ ٹریفک سگنل کے پول کی طرف بڑھا۔ اس کے ہاتھ میں رسی تھی جس کے ایک سرے میں کوئی وزنی شے بندھی ہوئی تھی۔ پول کے پاس پہنچ کر اس نے رسی کے سرے کو تیزی سے پول کی طرف پھینکا۔۔۔ تیسری کوشش میں وہ رسی پول سے لٹکا چکا تھا۔

تب تک پہلا نوجوان جو کہ ساحر تھا، ڈگی میں سے ایک نقاب پوش کو گھسیٹ کر نکال چکا تھا اور اسے کھینچے ہوئے رسی کی طرف بڑھا۔

"بگ باس۔۔مردہ باد۔۔۔بگ باس۔۔۔مردہ باد۔۔" نعروں سے چوک گونج اٹھا۔

ایک طرف سے شروع ہونے والا نعرہ عروج پکڑتا گیا جس میں کیرل

بہتے آنسوؤں کے ساتھ شامل تھی، کیرل ہی کیا، ان گنت لوگ آنسوؤں کی آبشار کے ساتھ چیخ چیخ کر نعرے لگا رہے تھے۔

رسی اس نقاب پوش کے گلے میں ڈالی گئی، دوسرے نوجوان جو کہ جبران تھا، نے رسی کو کھینچنا شروع کیا۔۔

"کیا تم لوگ جانتے ہو کہ اصل بگ باس کون ہے؟" ساحر ان کی طرف دیکھ کر چیخا تو دھیرے دھیرے خاموشی ہوتی گئی۔

"اصل بگ باس لارڈ ایمزن ہے۔۔۔ جو اس وقت آپ کے سامنے ہے، وہ لارڈ ایمزن جو کچھ دیر پہلے پولیس کو لے کر گیا وہ نقلی تھا۔۔ وہ ہمارا آدمی تھا، یہ ہے اصل لارڈ ایمزن۔۔۔ اور یہی ہے اصل بگ باس۔۔" ساحر نے اس نقاب پوش کا نقاب نوچ کر ایک طرف پھینکا، لارڈ ایمزن کا چہرہ دیکھتے ہی لوگ ہڑبڑا کر ایک ایک قدم پیچھے ہٹے۔

"دراصل تمہارے اپنے خوف کا نام بگ باس ہے۔۔ تمہاری جان، عزت، سکون اور اعتماد کا دشمن تمہارے سامنے ہے۔ سب سے بڑھ کر،

یہ انسانیت کا مجرم ہے جس کے سامنے کسی لڑکی کی کوئی عزت نہیں، کوئی رشتہ نہیں۔۔ کوئی قانون نہیں۔۔ کیا تم لوگ اب بھی ڈرتے رہو گے؟ اگر اب بھی تمہارے اندر خوف ہے، کمزوری ہے، تو تم لوگ مُردوں سے بھی بدتر ہو، تمہیں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔۔ یہ تمہیں اسی لئے دبانے میں کامیاب ہوا کہ تم لوگ دبنے کے لئے تیار تھے، تم لوگ خود کو اپنی نظروں میں گرتے ہوئے بھی نہیں دیکھ سکے۔۔ جاگو۔۔ وقت ہے کہ ہوش میں آؤ۔۔۔ اپنے حقوق اور فرائض کی پہچان کرو۔۔" ساحر سرخ چہرے کے ساتھ چیخ رہا تھا۔

ادھر جبران نے رسی کھینچنا شروع کی ہی تھی کہ۔۔۔ آس پاس کے لوگ یوں ٹوٹ پڑے کہ رسی کھینچنے کی نوبت ہی جاتی رہی۔ بگ باس لوگوں کی ٹھوکروں میں تھا، وقت کا فرعون جو اپنے مینشن میں راج کرتا تھا، جس کے سامنے کوئی شخص آنکھ اٹھا کر دیکھتا نہ تھا، وہ اس وقت عوام کی ٹھوکروں میں تھا۔۔۔ یہ ہلہ دیکھ کر ساحر اور جبران وہاں سے نکلتے گئے، ویسے بھی ان کا مقصد پورا ہو گیا تھا۔

"کچھ زیادہ ہی ہو گیا ہے، بچے جذباتی ہو گئے ہیں۔۔" وہاں سے نکلتے ہوئے ساحر بڑبڑایا۔

دس منٹ کے اندر اندر لارڈ ایمزن کی ناقابل شناخت لاش سٹی چرچ کے سامنے والے چوک کے سگنل سے لٹکی ہوئی تھی اور پولیس کے واپس آنے تک لوگ چھٹ چکے تھے۔

"اب تو موڈ ٹھیک کر لو۔۔۔" جبران نے ساحر سے کہا جو کہ ابھی تک سنجیدہ ہی نظر آرہا تھا۔ وہ ائیر پورٹ کے پبلک لاؤنج کے ایک خالی کونے میں موجود تھے، ساحر کو کافی دنوں بعد حرکت کی اجازت ملی تھی کیونکہ اس کے سینے کے زخم خراب ہونے شروع ہو گئے تھے، وہ جوش میں حرکت میں تو رہا لیکن اپنا نقصان کر بیٹھا تھا۔

"تم جوزف کے بارے میں تو نہیں پریشان؟" کبیر نے پوچھا۔

"نہیں۔۔ اسے تو جان بوجھ کر حکومت کے حوالے کیا ہے، حکومت کا امیج بھی بننا چاہیئے اور بگ باس کا مکمل سیٹ اپ بھی تبھی ختم ہو گا۔۔ ساری تفصیل جوزف سے ہی ملے گی انہیں۔" ساحر نے کہا۔

"تمہیں شروع سے معلوم تھا کہ اصل بگ باس کون ہے؟" کبیر نے پوچھا۔

"ہاں۔۔اسی وجہ سے جوزف کو چھوڑ دیا تھا تا کہ اس تک پہنچ سکیں۔۔ تم دونوں کو ویسے ہی نہیں بتایا۔" ساحر نے کہا۔

"پھر سنجیدہ کیوں ہو؟" کبیر نے پوچھا۔

"لارڈ ایمزن نے کہا تھا کہ ہمارے ساتھ کوئی چوتھا بندہ بھی ہے، وہ سوچ رہا ہوں کہ کون ہے ہمارے پیچھے۔۔ ہم تین ہی اس بارے میں جانتے ہیں یا کبیر کے پاپا جانتے ہیں۔۔۔ پھر چوتھا ایشیائی کون ہے؟ لارڈ نے جس طرح اس کا ذکر کیا تھا، وہ بھی بہت اہم بات ہے، وہ بہت خوفزدہ محسوس ہو رہا تھا۔" ساحر نے سوچ میں ڈوبے لہجے میں کہا۔

"جب پتہ نہیں چل رہا تو سوچنے کا فائدہ۔۔۔" جبران نے کہا۔

"دوسری طرف جب ہم تہ خانے میں تھے، فنٹو اور اس کے ساتھی ان رستوں سے ہمیں لینے کے گئے جہاں سے کتے تہ خانے میں گھستے تھے۔

فنٹو کے بقول ہسپتال میں اسے ایک مقامی شخص ملا تھا جس نے فنٹو کو ایسا کرنے کا کہا۔ فنٹو سے میں نے حلیہ پوچھا تھا مگر وہ عام سے ہے۔ "ساحر نے کہا۔

"ایک سوال میرا ابھی ہے۔۔۔لارڈ ایمزن نے تہ خانے میں ہم پہ حملہ کیوں نہیں کیا کسی قسم کا؟" جبران نے پوچھا۔

"وہ چاہتا تو تھا کہ ہمیں کتوں کے آگے ڈال دے اور یہ اس کی نظر میں آسان موت تھی، اس وجہ سے اس نے کتوں کو بھوکا بھی رکھا گیا تھا مگر جب ہم بار بار بچ نکلے تو اس کا میٹر گرم ہو گیا اور پھر اس کے ذہن میں ایک اور خیال آیا کہ ہمیں بھوک پیاس سے تڑپا تڑپا کر مارے۔۔اسی وجہ سے اس نے کتوں کو پھر ہم پہ نہیں چھوڑا۔ "ساحر نے کہا۔

"اچھا سوچا تھا اس نے، باقی مسائل پہ سوچنا تمہارا کام ہے۔۔۔تم ہی سوچو۔۔ہاں یہ فنٹو اور باقی دونوں۔۔ان کا کیا کرنا ہے۔۔" جبران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"کیا کرنا ہے۔۔ میں کیا کر سکتا ہوں۔۔ ان کی نوکری لگوادی ہے۔ اب سکون رہے گا انہیں بھی۔۔ پھر رہے تھے لوگوں کی جیبیں کترتے۔۔" ساحر چہکا۔

"اب یہ کیس ختم ہوا کہ نہیں؟" کبیر نے معنی خیز انداز میں جبران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔۔ ختم ہو گیا۔۔ اب نئے کیس کا انتظار کرو۔۔۔" ساحر مسکرایا۔

"سوری۔۔۔ ہم دونوں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ کام بند۔۔ بہت خطرے والا کام ہے۔۔ ہم نہیں ٹانگ اڑائیں گے اس میں۔" جبران نے کہا۔

"کیا مطلب؟" ساحر چونک کر سیدھا ہوا۔

"صاف بات کا کیا مطلب۔۔ ہم بس اپنی حد میں رہ کر ڈیوٹی کریں گے۔" کبیر نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔

"یہ کوئی بچوں کی گیم تھوڑی ہے۔۔ تم لوگوں کی ہاں کی وجہ سے میں نے

انکل وجاہت سے بات کی تھی اور انہوں نے ہائی کمان سے بات کر بھی دی ہے، اب واپس پلٹے تو ان کی بھی بے عزتی ہے۔" ساحر نے سخت لہجے میں کہا۔

چند لمحے پہلے نظر آنے والی چمک اس کے چہرے سے غائب ہو گئی تھی اور اب وہ بہت سنجیدہ اور بزرگ قسم کا شخص نظر آ رہا تھا۔

"وہ تم سنبھال سکتے ہو۔۔ ہمیں یقین ہے۔۔" کبیر نے کہا اور دونوں کان دبائے وہاں سے نکلتے بنے۔

ساحر انہیں جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا، اس کا چہرہ پتھریلی سنجیدگی کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اس پہ ہونے والے حملوں کی وجہ سے وہ دونوں منع کر رہے تھے، اس کے ذہن میں یہی بات ابھری کہ وہ دونوں گھبرا رہے ہیں۔

اس کی پیشانی پہ لکیریں نمودار ہو چکی تھیں، چند لمحے سوچنے کے بعد اس نے سر جھٹکا اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔

"تمہارے خون میں جو جراثیم ہیں، ان کو تم لوگ اتنا نہیں جانتے جتنا میں جانتا ہوں، وہ خود ہی تمہارا دماغ ٹھکانے پہ لے آئیں گے، میرے پاس اتنے لوگ ہیں کہ میں ذاتی طور پہ بھی یہ کام کر سکتا ہوں۔۔ ٹیموں کی مجھے کوئی کمی نہیں۔۔" وہ جیسے خود سے ہمکلام ہوا اور اس کے چہرے پہ مسکراہٹ ابھری۔

ختم شد